رسالہ سلاجیت

ویدجگن ناتھ

Facebook | کتب خانہ طبیب

ادارہ مطبوعات سلیمانی رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

Qureshi

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

رسالہ

سلاجیت

جس میں

سلاجیت کی ماہیت۔ اقسام۔ مصفیٰ کرنے کے طریقے خالص سلاجیت کی شناخت کیمیائی تجزیہ۔ طریقہ استعمال اور افعال و خواص وغیرہ بیسیوں امور کے متعلق کماحقہٗ واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے۔ علاوہ ازیں کئی سینہ کے پوشیدہ و تجارتی راز پوری دریادلی سے طشت ازبام کئے گئے ہیں:

مصنفہ و مؤلفہ

کویراج جگن ناتھ ویدواچسپتی

اِدارہ مطبوعاتِ سُلیمانی

رحمان مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اُردو بازار لاہور

Oureshi

رسالۂ شلاجیت

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ
گذارش احوال (طبع اوّل)	۵
گذارش احوال (طبع دوم)	۷
شلاجیت	۹
مختلف نام	۹
مومیائی	۹
ویدک ناموں کی ماہیت	۱۰
تاریخ	۱۵
جائے پیدائش	۱۶
شلاجیت کی پیدائش کے متعلق قدیم خیالات	۱۷
چند غلط فہمیوں کا ازالہ	۱۸
شلاجیت کی پیدائش کے متعلق جدید خیالات	۱۹
اقسام شلاجیت	۲۱
افضل شلاجیت	۲۳
دیگر اقسام	۲۳
غیر مصفیٰ شلاجیت کے نقائص	۲۶
شلاجیت شودھن	۲۶
عام شلاجیت شودھن	۲۶
سورج تاپی شلاجیت تیار کرنے کا طریقہ	۲۷
خاص شلاجیت شودھن	۲۷
دیگر ترکیب	۲۹
اگنی تاپی شلاجیت تیار کرنے کا طریقہ	۳۰
خاص شلاجیت شودھن	۳۰
ایک راز	۳۰
ایک گرانقدر نکتہ	۳۱
خالص شلاجیت کی برآمدگی	۳۲
شلاجیت کے متعلق ٹھگی	۳۲
نقلی شلاجیت تیار کرنے کا خاص طریقہ	۳۳
بانجھ درخت کے گوند کے خاص وصف	۳۴
نقلی شلاجیت تیار کرنے کا ایک دیگر آسان ترین طریقہ	۳۵

Oureshi

حکومت کی بے پرواہی	۳۶
خالص شلاجیت کی شناخت	۳۶
اہم نتائج	۳۷
کچھ اور بھی	۳۸
کیمیائی تجزیہ	۳۸
سفید شلاجیت	۴۰
افعال و خواص	۴۳
مقدار خوراک	۴۴
طریق استعمال	۴۵
قابلِ یادداشت بات	۴۶
شلاجیت کی تاثیرات عضویاتی	۴۷
شلاجیت اور بینز واک ایسڈ	۵۴
آیورویدک مفرد استعمالات	۵۵
تاثیرات و استعمالات	۵۶
دو خاص الخاص استعمالات	۵۹
۱- ذیابیطس اور شلاجیت	۵۹
۲- ہائی بلڈ پریشر (خون کے دباؤ کی زیادتی) اور شلاجیت	۶۲
چند مزید آزمودہ تجربات	۶۴
چند عام آزمودہ استعمالات	۶۷
مستند آیورویدک مرکبات	۷۲
(۱) آروگیہ وردھنی رس	۷۲
(۲) پورن چندر رس	۷۳
(۳) تاپیہ آدی لوہ	۷۴
(۴) چنتامنی رس	۷۵
(۵) چندر پربھاوٹی	۷۶
(۶) چندر کلا وٹی	۷۸
(۷) رس آدی چورن	۷۹
(۸) یکرت پلیہاری لوہ	۷۹
(۹) یوگ راج	۸۰
بہترین آزمودہ مجربات	۸۲
(۱) آورش رسائن	۸۲
خاص راز کی باتیں	۸۳
ترکیب مدبر کچلہ بذریعہ آب گھیکوار و ادرک	۸۳
کشتہ فولاد درجہ خاص	۸۳
کچھ تجربہ کی باتیں	۹۰
امر حقیقی	۹۲
ایک دیگر عالمانہ رائے	۹۳
(۲) جریان کی شرطیہ گولیاں	۹۵
ترکیب تیاری کشتہ سہ دھاتا پوست کوکنار والا	۹۷
(۳) حب نزلہ	۹۸
(۴) اکسیر نمبر ۲۷- حبوب اقتدار	۹۹
(۵) سفوف راحت	۹۹
(۶) شلاجتو آدی وٹی	۱۰۰
(۷) سدھوٗ میہاری چورن	۱۰۱

Qureshi

گذارش احوال

طبع اوّل

شِلاجیت طب آیوروید کی ایک بہت قدیمی مایۂ ناز نامور معدنی دوا ہے۔ زمانہ قدیم سے ہمارے بزرگ بہت سی بیماریوں میں اس کا استعمال کثرت سے کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ چرک سنسکرت اور واگ بھٹ جیسی آیوروید کی مشہور و مستند اور قدیمی کتب میں اس کی ماہیت اقسام اور اوصاف و خواص کے متعلق مفصل ذکر آیا ہے۔ علاوہ ازیں کئی "تنتری گرنتھوں" میں اس کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ بدھ مذہب کے زمانہ میں اس زود اثر و مفید دوا کے استعمال کا خاص دستور ہو گیا تھا۔ اور اس وقت سے اس کے استعمال کا زیادہ سے زیادہ رواج چلا آیا ہے۔ اور فی زمانہ ہندوستان کے اکثر باشندے خواندہ ہوں یا ناخواندہ۔ اس کے نام و استعمال سے بخوبی آشنا ہیں۔ البتہ اس دوا کا علم ہمارے یونانی اور عربی بزرگوں کو نہ تھا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی تصانیف میں اس کا کہیں بھی ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح طب جدید کے میٹیریا میڈیکا بھی اس کے ذکر سے خالی ہیں۔ اگرچہ اس کی شہرت و فائدہ کی تعریف سُن کر بنگال کے کئی نامی و گرامی ڈاکٹروں مثلاً مہا اپادھیائے کویراج ڈاکٹر گن ناتھ سین صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایم۔ ایس کلکتہ۔ مرحوم ڈاکٹر ہیم چندر سین صاحب ایم۔ ڈی ٹیچر آف میٹیریا میڈیکا اینڈ تھراپیوٹکس کیمیکل میڈیکل سکول کلکتہ ڈاکٹر ویدناتھ چرن رائے ایم۔ بی ڈیمانسٹریٹر آف پیتھالوجی کارمیکل میڈیکل کالج کلکتہ وغیرہ نے ذاتی طور پر اس کے متعلق کافی پڑتال کی ہے اور آخر الذکر ہر دو حضرات نے اس کے خواص و فوائد اور طریقہ استعمال وغیرہ پر اپنے قابل قدر اور قیمتی تجربات بہ ترتیب انڈین میڈیکل ریکارڈ کلکتہ بابت ماہ مئی ۱۹۰۲ء اور جرنل آف آیوروید کلکتہ بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۴ء میں قلمبند کیے ہیں۔ علاوہ ازیں حال ہی میں اسکول آف ٹراپیکل میڈیسن کلکتہ کے پرنسپل لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر رام ناتھ صاحب چوپڑہ ایم۔ اے۔ ایم۔ ڈی نے بھی اس کے متعلق کافی تحقیقات کی ہے کہ جو انہوں نے اپنی تازہ تصنیف انڈی جینس ڈرگز آف انڈیا میں درج فرمائی ہے۔

غرضیکہ شلاجیت کے متعلق یا تو کچھ واقفیت سنسکرت کی قدیمی کتب سے حاصل ہو سکتی ہے

Oureshi

یا چند انگریزی رسالہ جات و کتب سے لیکن شومئے قسمت سے ہر دو زبانوں سے واقف حضرات زیادہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے قابل وئید و حکیم اصحاب بھی اس کے متعلق پوری پوری واقفیت نہیں رکھتے۔ اگر کچھ اصحاب رکھتے ہیں تو صرف اپنے لیئے۔ وہ اُن خیالات سے دوسروں کو سرفراز کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک ایسی قدیم دوا کے متعلق نہ تو اُردو میں اور نہ ہندی وغیرہ میں کوئی ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ جسے پڑھ کر اس کے متعلق کما حقہٗ واقفیت حاصل ہو سکے اور اگر اس کے متعلق اُردو وغیرہ کی کسی کتاب میں خیالات کا اظہار کیا بھی گیا ہے۔ تو بس پرانی شراب نئی بوتلوں میں بھر دی گئی ہے۔ حالانکہ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی پر از معلومات کتب شائع کی جائیں جن میں قدیم معلومات کے علاوہ جدید ترین تحقیقات سے بھی شائقین کو روشناس کیا جائے۔ چنانچہ اسی خامی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میں نے یہ چھوٹی سی کتاب تالیف کرنے کی ہمت کی ہے۔ جس میں حتی الوسع ہر قسم کی قدیم و جدید واقفیت اور معلومات کو یکجا فراہم کر دیا گیا ہے۔ خدا حسن قبول روزی کرے۔

میں نے جس محنت و مشقت سے اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اس کے متعلق مجھے لکھنے کی خاص ضرورت نہیں ہے کیونکہ جو کچھ ہے آپ کے سامنے ہے۔ تاہم اس قدر عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ شلاجیت کے متعلق جس قدر واقفیت اس ایک چھوٹی سی کتاب میں بہم پہنچائی گئی ہے۔ اس کی نظیر اُردو کا تو ذکر کیا ہے۔ سنسکرت۔ ہندی۔ انگریزی وغیرہ میں بھی ڈھونڈے سے نہیں مل سکتی۔

امید واثق ہے کہ آیورویدک فارماکوپیا کی طرح آپ اسے بھی شرف قبولیت بخشیں گے نیز آپ کی حوصلہ افزائی نے مجھے ہمت دی تو میں پوری تن دہی سے فن طب کی کچھ نہ کچھ خدمت سرانجام دینے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ اچھا اب رخصت ہوتا ہوں۔ اگر خدا کا فضل شامل حال رہا تو "آیورویدک جڑی بوٹیاں" نامی کتاب لکھ کر حاضر خدمت ہوں گا۔ فقط

آپکا خیر اندیش

جگن ناتھ وئید

Oureshi

گذارشِ احوال

طبع دوم

ایشور کا لاکھ لاکھ شکر گزار ہوں کہ اس نے اپنی نظرِ عنایت و شفقت سے مجھے اس ناچیز تصنیف کے دوبارہ طبع کرانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اوّل ایڈیشن کو ختم ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں۔ اور اگر اس کے طبع کرانے میں گردشِ زمانہ کی بدولت چند دقتیں درپیش نہ آئی ہوتیں۔ تو یہ ایڈیشن ناظرین کرام کی خدمت میں اس سے کئی سال پیشتر پیشِ خدمت کیا جا چکا ہوتا۔ لیکن انسان بے بس ہے۔ وہ اگرچہ لمبے چوڑے منصوبے باندھتا ہے لیکن اپنی خواہشات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی اس میں قطعاً نہیں ہے۔ بلکہ صرف وہی ہوتا ہے۔ جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے دوسرے ایڈیشن کے جلد از جلد طبع کرانے کی زبردست خواہش کے باوجود بھی اسے بروقت طبع نہ کرا سکا۔ اوّل تو دوسری جنگِ عظیم کے ایام میں کاغذ کی نایابی و بیش بہا گرانی کی وجہ سے اس کی طباعت کا پروگرام ملتوی رکھنا پڑا۔ پھر خدا خدا کر کے جب یہ تباہ کن عالمگیر جنگ ختم ہوئی۔ اور دو ڈھائی سال کے بعد کچھ حالات سازگار ہوئے تو اپنی طبی کتب کے طبع کرانے کا پروگرام طے کر کے یہ کام شروع کیا۔ لیکن پرماتما کو یہ منظور نہ تھا۔ اس دوران میں ہندوستان کے آزاد ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ ہندوستان آزاد ہو گیا۔ اس آزادی کے نتیجہ کے طور پر ملک تقسیم ہو گیا۔ تقسیم سے۔ جو خونخوار تباہ کن اور المناک واقعات پیش آئے انہیں قلم تحریر کرنے سے عاری ہے۔ مختصراً یوں کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ آزادی لاکھوں انسانوں کے لئے بربادی کا پیغام لائی۔ کہ جس سے لاکھوں انسانوں کو اپنے آبائی وطن کو خیرباد کہہ کر دربدر بھٹکنا پڑا۔ آپ کے اس خادم کو بھی اس آزادی کا شکار ہونا پڑا کہ جس کی وجہ سے تمام پروگرام درہم برہم ہو گیا۔ بہرحال جان بچی لاکھوں پائے۔

اب حالات کے سازگار ہونے سے پھر طبی خدمات بجا لانے پر کمربستہ ہوا ہوں۔ اس سے بیشتر آیورویدک فارماکوپیا اور رسالہ چھوٹی چندن کے نئے ایڈیشن پیشِ خدمت کر چکا ہوں۔ اب رسالہ **شلاجیت** کا دوسرا ایڈیشن چند ضروری

Oureshi

مفید اور کار آمد ترمیمات و اضافات کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ اور مجھے کامل یقین ہے کہ ناظرین کرام اس سے نہ صرف خود ہی فیض اٹھائیں گے۔ بلکہ اپنے دیگر برادران کو بھی اس سے فائدہ اٹھانے کا مشورہ دے کر میری حوصلہ افزائی کریں گے۔

آپ کا فنّی خادم

جگن ناتھ وائید

مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۷۷ء

Oureshi

شلاجیت

مختلف نام سنسکرت میں شلاجتو (سل یعنی پتھر میں سے پیدا ہونے والی) شیلبہ (پہاڑی میں پیدا ہونے والی) ادویہ (پہاڑی میں پیدا ہونے والی) گرج (پہاڑ میں پیدا ہونے والی) اشمج (پتھر میں سے پیدا ہونے والی) اشم سنبھو (پتھر میں سے پیدا ہونے والی) شلا شویدا پتھر کا پسینہ یعنی رس اور شیل نریاس (پتھر کا گوند) ادری جتو (پہاڑ سے پیدا شدہ) ادرج (پہاڑ سے پیدا شدہ) دھاتج (دھاتوں سے پیدا ہونے والی) اشم جتو (پتھر سے پیدا ہونے والی) شیلج (پہاڑ میں پیدا ہونے والی) شلاج (پتھر سے پیدا ہونے والی) شلا نریاس (پتھر کا گوند) اشم ادتھ (پہاڑ سے نکلنے والی) اشم لاکھشا (پہاڑی لاکھ) گری مل (پہاڑ کا فضلہ) شلامٹے (مانند پتھر) وغیرہ نام ہیں۔ ہندی۔ گجراتی اور مرہٹی زبان میں شلاجیت۔ بنگالی میں شلاجتو۔ تامل میں پے رنجم اور کرناٹکی میں کلوبچرد کہتے ہیں۔ اردو میں شلاجیت۔ عربی میں حجر الموسے۔ اور فارسی میں مومیائی کے نام سے موسوم ہے۔ انگریزی میں ایس فالٹ

منرل پچ جیوز پچ اور لاطینی میں ایس فالٹم

کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

لہ قدیم یونانی کتب میں شلاجیت کا ذکر بالکل موجود نہیں ہے۔ البتہ شلاجیت سے کافی موافقت رکھنے والی مومیائی کا ذکر ضرور آیا ہے۔ لیکن وہ بھی کئی صدیوں سے نایاب چلی آتی ہے۔ اور افسانہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ مومیائی کے دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے اس زمانے کے تمام یونانی حکماء مومیائی کی بجائے شلاجیت ہی استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ حب مومیائی عنبر مومیائی وغیرہ تمام مشہور قدیمی یونانی مرکبات میں مومیائی کی بجائے شلاجیت ہی ڈالی جاتی ہے۔ اور اب تو مومیائی اور شلاجیت کو مترادف سمجھا جاتا ہے۔ ناظرین کی معلومات میں اضافہ کے خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں یونانی کتب کی تحریر کے بموجب مومیائی کے متعلق کچھ ضروری واقفیت بہم پہنچادی جائے امید کامل ہے کہ آپ حضرات اصلیت کو سمجھنے کے لیے ذیل کی سطور کا بغور مطالعہ فرمائیں گے۔ (باقی صفحہ ۱۰ پر)

Qureshi

وئیدک ناموں کی ماہیت:۔ آیورویدک میں ایک ایک دوا کے کئی کئی نام ہیں۔ اور انسان ان ناموں کو پڑھ کر حیران و پریشان ہوتا ہے۔ لیکن دراصل اس دستور میں بھی ایک خوبی پنہاں ہے

(بقیہ صف ۹) وجہ تسمیہ:۔ فرہنگ جہانگیری میں لکھا ہے کہ اس غار کے پاس جہاں سے مومیائی نکلتی ہے۔ ایک گاؤں ہے اس کو آئین کہتے ہیں۔ اس لیے اس رطوبت کو بھی موم آئین کہنے لگے۔ کثرت استعمال سے مومیائی ہو گیا۔ انجمن آرائے ناصری میں بیان کیا ہے، کہ مومیائی کو موم آئین کہنے کی وجہ یہ ہے، کہ یہ رطوبت کان سے نکالتے ہیں، تو اس وقت موم کی طرح نرم ہوتی ہے۔ کیونکہ آئین طرز اور عادت اور رسم اور دستور کے معنی میں بھی آیا ہے۔ مدار الافاضل اور کشف اللغات سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ملک فارس میں یائی ایک موضع کا نام ہے۔ اس کے قریب ایک پہاڑ میں تالاب ہے۔ سال میں ایک بار وہ تالاب جوش مارتا ہے۔ اس تالاب کے کنارے پر چکنائی موم کی طرح جم جاتی ہے۔ جس کو اُس گاؤں کی طرف منسوب کر کے مومیائی کہتے ہیں۔ (خزائن الادویہ)۔

قبل اس کے کہ ہم اصلی مومیائی کے وجود اور عدم وجود کے متعلق کچھ لکھیں ناظرین کی معلومات اور تفریح طبع کی غرض سے وہ روایات درج کرتے ہیں۔ جن سے معلوم ہو گا۔ کہ زمانہ قدیم میں مومیائی کس طرح دریافت ہوئی اور عام لوگوں کو اس کا کس طرح علم ہوا۔

پہلی روایت:۔ ملک ایران کے مشہور و معروف بادشاہ فریدوں کے زمانہ حکومت میں سپاہیوں کی ایک جماعت کوہ داراب کے نواح میں سیر و شکار میں مصروف تھی۔ ان میں سے ایک سپاہی نے ایک پہاڑی بکرے کو تیر مارا اور وہ زخمی ہونے کے بعد اُن کی نظروں سے ایسا غائب ہوا۔ کہ بہت تلاش و جستجو کے باوجود نہ مل سکا۔ اتفاقاً ایک ہفتہ کے بعد پھر وہی جماعت شکار کے لیے گئی۔ اور انہوں نے دیکھا کہ وہی پہاڑی بکرا صحیح و سالم موجود ہے۔ تیر اس کی کھال میں اٹکا ہوا ہے۔ اور وہ اس طرح چلتا پھرتا اور اٹکھیلیاں کرتا ہوا پھر رہا ہے۔ گویا اسے کسی قسم کی تکلیف ہی نہیں پہنچی۔

یہ لوگ اس کی اس حالت کو دیکھ کر بہت متعجب ہوئے اور اسے گرفتار کرنا چاہا۔ چنانچہ انہوں نے جس طرح بھی ممکن ہوا۔ اسے پکڑ لیا۔ اور جس جگہ تیر لگا تھا۔ اس جگہ کو بغور دیکھا تو تھوڑی مومیائی زخم کے اندر اور اُس کے آس پاس لگی ہوئی تھی۔ اُس سے ان لوگوں کو معلوم ہو گیا، کہ یہ مومیائی ہی ہے۔ کہ جس کی وجہ سے اس کا کاری زخم اچھا ہو گیا۔ اور جس مقام پر مومیائی ہے وہاں پہنچ کر اس بکرے نے اپنے جسم کو ملا ہے۔ اس واقعہ کی خبر بادشاہ فریدوں کو پہنچی۔ جس نے مومیائی کا پتہ لگایا (باقی صف ۱۱ پر)

Qureshi

چنانچہ صرف ان ناموں ہی سے ہمیں اس دوا کے متعلق کئی اوصاف کا علم ہو جاتا ہے۔ مثلاً اڑوسہ یا بانسہ کا سنسکرت نام "سنگھ آسیہ" آیا ہے۔ کیونکہ اس کے پھول کی شکل وصورت شیر کے منہ کی مانند

(بقیہ صفحہ) اور اس کا مزید تجربہ کیا تو اسے زخموں کے بھرنے اور ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنے کے لیے بے نظیر پایا۔

دوسری روایت:۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک روز بادشاہ فریدوں شکار کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ انھوں نے ایک ہرن کو تیر مارا۔ جو اس کے ایک پہلو میں لگا۔ اور دوسرے پہلو سے نکل گیا۔ دوسرا تیر اس کی ٹانگ میں مارا جس سے وہ لنگڑا ہو گیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ ہرن بھاگ گیا۔ فریدوں نے اس کے پیچھے گھوڑا دوڑایا۔ قبل اس کے فریدوں ہرن تک پہنچے۔ ہرن نے ایک خاص مقام پر پہنچ کر اس مقام کو زبان سے چاٹا اور اس کے بعد قلانچیں لگاتا ہوا فریدوں کے سامنے سے نکل گیا۔ اس کے پاؤں میں بالکل لنگ نہ تھا۔ اس واقعہ کو دیکھ کر فریدوں بہت حیران ہوا۔ اس نے حکماء کو طلب کر کے یہ تمام ماجرا ان کے سامنے بیان کیا۔

حکماء نے تلاش وجستجو اور تحقیق بسیار کے بعد معلوم کیا کہ پہاڑ کی درزوں میں گوند کی مانند کوئی چیز رستی ہے۔ اس مجروح ہرن نے یہی چیز چاٹی تھی۔ لہٰذا فریدوں نے اس مقام پر پہرہ لگوا دیا۔ اور حکم دیا کہ ہر سال جس قدر یہ چیز نکلے خدمت میں پیش کی جائے چنانچہ مدت ہائے دراز تک شاہانِ ایران کی جانب سے وہاں محافظ رہے۔ جو جمع شدہ چیز کو بھیجتے رہتے تھے۔ لیکن آخر کار ایک عرصہ کے بعد پتھروں کے نکل جانے سے وہاں ایک گڑھا پیدا ہو گیا۔ اور وہاں سے سبسہ نکلنے لگا۔ اور اس جگہ ایک کنواں سا بن گیا۔ جس کے منہ پر ایک بہت بڑا پتھر رکھ کر بند کر دیا گیا۔ لیکن پہرہ بدستور قائم رکھا گیا۔

سال میں ایک مرتبہ پچاس ساٹھ آدمی جمع ہو کر اس کے منہ سے پتھر کو الگ کر کے ایک آدمی کو اس میں اتارتے تھے۔ اس کنویں میں ایک ڈیڑھ بالشت گہرا پانی پہاڑ کی نہوں سے رس رس کر جمع ہو جاتا تھا۔ اس پانی میں ملائی کے مانند تھوڑا روغن جمع ہو جایا کرتا تھا۔

یہ لوگ کنویں کا تمام پانی نیز اس کی تہہ کے سنگریزے اور ریگ وغیرہ کو نکال کر ایک دیگ میں ڈال کر آگ پر جوش دیتے تھے۔ یہاں تک کہ سنگریزے اور ریگ وغیرہ سے تمام روغن جدا ہو کر پانی کے اوپر آ جاتا تھا۔ اور اس کے بعد دیگ کو آگ سے اتار کر بند کر کے رکھ دیا جاتا تھا۔ جب دیگ ٹھنڈی ہو جاتی تھی تو اسے کھول کر اوپر سے روغنیت کو اتار کر الگ کر لیا جاتا تھا۔ اور اس طرح اس پانی کو اس وقت تک جوش دیتے اور روغنیت کو علیحدہ کرتے رہتے تھے۔ کہ اس میں روغنیت باقی نہیں رہتی تھی۔ اس طرح

(باقی صفحہ پر)

Qureshi

ہوتی ہے اِرنڈ کا نام "پنج انگل" دیا ہے کیونکہ ارنڈ کے ہر ایک برگ کے پانچ حصّے (انگلیاں) ہوتے ہیں "کاک جنگھا" بوٹی کی شاخیں کوّے (کاک) کی ٹانگ (جنگھا) کی مانند ہونے کی وجہ سے یہ بوٹی اسی نام سے موسوم کر دی گئی ہے۔ بلکھپرو کو "شوتھ گھنی" کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ شوتھ

(بقیہ ص۱۱) جو کچھ حاصل ہوتا تھا۔ اُسے شاہی خزانے میں بھیج دیا جاتا تھا۔ سال بھر میں حاصل شدہ مومیائی کی مقدار ڈیڑھ سو (۱۵۰) مثقال سے لے کر دو سو (۲۰۰) مثقال تک ہوتی تھی۔ (مثقال ساڑھے چار ۴½ ماشہ کا ہوتا ہے۔

بہترین مومیائی اور اُس کے افعال وخواص ۔ جو کچھ اوپر بیان ہوا ہے وہ مومیائی کی دریافت کے متعلق تھا۔ اب ذرا اس کی عمدگی کی شناخت اور اس کے مختصر افعال و فوائد بھی سن لیجیے!

صاحب "جامع الجوامع" لکھتے ہیں کہ ارسطو نے فرمایا کہ بہترین مومیائی کی شناخت یہ ہے کہ اگر بھیڑ کو ذبح کر کے اس کے جگر کو چھیل کر اس پر مومیائی مل دی جائے۔ تو وہ جڑ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اصلی مومیائی کی شناخت یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ اگر مرغ کی ٹانگ توڑ کر تھوڑی سی مومیائی روغن گل میں حل کر کے اس کے حلق میں ڈال دی جائے۔ تو تھوڑی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر مل دی جائے۔ تو چوبیس گھنٹے کے بعد ٹوٹی ہوئی ٹانگ اچھی ہو جاتی ہے۔

ٹوٹی ہوئی ہڈی کو درست کرنے کے علاوہ مومیائی دردوں کو دور کرنے اور قوت باہ کو بڑھانے کے لیے بہترین چیز ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے فوائد طبی کتابوں میں لکھے گئے ہیں۔ لیکن یہاں ان سب کا لکھنا ہمارا مقصود نہیں ہے۔

حضرات! اوپر کا بیان آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ جس سے ظاہر ہے کہ مومیائی زخموں کو بھرنے، اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے کے لیے ایک خاص چیز ہے اور عام طور پر اس کے یہی فوائد مشہور بھی ہیں۔

ممکن ہے کہ زمانہ قدیم میں اس قسم کی مومیائی دستیاب ہوتی ہو اور اس سے یہی فوائد ظاہر ہوتے ہوں لیکن کم از کم آج سے تین صدی پیشتر کے مندرجہ ذیل واقعہ سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اصلی مومیائی کے متعلق شہنشاہ جہانگیر کی تحقیق کیا ہے۔

"تزک جہانگیری" ایک مشہور کتاب ہے۔ جو شہنشاہ جہانگیر کی خود نوشت سوانح عمری ہے اس کتاب میں جہانگیر سنہ ۱۰۲۲ھ کے واقعات میں لکھتے ہیں کہ "محمد حسین چلپی کو کچھ رقم دے کر تحائف اور نفائس خریدنے کے لیے عراق اور قسطنطنیہ بھیجا۔ اور مطلوبہ اشیاء کی ایک فہرست ان کے حوالے کی جب یہ شخص ایران سے گذرا تو شاہ عباس والئے ایران سے اس کی ملاقات مشہد کے پاس ہوئی۔ (باقی ص۱۳ پر)

Qureshi

یعنی سوجن کو رفع دفع کرنے کے لیے نہایت مفید و مؤثر ہے۔ کرمہائے شکم وغیرہ کے امراض کو نافع ہونے کی وجہ سے بابڑنگ (وادِ ٹرنگ) کے نام "کرمی جیت" (پیٹ کے کیڑوں کو مارنے والا) و جنتوگھن (کیڑوں کو مارنے والا) وغیرہ مقرر کیے ہیں۔ کیونکہ قسط (کُٹھ) کشمیر میں بکثرت ہوتی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۲) جب اثنائے گفتگو میں شاہ ایران کو محمد حسین کے سفر کی غرض وغایت معلوم ہوئی تو اُس نے نہایت اسرار سے مطلوبہ اشیاء معلوم کیں۔ محمد حسین نے وہی فہرست اشیاء پیش کر دی۔ اس میں منجملہ دوسری چیزوں کے اعلیٰ درجے کا فیروزہ اور مومیائی بھی تحریر تھی۔ شاہ عباس نے کہا کہ یہ دونوں چیزیں قیمتاً دستیاب ہونا ناممکن ہیں۔ البتہ میں شہنشاہ کے لیے تحفۃً دے سکتا ہوں۔"

چنانچہ شاہ عباس نے شہنشاہ جہانگیر کو ایک دوستانہ خط لکھا۔ اور اس کے ساتھ تقریباً تیس ۳۰ سیر فیروزہ کے ٹکڑے اور چوبیس ۲۴ تولہ مومیائی تحفۃً بھیجی۔

اس کے بعد شہنشاہ جہانگیر لکھتے ہیں کہ اگرچہ فیروزہ کے ٹکڑے ایسے نہ تھے کہ ان سے انگشتری کے نگینے بنائے جا سکتے۔ اور مومیائی بھی پرانی تھی۔ اور اس کے متعلق شاہ ایران نے بھی اسے خط میں کافی معذرت کی تھی۔ لیکن تاہم مومیائی کے متعلق حکماء سے جو بہت سی باتیں سنی گئیں۔ جب تجربہ کیا گیا تو کوئی بھی صحیح ثابت نہیں ہوئی۔ معلوم نہیں کہ اس کی تعریف میں کیوں مبالغہ کرتے ہیں۔ یا مومیائی پرانی تھی۔ اس لیے اس کے وہ افعال و فوائد ظاہر نہ ہو سکے۔ جو حکماء بیان کرتے ہیں۔

بہرحال حکماء کی رائے کے مطابق ایک مرغ کی ٹانگ توڑ دی گئی۔ اور مقدور سے زیادہ مومیائی اسے کھلائی گئی۔ اور کچھ ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر بھی ملی گئی۔ اس کے بعد تین روز تک اس کی حفاظت کی گئی۔ لیکن تین روز گزرنے پر دیکھا گیا۔ تو ٹانگ کی وہی کیفیت تھی۔ حالانکہ کہا یہ گیا تھا۔ کہ صبح سے شام تک ٹانگ کی ٹوٹی ہوئی ہڈی درست ہو جائے گی۔

غرضیکہ شہنشاہ جہانگیر جیسا جلیل القدر، عالی مرتبت بادشاہ اپنا قاصد مومیائی کے لیے روانہ کرتا ہے شاہِ ایران کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا قیمتاً ملنا ناممکن ہے۔ اور مذکورۂ بالا واقعات سے بھی یہی ظاہر ہے کہ مومیائی شاہ ایران کے خزانہ ہی سے دستیاب ہو سکتی تھی۔ ایسی حالت میں شاہ ایران اپنے خزانہ سے مومیائی شہنشاہ جہانگیر کی خدمت میں روانہ کرتا ہے شہنشاہ اس کا تجربہ کرتا ہے لیکن اس کا کچھ بھی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ مانا کہ وہ پرانی تھی۔ لیکن اگر وہ واقعی پرانی تھی۔ تو بھی اس کا کچھ نہ کچھ اثر ہونا چاہیے تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آج ہی نہیں۔ بلکہ صدیوں پیشتر

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

Oureshi

اس لیے اِسے "کاشمیر" نام دیا گیا ہے۔ فلفل دراز علاقہ ماگدھ (مغربی بہار) میں عام ہوتی ہے اس لیے اسے "ماگدھی" (مغربی بہار میں پیدا ہونے والی) نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

مذکورہ دستور کے بموجب ہی شلاجیت کو "گرج" وغیرہ کے نام دیئے گئے ہیں کیونکہ یہ پہاڑوں میں پیدا ہونے والی چیز ہے لیکن پہاڑوں میں تو بیشمار چیزیں پیدا ہوتی ہیں اسلیئے ان ناموں سے اسکا کوئی خاص وصف معلوم نہیں ہوتا۔ اور اس لحاظ سے یہ نام کوئی اسم بامسمیٰ نہیں رہتا چنانچہ اس امر کو زیادہ وضح کرنے کیلئے اسکے دیگر سنسکرت نام "شِلاجتُو" (سِل میں سے پیدا ہونے جھرنے یا ٹپکنے والی) "شِلاسوید" (پتھر کا پسینہ) "شیلُ نِریاس" (پتھر کا گوند) وغیرہ دیئے ہیں

(بقیہ صـ۱۲) سے اصلی مومیائی نایاب ہے۔

لیکن اس کے باوجود جو ہمارے اطبّائے کرام ہیں کہ نسخوں میں صرف مومیائی لکھنے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ "اصلی" اور "خالص" کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔

مؤلّفین و مصنفین جن کو کم ازکم اپنے وسیع مطالعہ کی بنا پر یہ معلوم ہوگا۔ اور یقیناً معلوم ہوگا۔ کہ اصلی مومیائی عنقا ہے۔ لیکن اس کے باوجود مومیائی کے افعال و خواص ضرور لکھے جاتے ہیں قرابادینوں میں اس کے مختلف مرکبات معجون مومیائی۔ حب مومیائی۔ حب عنبر مومیائی وغیرہ مختلف ناموں سے درج ہیں۔ غور فرمائیے کہ یہ طریقہ صحیح ہے؟ اور اس سے فنی ترقی کا تھوڑا سا بھی امکان ہے ترقی تو درکنار۔ اس قسم کی باتوں سے فن کی ذلت ہوتی ہے۔

جب کسی دوا سے بیان کردہ اثرات ظاہر نہیں ہوتے تو طبیب کی نیک نامی کو بٹا لگتا ہے۔ نیا زمانہ ہے نئی روشنی ہے۔ روز بروز تحقیقات سے نئی نئی باتیں معلوم ہورہی ہیں۔ جن سے عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ لیکن ہم ہیں کہ تقلید کی رَو میں اندھا دھند سے چلے جارہے ہیں۔

آپ دماغ سوزی نہیں کرنا چاہتے نہ کیجیے۔ موشگافیوں عادت نہ رہی۔ غور و فکر سے دماغ کوسوں دُور بھاگتا ہے۔ علمی ترقی اور تحقیق و جستجو سے طبیعت متنفر ہے۔ یہ سب کچھ سہی لیکن کم ازکم جو چیز صراحتہً غلط ہو۔ جس کے صحیح ہونے کا آپ کو خود یقین نہیں، کم ازکم اس کو اختیار کرکے اپنے فن کو ذلیل نہ کیجیے۔

(اجمل میگزین دہلی)

Qureshi

غرضیکہ جس طرح موسم بسنت میں پرانے نیم کے درخت سے مدٹپکتا ہے یا ہاتھیوں کے دماغ سے مد جھرتا ہے۔ عین اسی طرح سے سِل یعنی پتھروں سے شلاجیت نکلتی ہے۔ اس کا اصلی مشہور نام شِلاجتو ہی ہے۔ بعدازاں شلاجتو سے بگڑ کر اس کا نام شلاجیت ہو گیا ہے۔

تاریخ - شلاجیت آیورویدکی ایک نہایت قدیمی۔ مایۂ ناز اور شہرۂ آفاق معدنی دوا ہے۔ صدیوں سے ویدوں کے ہاں یہ مستعمل ہے۔ قدیم ترین آیورویدک کتب سُشرت سنگھتا - چرک سنگھتا اور واگ بھٹ وغیرہ میں اس کی پیدائش۔ اقسام اور اوصاف وخواص وغیرہ کے متعلق تفصیلاً ذکر پایا جاتا ہے۔ ان گرنتھوں میں نہ صرف اس کے بطور مفرد دوا کے ہی استعمال کا تذکرہ ملتا ہے۔ بلکہ اکثر کئی مستند و آزمودہ مرکبات میں بطور جزو اعظم کے بھی داخل کی گئی ہے۔ علاوہ بریں اکثر "تنتری گرنتھوں" میں بھی اس کا ذکر پایا جاتا ہے۔ بدھ مذہب کے زمانہ عروج میں اس مفید ومجرّب اور لاثانی دوا کے استعمال کا رواج خاص کر ترقی پذیر ہوا ہے۔ اور تب سے اس کے استعمال کا رواج بدستور دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اور فی زمانہ ہر کس وناکس شہری ہے یا دیہاتی۔ خواندہ ہے یا ناخواندہ اس کے نام و استعمال سے بخوبی روشناس ہے۔ نہ صرف ویدوں کے ہاں ہی یہ مستعمل ہے۔ بلکہ یونانی حکماء کے دلوں پر بھی اس کا پورا پورا تسلّط ہے اور ان کے ہاں بکثرت مستعمل ہے۔ اگرچہ قدیم یونانی کتب میں اس دوا کا قطعاً کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ چونکہ ہمارے قدیم یونانی اور عربی بزرگان اس دوا سے بالکل ناآشنا تھے۔ لیکن بعدازاں جب ان کا اور ویدوں کا آپس میں عظیم رابطہ قایم ہوا اور انہیں ایک دوسرے کی طب سے سرفراز ہونے کا سنہری موقعہ میسر ہوا - تو کئی یونانی مفردات طب ویدک میں عام استعمال ہونے لگے۔ اور کئی ویدک مفردات یونانی حکماء کے ہاں بکثرت استعمال میں آنے لگے۔ چنانچہ ایسے ہی مفردات میں شلاجیت کا بھی شمار ہے۔ اب نہ صرف طب ویدک میں ہی ناموری حاصل ہے۔ بلکہ طب یونانی میں بھی یہ ویسی ہی عزت وتوقیر کی مالک ہے۔

یہ طب جدید (ایلوپیتھی) کے نہ تو میٹریا میڈیکا (مخزن المفردات) میں داخل ہے اور نہ ہی ان کے ہاں اس کے عام استعمال کا رواج ہے۔ البتہ جن چند ڈاکٹر صاحبان کو طب قدیم کے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ یا جن کے ہاں طب قدیم کے چند مرکبات ومفردات کے استعمال کا دستور ہے۔ ان کے ہاں یہ بھی ضرور استعمال میں آتی ہے۔ ہندوستان کے کئی چوٹی کے

Oureshi

ڈاکٹروں نے اس کے متعلق ذاتی طور پر کافی جانچ پڑتال کی ہے۔ اور وہ اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں غرضیکہ یہ طب قدیم کا ایک انمول رتن ہے۔ جس نے اسے ایک مرتبہ استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لیے اس کے افعال و خواص کا فریفتہ ہو گیا ہے۔

جائے پیدائش۔ (۱) گلگت، لداخ، چیلاس اور سکاردو وغیرہ علاقہ کشمیر۔ اس علاقہ کی شلاجیت سری نگر (کشمیر) اور راولپنڈی (مغربی پنجاب) میں آکر فروخت ہوتی ہے۔

(۲) بتی و بھوٹ کا علاقہ۔ یہ کلو، کانگڑہ اور رام پور بشہر (شملہ) سے اوپر تبت کے حد کے نزدیک کے علاقے ہیں۔ چنانچہ علاقہ بتی کی شلاجیت کلو میں اور علاقہ بھوٹ کی شلاجیت رام پور بشہر ضلع شملہ میں آکر فروخت ہوتی ہے۔

(۳) بدری نرائن، علاقہ گڑھوال، نیپال کا تبتی علاقہ اور الموڑہ سے اوپر تبتی علاقہ۔ ان مقامات کی شلاجیت ہردوار، الموڑہ، واگیشور (ضلع الموڑہ کا ایک مشہور شہر ہے) کٹھمنڈو اور نیپال گنج میں آکر فروخت ہوتی ہے۔

(۴) بندھیاچل کے پہاڑوں سے بھی کہیں کہیں نکلتی ہے۔

(۵) کوہ آبو سے بھی برآمد ہوتی ہے۔

(۶) علاقہ افغانستان میں شاہ مقصود کے پہاڑوں میں دستیاب ہوتی ہے۔

(۷) ایران و بلوچستان میں بھی کہیں کہیں ملتی ہے۔

شلاجیت کی پیدائش کے متعلق قدیم خیالات

سشرت سنگھتا میں لکھا ہے کہ جیٹھ۔ اساڑھ (مئی و جون) کے مہینہ میں جب پہاڑ سورج کی تیز شعاعوں سے گرم ہو جاتے ہیں، تب ان پتھروں سے لاکھ کی مانند رس بہنے لگتا ہے وہی رس شلاجتو (شلاجیت) نام سے مشہور ہے۔

چرک سنگھتا میں تحریر ہے کہ سورج کی تیز حرارت سے تپے ہوئے پہاڑوں میں سے سونا وغیرہ معدنیات پگھل پگھل کر پھوٹ نکلتی ہے۔ ان میں جو لاکھ کے رنگ کی نرم اور مٹی کی طرح شکل صاف میل ہوتی ہے، اس کو شلاجیت کہتے ہیں۔

واگ بھٹ میں لکھا ہے کہ موسم گرما میں پہاڑوں کے نہایت گرم ہو جانے سے لاکھ کی مانند جو چیز نکلتی ہے وہ سونا وغیرہ چھ قسم کی دھاتوں کا رس ہوتا ہے۔ جسے شلاجیت کہتے ہیں۔

Oureshi

آیور وید پرکاش میں تحریر ہے کہ موسم گرما میں دھوپ سے گرم ہوئے ہوئے پہاڑ گوند کی مانند دھاتو سار (دھات کا ست) چھوڑتے ہیں۔ وہی دھاتو سار شلاجیت کہلاتا ہے۔

رس ترنگنی میں درج ہے کہ جب تیز سورج کی کرنوں سے ہمالیہ کی چٹانیں گرم ہو جاتی ہیں تو ان میں ہونے والا رس پگھل کر باہر آکر جمنے لگتا ہے۔ اسے ہی شلاجیت کہتے ہیں۔ یا ہمالیہ کی چٹانوں کا رس سورج کی تپش سے چو کر کے باہر آجاتا ہے۔ اور خشک ہو کر کالا تار کول سا ہو جاتا ہے اسے شلاجیت کہتے ہیں۔

غرضیکہ جس طرح آم کے درخت پر پھل اپنے موسم میں آتے ہیں۔ مولسری کے پھول اپنے موسم میں بہار دیتے ہیں۔ اسی طرح سے شلاجیت کے پیدا ہونے کا بھی خاص وقت ہوتا ہے چنانچہ مئی اور جون کے مہینوں میں جب کہ موسم بہت گرم ہوتا ہے۔ سورج کی تیز شعاعیں ہر چیز کو گرم کیے دیتی ہیں، تو جب تپے ہوئے ہمالیہ اور بندھیاچل وغیرہ پہاڑوں کی چٹانوں میں سے جن میں شلاجیت ہوتی ہے۔ خود بخود تار کول جیسا خدائی قدرت سے یہ رنگ سیاہ، گاڑھا لیسدار اور تلخ مزہ رس ٹپکنا شروع ہو جاتا ہے۔ جس طرح چیل کے درختوں سے بیروزہ ٹپکتا ہے۔ یا عام درختوں میں سے گوند نکلتا ہے۔ اسی طرح پتھروں میں سے یہ رس نکلتا ہے بس پتھروں کے اسی قدرتی جوہر کو شلاجیت کہتے ہیں۔ چنانچہ اسی لیے شلاجیت کے تقریباً جتنے سنسکرت نام ہیں۔ ان کے معنی ہیں پتھر میں سے نکلنے والی یا پتھر کا ست۔

شروع شروع میں جب یہ پتھر میں سے چھوٹتی ہے۔ تو یہ تار کول کی مانند سیال شکل میں ہوتی ہے۔ لیکن پھر ہوا لگنے اور ریت مٹی وغیرہ ملنے سے اس کے ڈھیلے بن جاتے ہیں۔ اور خشک ہو جاتی ہے۔

واضح رہے کہ جس طرح تمام ہرنوں میں کستوری نہیں ہوتی۔ تمام نیم کے درختوں میں سے مد نہیں ٹپکتا۔ بلکہ خاص قسم کے ہرنوں سے کستوری ملتی ہے۔ اور کسی کسی پرانے نیم کے درخت سے مد جھڑتا ہے۔ علیٰ اسی طرح چرک سنگھتا وغیرہ کی تحریر کے بموجب صرف ان پہاڑوں یا پتھروں سے شلاجیت ٹپکتی ہے۔ جن میں سونا چاندی، تانبا اور لوہے میں سے کم از کم کسی ایک دھات کی آمیزش ہوتی ہے۔ لیکن خصوصاً ان پہاڑوں میں سے کہ جن میں لوہا بافراط ہوتا ہے۔ دیگر دس ہزار فٹ یا زیادہ بلندی پر ہمالیہ وغیرہ پہاڑوں میں سے ٹپکتی ہے۔

Oureshi

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

مذکورۂ صدر سطور میں شلاجیت کی پیدائش کے متعلق قطعاً صحیح تحقیق بحوالہ قدیم آیورویدک کتب تفصیلاً پیش خدمت کی جا چکی ہے۔ لیکن واضح رہے کہ اس کی پیدائش کے متعلق کئی غلط فہمیاں بھی مشہور عام ہیں۔ چنانچہ خصوصاً یونانی حکماء نے اس کی پیدائش کے متعلق کئی بالکل غلط سلط خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ تاکہ ناظرین کے دلوں میں اس کی پیدائش کے متعلق کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہ جائے۔ ان حکماء کی بعض یا لغزشیں بھی ذیل حوالہ قلم کیے دیتا ہوں ان کے مطالعہ سے آپ کو حقیقت کے سمجھنے میں کافی آسانی رہے گی۔

(۱) رشیدی نے فرہنگ میں کہا ہے کہ شلاجیت پہاڑی بکرے کا پیشاب ہے جو عرصہ دراز تک ایک جگہ پڑا رہنے سے سیاہ اور گاڑھا ہو جاتا ہے۔ قیر اور مومیائی کی طرح معلوم ہونے لگتا ہے۔

(۲) مالا یسع میں لکھا ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ (شلاجیت) گوگل زرد یا سیاہ کا نام ہے۔ اور حق یہ ہے کہ جنگلی بکرے کا پیشاب ہے کہ جب مستی میں آتا ہے تو پتھروں پر موتتا ہے۔ اور ان پر مثل زفت کے جم جاتا ہے۔ اور چکنا ہوتا ہے۔

(۳) شمس الدرر میں تحریر ہے کہ شلاجیت پہاڑی گدھے کا موت ہے۔ کہ پتھروں پر جمع ہو کر عرصہ دراز میں جم جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ پہاڑی بکرے کا موت ہے۔

(۴) انطاکی نے وہی پہاڑی بکرے کا موت بتایا ہے۔

(۵) اختیارات بدیعی میں اسے پہاڑی بکرے کا موت بیان کیا ہے۔ کہ مستی کے عالم میں پتھروں پر موت دیتا ہے۔ تو وہ یہ چیز بن جاتی ہے۔

(۶) مفردات ہندی میں ذکر کیا ہے کہ شلاجیت پہاڑی بکرے کا پیشاب ہے جسے صاف اور سفید کر کے استعمال میں لاتے ہیں۔

(۷) صاحب بدیع النوادر کہتا ہے کہ وحشی گدھے کا پیشاب ہے۔ کہ پتھروں میں جمع ہو کر جم جاتا ہے۔ (خزائن الادویہ)

کچھ اور بھی

شلاجیت کی پیدائش کے متعلق لاعلمی کی وجہ سے ایک دیگر بالکل غلط خیال بھی عام

Qureshi

لوگوں میں پھیلا ہوا ہے۔ کہ شلاجیت زندہ آدمیوں کے دماغ سے نکالی جاتی ہے چنانچہ پہاڑوں میں ایسے جنگلی خونخوار لوگ ہوتے ہیں۔ جو مضبوط و توانا آدمیوں کو بہکا کر یا پکڑ کر لے جاتے ہیں اور ان کو کسی مکان کی چھت وغیرہ کے ساتھ الٹا لٹکا دیتے ہیں۔ اور ان کے سر کے نیچے ایک بھٹی کے اوپر پانی سے بھر کر آہنی کڑاہی رکھ دیتے ہیں پھر زندہ آدمی کے سر میں ایک لوہے کی تیز سلاخ گزار دی جاتی ہے۔ اور حرارت سے آدمی کے دماغ میں جس قدر مومیائی ہوتی ہے۔ وہ پگھل پگھل کر آہنی کراہی کے پانی میں گرتی رہتی ہے جسے بعد ازاں نکال لیا جاتا ہے۔ اور یہی شلاجیت کہلاتی ہے۔ چنانچہ اسی خیال سے عوام شلاجیت کو مومیائی بھی کہتے ہیں۔ یہ کس قدر خوفناک اور وحشیانہ خیال ہے اس کا اندازہ آپ خود ہی لگا لیں۔ یہ سب لاعلمی اور جہالت کی برکتیں ہیں

شلاجیت کی پیدائش کے متعلق جدید خیالات

قدیم آیورویدک کتب کے مطابق شلاجیت جس طرح پیدا ہوتی ہے۔ اس پر پیشتر ازیں مفصل روشنی ڈال چکا ہوں۔ لیکن کرنل آر۔ این۔ چوپڑہ وغیرہ اصحاب کی جدید تحقیقات اس سے بالکل مختلف ہے۔ ناظرین کی معلومات میں اضافہ کی خاطر اب وہ جدید خیالات بھی ذیل میں قلمبند کیے جاتے ہیں۔

۱۔ جناب کرنل صاحب انڈیجنس ڈرگز آف انڈیا میں رقمطراز ہیں۔ پتھر شلاجیت کو پانی میں گھول کر شلاجیت نکال لینے کے بعد جو تلچھٹ باقی رہ جاتی ہے، وہ زیادہ تر ریت خاکی مادے اور نباتی ریشوں سے مرکب ہوتی ہے، اس کا بذریعہ خوردبین امتحان کرنے اور اس ظاہری شکل وصورت پر غور کر لینے کے بعد شلاجیت نباتی چیز نظر آتی ہے لیکن شلاجیت کا کیمیائی تجزیہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں ہپ پیورک ایسڈ موجود ہے

اور ایلبیومی نائیڈز ( ) کی مقدار بھی بہت زیادہ ہے۔ جس سے یہ قیاس (شلاجیت کا نباتی چیز ہونا) مشکوک نظر آتا ہے کیونکہ اگر شلاجیت میں ہپ پیورک ایسڈ نباتی پروٹین کے اجزاء کے تحلیل اور گلنے سڑنے سے بغیر حیوانی اجزاء کی آمیزش کے پیدا ہوتا ہے۔ تو شلاجیت میں پروٹین کی مقدار عالم نباتات میں ملنے والی عام مقدار سے بہت زیادہ ہونی چاہیے لیکن ایسا نہیں ہے۔ نیز سب جانتے ہیں، کہ بینزوائک ایسڈ

Qureshi

ہپ پیورک ایسڈ سے نہایت آسانی سے تیار کیا جا سکتا ہے۔ اور درحقیقت اس کے تیار کرنے کے تجارتی طریقوں میں سے یہ بھی ایک طریقہ ہے، علاوہ بریں یہ بھی معلوم ہو چکا ہے، کہ ہپ پیورک ایسڈ سے جو بینزواک ایسڈ تیار کیا جاتا ہے، اس میں پیشاب کی ایک خاص قسم کی بو پائی جاتی ہے اور ہمیں یہ پہلے ہی معلوم ہے، کہ یہی بو مصفیٰ و غیر مصفیٰ شلاجیت میں بھی ملتی ہے، شلاجیت میں گوند اور رال کی موجودگی بھی اسے نباتی نسل سے تعلق رکھنے کے حق میں ہے۔

دوسری ممکن بات یہ ہو سکتی ہے کہ شلاجیت بعض حیوانات کے پاخانہ یا براز سے پیدا ہوتی ہو، جو پہاڑی اطراف سے بارشوں کیساتھ بہ کر چٹانوں کی درازوں اور پست پہاڑیوں میں جمع ہو جاتا ہے، موسم گرما میں تمازت آفتاب سے اس کی نمی بخارات بن کر اڑ جاتی ہے، اور بقیہ حصہ ست کی مانند چٹانوں پر نمودار ہو جاتا ہے۔ اور یہی شلاجیت کہلاتی ہے، شلاجیت کے پیدا ہونے کے تمام مضمون پر ابھی مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

(۲) وئید رتن کوبراج شری پرتاب سنگھ جی رسائن آچاریہ تحریر فرماتے ہیں۔

اس بیان کو مدنظر رکھ کر جب دنیا میں دستیاب ہونے والی معدنیات میں اس کی کھوج کرتے ہیں اور ان کے جدید و قدیم امتحانات پر غور کرتے ہیں، تب ہم کو پتہ لگتا ہے، کہ حقیقتاً شلاجیت ہائیڈرو کاربن جماعت کی کوئی اعلیٰ قسم کی معدنی سے ہے۔ جس کی پیرافین اور نیف تھین بھی ایک قسم ہے، اس جماعت میں رقیق، زرد تیل سے لے کر شلاجیت جیسی معدنی شئے بھی ہوتی ہے اس کو آج کل اوزوکیرائٹ یعنی معدنی موم کہتے ہیں۔ جو تین قسم کا ہوتا ہے، اور جس کا رنگ بالترتیب سفید، زرد اور نیلا ہوتا ہے۔ اس کا بیان ڈانا کی من رالوجی یعنی علم معدنیات، میں اس طرح ہے۔

اوزوکیرائٹ ظاہری شکل میں موم کے مشابہ ہوتا ہے گہرا زرد یا خاکی رنگ کا ہوتا ہے۔ اور اکثر سبزی مائل بلور کی طرح ہوتا ہے۔ یہ پیٹرولیم یعنی معدنی تیل یا پتھر کا تیل، کے ساتھ ملا ہوا اُستاہ مولداویہ اور گلیشیا میں پایا جاتا ہے، جہاں یہ کانوں سے نکالا جاتا ہے، گلیشیا میں اوزوکیرائٹ درازوں کہ جنہوں کا جسمانی لوگوں کی طرح جال بچھا ہوا ہوتا ہے میں گھسا ہوا ملتا ہے۔ جب ان شگافوں

سے یہ نکال لیا جاتا ہے ۔ نیچے سے نئے تازہ مادہ کے ابھر آنے سے یہ باآہستگی سے پھر بھر جاتے ہیں۔

اوزوکیرائٹ کیری سین بنانے کے لیے صاف کیا جاتا ہے، کہ جو موم بتیوں کے لئے استعمال میں آتا ہے ۔

ہیچےٹاٹن بے رنگ یا زردی مائل ملائم مومی چیز ہے اوزوکیرائٹ سے مشابہت رکھتی ہے اور مرتھا ٹرٹانڈول میں آہنی پتھروں والے پہاڑوں کی درازوں میں ملتی ہے۔

اوزوکیرائٹ ــــ خام پیرافین کا ایک حصہ ہے ۔۔۔۔۔۔۔

رس رتن سمچیہ کی بتلائی ہوئی لوہے والی شلاجیت آج کل کی نگاہ میں ہیچےٹاٹن ہے یہ بھی اوزوکیرائٹ کی ایک قسم ہے ۔ اور اس کا بیان اوپر لکھا جا چکا ہے ۔۔۔۔۔۔

کرپور شلاجیت نیفتھلین ہے، یہ کافور کی مانند تیز ناپسندیدہ بو والا ہوتا ہے جو بازار میں دستیاب ہو سکتا ہے ۔ یہ کافور کی مانند اڑنے والا ہے ، اس کی معدنی شے سے مغربی ممالک میں کئی اقسام کی ادویہ آج کل تیار کی جاتی ہیں ۔ اور ویدوں کو بھی اسکا استعمال اپنے شاستر کے رس دیریہ وپاک کے طریقہ پر سوچ کر کرنا چاہیے ۔ بیوپار میں یہ بہت اعلیٰ درجہ کی شلاجیت سے بنایا جاتا ہے ۔ اس لئے اس کے استعمال سے اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے ۔ اس نیفتھلین کی معدنی شئے سے پٹرولیم اور پیرافین وغیرہ نکلتا ہے اور اس کا استعمال ایلوپیتھک ڈاکٹر دق ۔ امراض شکم اور تنگی پیشاب وغیرہ میں کرتے ہیں ۔

(سچتر آیوروید ـ کلکتہ)

کتب خانہ طبیب | Facebook

اقسام شلاجیت

مختلف ویدک کتب کے مصنفین نے اپنے اپنے علم و تجربہ کی بنا پر شلاجیت کی مختلف قسمیں تحریر کی ہیں ۔ چنانچہ سُشرت سنگھتا اور واگ بھٹ میں اس کی ذیل کی چھ اقسام بیان کی گئی ہیں ۔

(١) سیسہ آمیز چٹانوں میں پیدا ہونے والی ناگ (سربی) شلاجیت

(٢) قلعی آمیز چٹانوں میں پیدا ہونے والی ونگ (رانگی) شلاجیت

(٣) تانبا آمیز چٹانوں میں پیدا ہونے والی تامر (مسی) شلاجیت

Qureshi

(۴) چاندی آمیز چٹانوں میں پیدا ہونے والی رُوپیہ (روپہلی) شلاجیت

(۵) سونا آمیز چٹانوں میں پیدا ہونے والی سورن (طلائی) شلاجیت

(۶) لوہ آمیز چٹانوں میں پیدا ہونے والی لوہ (آہنی) شلاجیت

چرک سنگھتا میں یہ صرف چار اقسام کی تحریر کی گئی ہے

(۱) سونا آمیز چٹانوں سے نکلنے والی سورن (طلائی) شلاجیت ذائقہ میں میٹھی قدرے کڑوی۔ جپا پُشپ (گُل گڑھل۔ یہ نہایت سرخ رنگ کا ایک قسم کا پھول ہوتا ہے) کے رنگ والی۔ وپاک (ہضم کے وقت) میں چرپری اور ٹھنڈی ہوتی ہے

(۲) چاندی آمیز چٹانوں میں سے نکلنے والی رُوپیہ (نقرئی) شلاجیت چرپری رنگ میں سفید ٹھنڈی اور وپاک میں میٹھی ہوتی ہے۔

(۳) تانبا آمیز چٹانوں میں سے نکلنے والی تامر (مسی) شلاجیت مور کی گردن کی رنگت کی یعنی نیلگوں۔ کڑوی، گرم اور وپاک میں چرپری ہوتی ہے۔

(۴) لوہ آمیز چٹانوں میں سے نکلنے والی لوہ شلاجیت (آہنی شلاجیت) گوگل کی ہم رنگ۔ کڑوی۔ قدرے نمکین۔ وپاک میں چرپری اور ٹھنڈی ہوتی ہے۔

رس رتن سمچیہ میں لکھا ہے کہ سونا آمیز چٹانوں سے پیدا ہونے والی شلاجیت جپا پُشپ کے رنگ والی یعنی لال۔ وزن میں بھاری، قدرے کڑوی۔ عمدہ ذائقہ والی اور نہایت اعلیٰ درجہ کی رسائن ہے۔

چاندی آمیز چٹانوں سے نکلنے والی شلاجیت ذائقہ میں میٹھی۔ سفید۔ وزن میں بھاری صفراوی امراض اور خاص کر پانڈو (کمیٔ خون) کو نافع ہوتی ہے۔

تانبا آمیز چٹانوں کی شلاجیت نیلے رنگ کی ٹھوس اور بھاری ہوتی ہے یہ شلاجیت کڑوی، گرم، کف اور وات سے پیدا ہونے والے امراض اور دق کو دور کرتی ہے۔

آیور ویدیہ پرکاش میں تحریر ہے کہ سونا، چاندی، تانبا اور لوہ کے فرق سے شلاجیت کی چار اقسام ہیں، وہ ان ان دھاتوں کی صفات والی ہوتی ہے چنانچہ سورن شلاجیت (طلائی شلاجیت) گُل گڑھل کے مانند سرخ رنگ کی میٹھی۔ چرپری۔ تلخ۔ ٹھنڈی اور وپاک میں چرپری ہوتی ہے۔

رجت شلاجیت (روپہلی شلاجیت) سفید۔ ٹھنڈی۔ چرپری اور وپاک میں

میٹھی ہوتی ہے
تام شلاجیت (مسی شلاجیت) مور کی گردن کے رنگ جیسی یعنی نیلگوں۔ تیز اور گرم ہوتی ہے۔
لوہ شلاجیت (آہنی شلاجیت) جٹاپُو کے پروں کے رنگ کی مانند بہ رنگ سیاہ۔ تلخ ۔نمکین۔ وِپاک میں چرپری۔ سرد اور عمدہ ہوتی ہے۔
نوٹ (۱) پیشتر ازیں تحریر کیا جا چکا ہے ۔کہ شلاجیت گرمی کے موسم میں سورج کی تپش سے پہاڑوں میں سے پھوٹ کر نکلتی ہے ۔چنانچہ ان پہاڑوں میں جس قسم کی دھات بافراط ہوتی ہے ۔شلاجیت میں اس کے خواص پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر ان پہاڑوں میں سونے کے اجزاء زیادہ ہیں تو ان میں سے نکلی ہوئی شلاجیت میں سونے کے خواص پائے جاتے ہیں اور اگر لوہ کے اجزا زیادہ ہیں تو لوہ کے خواص ہوتے ہیں ۔یہی صورت دیگر اقسام کی شلاجیت کی ہے غرضیکہ شلاجیت جن معدنیات سے شریک ہو کر رہتی ہے وہ ان کے خواص کو اپنے اندر اخذ کر لیتی ہے ۔کہ جس سے پھر ماخذ کے مطابق اس کے خواص کا اظہار ہوتا ہے۔
(۲) اگرچہ مذکورہ تمام اقسام کی شلاجیت کے رنگ الگ الگ ہوتے ہیں ۔لیکن سب اقسام کی شلاجیت سے بول مادہ گاؤ کی سی بُو لازمی آتی ہے۔
(۳) مذکورہ اقسام میں سے آج کل ہمیں صرف آہنی شلاجیت ہی دستیاب ہوتی ہے۔ چنانچہ جو سیاہ رنگ کی شلاجیت ہم آئے روز استعمال کرتے ہیں۔ وہ آہنی شلاجیت ہی ہے۔

افضل شلاجیت

تمام آیورویدک گرنتھوں میں آہنی شلاجیت باقی تمام اقسام کی شلاجیت سے زیادہ سریع التاثیر اور افضل مانی گئی ہے ۔اور آج کل دستیاب بھی یہی ہوتی ہے۔

دیگر اقسام

مذکورہ اقسام کے علاوہ رس رتن سمچیہ میں بلحاظ بُو دو اقسام کی شلاجیت بیان کی گئی ہے:۔

Oureshi

(۱) گاؤ مُوتر (بول مادہ گاؤ) کی مانند بُو والی (گومُوتر شلاجیت)

(۲) کرپُور (کافور) کی مانند بُو والی (کرپُور شلاجیت)

ان دونوں اقسام میں گوُ مُوتر شلاجیت عمدہ رسائن ہے۔

اس گوُ مُوتر شلاجیت کی بھی دو اقسام ہیں۔

(۱) سنو سہت شلاجیت یعنی وہ شلاجیت جس میں ست پایا جاتا ہے۔

(۲) سنو ہین شلاجیت یعنی بغیر ست والی شلاجیت

ان میں اوّل الذکر (ستو سہت شلاجیت) زیادہ فائدہ مند ہے۔

گوُ مُوتر شلاجیت کا ذکر تو مع اس کی اقسام کے مذکورۂ صدر سطور میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اور کرپُور شلاجیت (یہ عام طور پر سفید شلاجیت کے نام سے مشہور ہے) کے متعلق رس رتن سمچیہ میں لکھا ہے کہ کرپُور کی بُو والی شلاجیت یعنی کرپُور شلاجیت سفید اور ریت کی شکل کی ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے مُوتر کرچھ (عُسر البول) پتھری، پرمیہہ یرقان اور کمیٔ خون دور ہو جاتا ہے۔ اس کی شُدھی جوشاندہ الائچی میں گھوٹنے سے ہوتی ہے۔ آیورویدک علماء نے اس کے کشتہ کرنے کی اور ست نکالنے کی کوئی ترکیب نہیں بتلائی ہے۔

کچھ اور بھی

آیوروید پرکاش میں لکھا ہے کہ شلاجیت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک پہاڑوں سے اور دوسری مٹی اور پانی سے کھاری زمین میں پیدا ہوتی ہے۔

پہاڑوں سے نکلنے والی شلاجیت کا تذکرہ تو پیشتر ازیں کیا ہی جا چکا ہے اور کھاری زمین سے پیدا ہونے والی شلاجیت کے متعلق لکھا ہے۔

سفید رنگ کی دوسری قسم کی شلاجیت سورا (شورہ قلمی) نام سے مشہور ہے۔ یہ اگنی بان (بارود وغیرہ) میں استعمال ہوتی ہے۔ اور امراض پیشاب میں کام آتی ہے۔ یہ سفید ریت کی شکل کی اور کافور کی مانند چمک دار ہوتی ہے۔ یہ عسر البول۔ پتھری۔ پرمیہہ۔ یرقان۔ اور کمیٔ خون کو دافع ہے۔ الائچی خورد کے جوشاندہ کے ہمراہ پیسنے سے شُدھ (مدبر) ہو جاتی ہے علماء نے نہ تو اس کا کشتہ کرنا کہا ہے۔ اور نہ ہی اس کا ست نکالنا کہا ہے۔ اس کی پیدائش ایک خاص قسم کی مٹی اور پانی سے ہوتی ہے۔

Qureshi

غرضیکہ رس رتن سمچیہ میں کہی کرپور شلاجیت آیورویدپرکاش میں شورہ قلمی قرار دی گئی ہے۔ اگرچہ آیوروید پرکاش میں شورہ قلمی کی حقیقی ماہیت بالکل ٹھیک بیان کی گئی ہے چنانچہ پہلے کھاری زمین کی مٹی کو پانی میں گھول کر ہی شورہ قلمی تیار کیا جاتا تھا۔ گو آج کل یہ کیمیائی طور پر نائٹرک ایسڈ یعنی شورہ تیزاب کی مدد سے تیار کیا جاتا ہے۔ قصہ کوتاہ شورہ قلمی کی حقیقی ماہیت کے علم کے ہونے کے باوجود بھی اسے کرپور شلاجیت قرار دینے کی عظیم غلطی کی گئی ہے۔ چاہے دونوں کی رنگت میں مشابہت ہے۔ دونوں کے اوصاف بھی یکساں ہی ہیں۔ تاہم شورہ قلمی میں مانند کافور بو تو قطعاً نہیں پائی جاتی۔ تو پھر اسے کرپور شلاجیت کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟ یہ تو وہی بات ہے ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

انتباہ

نیپال میں ایک قسم کی پھٹکری ہوتی ہے۔ جو کلکتہ میں پنساریوں کے ہاں سفید شلاجیت کے نام سے فروخت ہوتی ہے۔ چنانچہ کئی کم علم اور ناتجربہ کار وئید و حکیم اسے ہی سفید شلاجیت سمجھ کر استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ نیپالی پھٹکری قدیمی آیورویدک کتب میں بیان کی ہوئی سفید شلاجیت سے بالکل مختلف چیز ہے۔ جناب کوی ونود وئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما نے اپنی تصنیف کردہ کتاب "شودھن ودھی" میں تحریر فرمایا ہے کہ سفید شلاجیت ایک شخص نے ہم کو کلو کے پہاڑ سے بھیجا تھا۔ نمونہ آج تک تھوڑا رکھا ہے۔ بالکل سفید ہے مگر بو کوئی بھی نہیں ہے۔ یہی نمونہ آپ نے آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس لاہور کی نمائش میں بھی رکھا تھا۔ اُن دنوں ہمیں بھی اس کے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ لیکن دراصل یہ نمونہ سفید شلاجیت کا نہیں بلکہ پھٹکری وغیرہ ہی کا ہے۔ سفید شلاجیت میں سے تو بو آنی چاہیے۔ لیکن اس نمونہ میں بو نادارد ہے۔ تو پھر بھلا یہ کیسے سفید شلاجیت ہے؟ غرضیکہ اس طرح سفید شلاجیت کے متعلق عظیم غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے اس امر سے متعلق محتاط رہنا چاہیے۔ جس شلاجیت کی تعریف میں طبی کتب رطب اللسان ہیں اور جو واقعی ایک بے نظیر دوا ہے، وہ سیاہ رنگ (آہنی) شلاجیت ہی ہے۔

Oureshi

غیر مصفّٰے شلاجیت کے نقائص

پیشتر ازیں تحریر کیا جا چکا ہے کہ علاقہ کشمیر وغیرہ سے جو شلاجیت ہمیں دستیاب ہوتی ہے۔ وہ بالکل غیر مصفٰے ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں ریت۔ مٹی۔ کنکر اور ریلینگنیں وغیرہ ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ چنانچہ آیور وید پرکاش کی تحریر کے بموجب ایسی شدھ شلاجیت کا استعمال داہ (جلن)، بے ہوشی، سر چکرانا۔ جریان خون، کئی ہاضمہ اور قبض پیدا کرتا ہے۔ اس لئے اسے بغیر مصفٰے کئے اور غیر معتبر لوگوں کی اوٹ پٹانگ شلاجیت ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہیے۔

شلاجیت شودھن

شلاجیت شودھن دو قسم کا ہے۔

۱۔ عام شلاجیت شودھن ۲۔ خاص شلاجیت شودھن

اب ذیل میں ہر دو قسم کے شلاجیت شودھن کے متعلق مفصل روشنی ڈالی جاتی ہے

عام شلاجیت شودھن

لوہ شلاجیت کو لے کر مَل کو دور کرنے کے لئے صرف پانی سے دھوئیں

(آیور وید پرکاش

وضاحت

اس طریق کے مطابق شلاجیت کے پتھر سے ریت کنکر وغیرہ کو الگ کر کے خالص شلاجیت نکال لی جاتی ہے۔ طریقہ حسبِ ذیل ہے۔

حسب ضرورت مقدار میں شلاجیت کے پتھر کو لے کر باریک کوٹ لیں اور پھر اس کو کسی محفوظ جگہ میں تیز دھوپ پر رکھے ہوئے حسب ضرورت ایک یا ایک سے زیادہ کشادہ برتنوں میں ڈال دیں۔ بعدہٗ چار گنا پانی ڈال کر خوب ہلائیں۔ تاکہ پانی میں حل ہو جائے۔ دن میں تین چار مرتبہ اسے خوب ہلاتے رہیں۔ پھر اس کو ایک دن کے لیے ٹھہرنے دیں کنکر، پتھر، ریتا وغیرہ وزنی اشیاء تہہ نشین ہو جائیں گی۔ لیکن کچھ نباتی ریشے اور پتنگیں وغیرہ پانی پر تیرتی رہیں گی۔ اب اس نتھرے ہوئے سیاہ رنگ کے پانی کو کپڑچھان کر لیں۔

Oureshi

سارا اثر نکالنے کے واسطے باقی ماندہ تلچھٹ میں ایک مرتبہ پھر دو چند پانی ڈال کر اوّل الذکر طریق کے مطابق نتھار کر کپڑ چھان کر لیں۔ اب اس تمام سیال کو ایک یا حسب ضرورت دو تین برتنوں میں ڈال کر محفوظ جگہ میں رکھ دیں۔ دس بارہ گھنٹہ کے بعد اوپر سے پھر سیاہ رنگ کے پانی کو نتھار کر کسی دوسرے برتن میں ڈال رکھیں۔ اور اس طرح مزید دو مرتبہ پھر اسے نتھار لیں۔ تاکہ مٹی یا پتھر وغیرہ کا کوئی معمولی سا ذرہ بھی سیال میں نہ جانے پائے۔ اب اس صاف شلاجیت آمیز پانی سے دو طریق سے خالص شلاجیت برآمد کی جاتی ہے۔

اوّل ۔ مذکورہ طریق سے حاصل شدہ شلاجیت آمیز پانی کو تیز دھوپ میں رکھ کر بالائی کی صورت میں علیحدہ کی ہوئی شلاجیت کو ویدک اصطلاح میں سورج تاپی۔ یا آفتابی شلاجیت کہتے ہیں۔

دوم ۔ مذکورہ بالا شلاجیت آمیز پانی مدھم آگ پر خشک کر لیا جاتا ہے اور اس طرح آگ کی مدد سے تیار شدہ کو اگنی تاپی یعنی آتشیں شلاجیت کہتے ہیں۔

سورج تاپی شلاجیت تیار کرنے کا طریقہ

اوّل الذکر شلاجیت آمیز نتھرے ہوئے پانی کو لوہے کی کڑاہی یا تام چینی کے کسی برتن میں ڈال کر کسی ایسے مقام پر رکھیں۔ جہاں گرد و غبار پڑنے کا ڈر نہ ہو اور خوب تیز دھوپ پڑتی ہو۔ ایک دو روز کے بعد تمازت آفتاب سے سیال کے اوپر سیاہ رنگ کی بالائی کی طرح تہہ جم جائے گی۔ اسے اُتار کر ایک الگ برتن میں رکھ دیں۔ ایک دفعہ سیال پر سے بالائی اُتار لینے کے بعد پھر بھی بالائی آتی رہتی ہے۔ اور جب تک سیال میں سے بالائی علیحدہ ہو کر اوپر آتی رہے اسے اُتار اُتار کر کسی دوسرے برتن میں اکٹھی کرتے جائیں۔ حتیٰ کہ کل پانی خشک ہو جائے گا۔ اور اس کی تمام بالائی آپ کے پاس الگ اکٹھی ہو جائیگی۔ نیز خیال رہے کہ بالائی والے برتن کو بھی تیز دھوپ میں بدستور رکھے رہنا چاہیے۔ تاکہ وہ بھی ساتھ ساتھ خشک ہوتی جائے۔ بس یہی خالص سورج تاپی یا آفتابی شلاجیت ہے۔ اس طرح اس کا عام شودھن کرنے کے بعد اس کا خاص شودھن کرنا چاہیے۔

خاص شلاجیت شودھن

نمبر ۱ گاؤ۔ جوشاندہ ترپھلہ اور آب بھنگرہ سے شلاجیت کو لوہے کے برتن میں ایک ایک

دن پسینے سے یقیناً شدھ ہو جاتی ہے۔ (رسیندر سار سنگرہ)

وضاحت

مذکورہ طریق کے بموجب حاصل کردہ خالص شلاجیت کو شیر گاؤ[1] جوشاندہ ترپھلہ مقطر[2] اور آب بھنگرہ سبز[3] ہر سہ سیال میں گھول کر تیز دھوپ میں رکھ دیں اور کل پانی کے خشک ہونے پر اُسے سنبھال لیں۔ بس دراصل یہی شاشتری فرمان کے مطابق خالص شدھ سورج تابی شلاجیت یا خالص شدھ شلاجیت آفتابی ہے۔

نوٹ نمبر ا۔ خالص شدھ سورج تابی شلاجیت یا خالص شدھ شلاجیت آفتابی کے تیار کرنے کا دراصل مذکورہ بالا طریقہ ہی صحیح و مستند ہے۔ لیکن اب اکثر دوا خانوں میں اس طریق سے اسے شدھ نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ اس طریق سے تیار کرنے میں کافی سے زیادہ محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے۔ اور اس پر خرچ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ جس سے اسے بازاری بھاؤ فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر اُسے بازاری بھاؤ فروخت کیا جائے تو سراسر مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی لیئے ان تمام باتوں کو مدنظر رکھ کر اگر آج کل عموماً نہ صرف ہر سہ سیال میں سے کسی ایک سے بھی خالص شلاجیت کو بالکل بھاؤنا ہی نہیں دی جاتی۔ بلکہ اکثر نتھار کر حاصل کیا ہوا شلاجیت آمیز پانی ، دھیمی آگ پر پکا لیا جاتا ہے۔ اور جب تین چوتھائی پانی جل جاتا ہے۔ تو باقیماندہ سیال تیز دھوپ میں خشک کر لیا جاتا ہے۔ اس سے شلاجیت

---

[1] خالص شلاجیت کا تہائی وزن لیں۔

[2] خالص شلاجیت کا تہائی وزن ترپھلہ لے کر اس کا جوشاندہ تیار کر کے کام میں لائیں۔ یعنی اگر خالص شلاجیت تخمیناً تین سیر ہو تو ایک سیر عمدہ ترپھلہ کو جوکوب کر کے آٹھ سیر پانی میں اس قدر جوش دیں کہ دو سیر پانی رہ جائے۔ پھر اسے کپڑ چھان کر کے ایک روز کے لیے کسی محفوظ جگہ میں رکھ کر نتھار لیں۔ بس یہی جوشاندہ ترپھلہ مقطر مطلوب ہے۔

[3] اگر سبز بھنگرہ دستیاب ہو جائے تو سب سے پہلے اسے صاف پانی سے دھو ڈالیں تاکہ اس سے ریت و مٹی بہ جائے۔ بعد ازاں اسے پتھر کی کونڈی میں گھوٹ کر پانی نکال لیں اور مقطر کر کے کام میں لائیں۔ بس یہی آب سبز بھنگرہ درکار ہے۔ جو خالص شلاجیت کا تہائی وزن ہونا چاہیے لیکن اگر سبز بھنگرہ دستیاب نہ ہو تو خشک بھنگرہ کا جوشاندہ ترپھلہ کی مانند گاڑھا تیار کر کے مقطر کرنے کے بعد کام میں لائیں۔

Qureshi

کے جلد تیار ہونے کے علاوہ اس کا جزو مؤثرہ بھی زائل ہونے سے بہت کافی بچ جاتا ہے اگرچہ اس طریق سے تیار شدہ شلاجیت اگنی تاپی شلاجیت سے کافی بہتر رہتی ہے لیکن تاہم اصلی سورج تاپی شلاجیت کا مقابلہ قطعناً نہیں کر سکتی۔

نوٹ نمبر ۲:۔ آب ترپھلہ وغیرہ کو خوب مقطر کر کے شامل کرنا چاہیے ورنہ ترپھلہ وغیرہ کی تلچھٹ مل کر شلاجیت کے رنگ و ذائقہ کو خراب کر دے گی۔

نوٹ نمبر ۳:۔ کئی وید شیر گاؤ، جوشاندہ ترپھلہ اور آب بھنگرہ سبز کے علاوہ جوشاندہ دش مول مقطر کے شامل کرنے کی بھی سفارش کرتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۴:۔ کئی لوگ سہولت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے شیر گاؤ وغیرہ کو الگ کی ہوئی خالص شلاجیت یعنی شلاجیت آمیز پانی سے اتاری ہوئی بالائی میں داخل کرنے کی بجائے شلاجیت کے نتھارے ہوئے پانی میں ہی پہلے آمیز کر دیتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی ہرج نہیں ہے

نوٹ نمبر ۵:۔ شلاجیت آمیز پانی کو خشک کرتے وقت گرد و غبار سے ہر طرح بچانا چاہیے ورنہ دھول وغیرہ پڑ کر شلاجیت خراب ہو جائے گی۔ نہایت باریک ململ کے کپڑے سے بھی ڈھک کر اُسے خشک کیا جا سکتا ہے لیکن سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ برتنوں کے ڈھکن شیشے کے ہوں۔ سورج کی گرمی سے پانی کے بخارات اُڑ کر شیشہ کے ڈھکن کے ساتھ چپک جاتے ہیں اور ڈھکن کو اٹھا کر کپڑے سے ان بخارات کو پونچھ لیا جا سکتا ہے اس طریقے سے شلاجیت بہت عمدہ تیار ہوتی ہے۔ لیکن نہایت دقت آمیز طریقہ ہے۔

نوٹ نمبر ۶:۔ سورج تاپی شلاجیت ہمیشہ بیساکھ۔ جیٹھ اور اساڑھ کے مہینہ میں تیار کرنی چاہیے۔ جب کہ خوب کڑاکے کی گرمی پڑتی ہے۔ کہ جس سے شلاجیت جلد تیار ہو جاتی ہے دیگر مہینوں میں اسے تیار کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ دھوپ میں تیزی نہ ہونے سے پانی خشک ہونے میں ہی نہیں آتا۔

دیگر ترکیب

شلاجیت کو لوہے کے برتن میں رکھ کر نیم۔ گلو اور اندر جو کے جوشاندہ سے شلاجیت کے اندر ملی ہوئی دھشٹ (خراب) مٹی کیڑوں اور پتنگ کے ڈسنے سے پیدا شدہ خرابیوں اور دوا کی دیگر خرابیوں کو زائل کرنے کے لیے بطریق معروف بھاونا دیں (آیور وید پرکاش

وضاحت

پوست نیم گلو اور اندر جو ہرسہ کو ملا کر خالص شلاجیت کے ہموزن لیں اور پھر انکو نیم کو فتہ کر کے آٹھ گنا پانی میں جوشائیں۔ جب چہارم حصہ پانی باقی رہ جائے۔ تو اسے کپڑ چھان کر لیں بعدہٗ اسے مقطر کر کے کام میں لائیں۔ یعنی پیشتر ازیں ترکیب کے بموجب اس مقطر جوشاندہ میں خالص شلاجیت کو گھول کر اور پھر تیز دھوپ میں رکھ کر بالکل خشک کر لیں۔ بس خاص شدھ سورج تاپی شلاجیت یا خالص شدھ شلاجیت آفتابی تیار ہو جائے گی۔

نوٹ:- اس کی تیاری کے دوران میں جو احتیاط ملحوظ رکھنے کے لیئے بیشتر ازیں تحریر کی جا چکی ہیں انکو ضرور مدّ نظر رکھیں۔

اگنی تاپی شلاجیت تیار کرنیکا طریقہ

اوّل الذکر طریق سے نتھرے ہوئے تمام سیال کو مدھم مدھم آگ پر خشک کر لیا جائے تو خالص اگنی تاپی یا آتشین شلاجیت تیار ہو جاتی ہے۔ اب اس شلاجیت کا خاص شودھن کرنا چاہیے۔

خاص شلاجیت شودھن

مذکورہ طریق کے بموجب حاصل کردہ خالص اگنی تاپی شلاجیت میں بیشتر ازیں تحریر کے بموجب شیر گاؤ وغیرہ کو ڈال کر مدھم مدھم آگ پر ہی خشک کر لیں۔ بس یہی خالص شدھ اگنی تاپی یا آتشین شلاجیت ہے۔

خاص نوٹ:- اوّل الذکر طریق کے بموجب نتھرے ہوئے شلاجیت آمیز پانی میں پہلے ہی شیر گاؤ وغیرہ کو ڈال کر بھی مدھم مدھم آگ پر خشک کر کے خالص شدھ اگنی تاپی شلاجیت تیار ہو سکتی ہے۔

ایک راز

اگرچہ شاستروں میں مذکورہ طریق سے ہی اگنی تاپی شلاجیت تیار کرنے کا تذکرہ آیا ہے، لیکن اگر اس کو مندرجہ ذیل طریق سے تیار کیا جائے تو ہمارا تجربہ ہے کہ یہ اس کی نسبت بدرجہا بہتر تیار ہوتی ہے۔ اس لیئے اگر آپ کسی وجہ سے سورج تاپی شلاجیت تیار نہیں کر سکتے تو

Qureshi

کم از کم اس طریق سے اگنی تاپی شلاجیت ہی تیار کریں۔ جو کہ فوائد میں بے نظیر ثابت ہوتی ہے
ایک لوہے کی بڑی کڑاہی میں ریت بھر کر چولھے پر چڑھا دیں۔ اور اس ریت والی
کڑاہی میں اوّل الذکر طریق سے تیار ہوئے شلاجیت آمیز پانی کو مع آب ترپھلہ وغیرہ کے کسی
برتن میں ڈال کر رکھ دیں۔ اور چولھے پر آگ روشن کر دیں جب کل پانی خشک ہو جائے۔ اور
شلاجیت صحیح طور پر غلیظ القوام ہو جائے۔ (جس کی پہچان یہ ہے۔ کہ اس میں سے تھوڑی
سی شلاجیت کسی سلاخ وغیرہ سے اٹھا کر علیحدہ کرنے سے جم جائے۔ تو بس سمجھ لو کہ اس کا
قوام بالکل صحیح ہو چکا ہے) تو چولھے سے برتن کو نیچے اتار لیں۔ یہ کہنے کو تو اگنی تاپی
سلاجیت ہے۔ لیکن اثر میں عام دواخانوں کی تیار کردہ سورج تاپی سلاجیت سے
بھی کئی گنا زیادہ فائدہ رساں ہے۔ کیوں کہ اس طریق سے بھی اس کا جزو موثر کافی
حد تک ضائع نہیں ہونے پاتا۔ لیکن واضع رہے۔ کہ اس کے باوجود بھی سورج تاپی سلاجیت
کے ہم پلّہ کسی طرح بھی نہیں ہو سکتی۔

ایک گراں قدر نکتہ

ہر دو طریق سے تیار شدہ شلاجیت میں سے سورج تاپی سلاجیت کو اوّل درجہ تسلیم کیا گیا
ہے۔ اور واقعی یہ اگنی تاپی شلاجیت کی نسبت زیادہ بہتر اور مفید ہوتی ہے۔ لیکن کیوں؟
اس امر کا کوئی جواب قدیمی کتب (آیورویدک شاستروں) میں نہیں دیا گیا۔ البتہ سلاجیت
کے کیمیائی تجزیہ سے سورج تاپی شلاجیت کے بدرجہا بہتر و مفید ہونے کا ثبوت مل گیا ہے چنانچہ
ہُوپر صاحب نے جو اس کا کیمیائی تجزیہ کیا ہے۔ اس سے صاف عیاں ہے۔ کہ شلاجیت
ہائیڈرو کاربن آف بٹومینس
کی قسم کی چیز ہے۔ اور اس میں ایک قدرتی مومی مادہ یعنی یوریا (URIA) ہوا کرتا ہے جو ایتھر
یا الکحل میں گھول کر علیحدہ کیا جا سکتا ہے اور اس میں شلاجیت
کی مخصوص بُو اور تمام دوائیہ تاثیر پائی جاتی ہیں غرضیکہ یہ مومی مادہ ہی اس کا جزو مؤثرہ
ہے۔ اسے تیز آنچ پر رکھنے سے اوّل یہ بائی یوریٹ
میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پھر سایانورک ایسڈ
میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پھر امونیا گیس بن کر نکل جاتا ہے غرضیکہ

Oureshi

اس طرح تیز آنچ اس کے مومی مادہ یعنی جزو مؤثرہ کو ضائع کردیتی ہے۔ اسی لئے شلاجیت کو آگ پر کاڑھ کر بنانا بالکل موزوں نہیں رہتا۔ بلکہ اسے ہمیشہ تیز دھوپ کی گرمی سے بچانا چاہیئے۔ جس سے اس کا جزو مؤثرہ یعنی مومی مادہ ضائع نہیں ہونے پاتا۔ اور اسکی موجودگی سے شلاجیت کے پورے پورے فوائد ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

کرنل آر۔این چوپڑہ صاحب نے شلاجیت کا کیمیائی تجزیہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ اس میں گوندیں۔ ایلبیومی نائڈز معمولی رال اور روغنی البسڈ بینزواک الیسڈ یعنی ست لوبان ہپ پیُورک الیسڈ اوران کے نمکیات بہت زیادہ مقدار میں موجود ہیں۔

طبی نقطۂ نگاہ سے اس میں اہم مؤثر اجزا بینزواک الیسڈ اور بینزوائیس یعنی نمکیات بینزواک الیسڈ ہیں۔ مختلف امراض میں شلاجیت کے جو مختلف فوائد وئید اصحاب بیان کرتے ہیں وہ بینزواک الیسڈ (ست لوبان) کی موجودگی کے باعث ہی ہیں۔ غرضیکہ ان کے خیال کے بموجب شلاجیت میں بینزواک الیسڈ ایک ایسا خاص جزو ہے جس کی برکت ہی سے شلاجیت مفید و مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ اور ہمیں یہ بخوبی معلوم ہے کہ بینزواک الیسڈ آنچ سے اڑ جانے والی چیز ہے۔ اس لئے اس نقطۂ نگاہ سے بھی شلاجیت کو آگ پر پکانا ٹھیک نہیں ہے۔ آگ پر پکائی ہوئی شلاجیت سے بینزواک الیسڈ خارج ہوجاتا ہے۔ اور شلاجیت کافی غیر مؤثر ہوجاتی ہے۔ چنانچہ بیسیوں ایسے مریض ہمارے ملاحظہ میں آئے ہیں۔ جو شلاجیت کے فوائد سے بدظن ہو چکے تھے۔ اور اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ وہ ایسے کارخانوں کی شلاجیت استعمال کرتے رہے تھے۔ جہاں اس کو آگ کی مدد سے نشدھ یعنی مصفے کیا جاتا ہے۔ لیکن بعد ازاں جب ہم نے اپنے ہاں کی تیار کردہ خالص شدھ سورج تاپی شلاجیت استعمال کرائی تو انہیں حیرت انگیز فائدہ ہوا۔ اور جس سے وہ اس کے بیش قیمت فوائد کے قائل ہو گئے۔ اس لئے ہمیشہ سورج تاپی شلاجیت استعمال کرنی چاہیئے۔

خالص شلاجیت کی برآمدگی

شلاجیت کے پتھروں میں سے مختلف مقدار کی شلاجیت کی برآمدگی ہوتی ہے۔ چنانچہ تجربہ میں آیا ہے کہ عمدہ قسم کے شلاجیت کے پتھر سے تخمیناً چہارم حصہ شدھ شلاجیت حاصل ہو جاتی

Qureshi

ہے۔ لیکن جو شلاجیت کے پتھر معمولی قسم کے ہوتے ہیں۔ ان سے بہت کم خالص شلاجیت برآمد ہوتی ہے۔ یعنی پانچویں چھٹے حصے سے لے کر دسویں بارھویں حصے تک۔

شلاجیت کے متعلق ٹھگی

آج کل کے زمانے میں ٹھگی کا بازار خوب گرم ہے۔ پبلک کی آنکھوں میں پوری طرح سے دھول ڈالی جا رہی ہے۔ پہلے تو صرف خوردنی اشیاء میں ملاوٹ شروع ہوئی لیکن اب یہ مرض اس قدر عالمگیر ہو گیا ہے، کہ ادویہ بھی اس کی زد سے محفوظ نہیں ہیں۔ کھریا، سنگجراحت اور گودنتی ہڑتال کی ٹکیاں سر بازار کونین کی گولیوں کے نام سے فروخت ہو رہی ہیں۔ فرضی ٹنکچر آئیوڈین شیشیوں میں پیک کر کے دھڑا دھڑ فروخت کی جا رہی ہے۔ گندم کا نشاستہ "ست گلو خانہ ساز" کے نام پر فروخت ہو رہا ہے۔ تمباکو، خون خرگوش اور کوئلہ وغیرہ کا کوئی لایعنی مرکب خوشبوؤں سے معطر کر کے "خالص ترین کستوری نیپالی" کے نام پر فروخت کیا جا رہا ہے مختلف قسم کے پھولوں کا زیرہ رنگ کر اور مختلف خوشبوؤں سے لبریز کر کے بازار میں "خالص ترین زعفران کشمیری" کے نام سے دیا جا رہا ہے "اصلی موتیوں" کے نام پر لوٹ مچ رہی ہے اس کا تو خدا ہی حافظ۔ قلمی شورہ کو پانی میں گھول کر قدرے روغن پودینہ ملا کر اور اس کے کرسٹل (قلمیں) بنا کر "خالص ست پیپرمنٹ" تیار کیا جا رہا ہے۔ یہی حال شلاجیت کی ٹھگی کا ہے۔ بیسیوں قسم کی کالی کلوٹی چیزوں کو بول گاڈ میں حل کر کے ایک اوٹ پٹانگ سیاہ فام مرکب تیار کر کے "خالص ترین شدھ شلاجیت آفتابی" کے نام سے پبلک کے گلے منڈھا جا رہا ہے المورہ اور گڑھوال ضلع کے آدمیوں نے تو نقلی شلاجیت بیچنے کا ٹھیکہ ہی لے رکھا ہے۔ یہ لوگ نقلی شلاجیت لے کر کلکتہ، بمبئی، مدراس۔ اور پشاور تک بیچتے ہیں۔ اس ہنر کے یہ خاص استاد ہیں، ناظرین کی معلومات اور تفریح طبع کی غرض سے ان کا وہ پوشیدہ راز بھی میں ذیل میں درج کئے دیتا ہوں۔

نقلی شلاجیت تیار کرنے کا خاص طریقہ

المورہ اور گڑھوال کے علاقہ میں بالچھ نائیک نام کا ایک عام درخت ہوتا ہے۔ یہ لوگ اس درخت کی گوند اکٹھی کر لیتے ہیں۔ جو سیاہی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کو بول گاڈ میں گھول کر

Oureshi

آگ پر پکاتے ہیں۔ جب کہ اس کا قوام غلیظ ہو جاتا ہے، تو سیاہ مٹی ملاکر ٹکیاں بنا لیتے ہیں، یا یونہی ڈلیوں میں بھر لیتے ہیں۔ جو سیاہ مٹی شلاجیت میں ملائی جاتی ہے وہ سہاگہ کی کانوں سے نکلتی ہے اور سہاگہ کی کانیں الموڑہ اور گڑھوال کے نزدیک بہت سی ملتی ہیں۔ اس لئے ان لوگوں کو یہ مٹی باآسانی دستیاب ہو جاتی ہے۔

اس نقلی شلاجیت کا مزہ پھیکا ہوتا ہے، اور اس میں چپچپاہٹ ہوتی ہے۔ نیز اس سے بول گاؤ کی بو آتی ہے۔ لیکن تجربہ کار لوگ اس بو اور خالص شلاجیت کی بو میں فرق معلوم کر لیتے ہیں۔ اس لئے زیادہ چالاک اور ہوشیار لوگ مذکورہ مرکب میں خالص شلاجیت بھی آمیز کر دیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی اس میں گوند کا ذائقہ ضرور قدرے معلوم ہوتا ہے، اور گوند کا لیس دار مادہ بھی ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

بانجھ درخت کے گوند کے خاص وصف

اس گوند میں سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ اس کو جب پانی میں ڈالا جائے۔ تو یہ سرخی مائل رنگ کی دھاریاں چھوڑ کر گھلنے لگتا ہے، اور یہ دھاریاں تمام پانی میں پھیل جاتی ہیں، چونکہ عام لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ اصلی شلاجیت کو اگر پانی میں ڈالا جائے تو وہ سرخی مائل دھاریاں چھوڑتی ہے، اسلئے اس گوند سے تیار شدہ نقلی شلاجیت کو بھی لوگ اصلی سمجھ لیتے ہیں، حالانکہ خالص شلاجیت کی یہ کوئی خاص پہچان نہیں ہے، بلکہ زیادہ علاقوں کی شلاجیت تو بغیر دھاریاں چھوڑے ہی گھلتی ہے۔ البتہ الموڑہ و بدری نرائن کے علاقہ کی شلاجیت ضرور قدرے دھاریاں چھوڑتی ہوئی گھلتی ہے۔ اور دیگر علاقوں کی شلاجیت پانی میں ڈالنے سے آہستہ آہستہ سرخی مائل اور حنائی رنگ دیکر گھلنے لگتی ہے، اور جب یہ گھلتی ہے تو سرخی مائل وحنائی رنگ بادلوں کی صورت میں تمام پانی میں پھیلتا ہوا دکھائی دیتا ہے، اس گوند میں دوسرا خاص وصف یہ ہے

ف چکردت اور رس کام دھینو میں بھی لکھا ہے کہ جس شلاجیت کو تنکے کے اگلے حصہ پر لگا کر پانی میں ڈالا جائے اور وہ دھاریوں کی صورت میں گھل کر نیچے کی طرف چلی جائے۔ تو وہی سب سے عمدہ شلاجیت ہوتی ہے ؎

Qureshi

کہ اگراس کو آگ پر ڈالا جائے ۔ تو بغیر دھواں دیئے ہی پھُول کر بہ شکل لنگ یعنی عضو تناسل ہو جاتا ہے ، اور کیونکہ خالص شلاجیت کی بھی یہ ایک پہچان ہے ، اس لئے اس گوند سے تیار کردہ بناوٹی شلاجیت کو بھی لوگ اصلی تصور کر بیٹھتے ہیں ، علاوہ ازیں اس میں تیسرا وصف یہ ہے کہ یہ گوند مقوی بدن ہے ، منی کے قوام کو غلیظ کرتا ہے ۔ پرانے سے پرانے کمر درد کو نافع ہے ۔ غرضیکہ یہ گوند کئی اعلےٰ اوصاف کا مالک ہے ۔ جس کی وجہ سے جب اس سے تیار کردہ نقلی شلاجیت بھی استعمال کی جاتی ہے ۔ تو اس کے اعلےٰ اوصاف کی وجہ سے مریض کو کئی فوائد ظہور پذیر ہوتے ہیں ۔ اور اس طرح سے اس نقلی شلاجیت کا استعمال کنندہ اس کے فوائد کا قائل ہو جاتا ہے ۔ جس سے آئے دن اس نقلی شلاجیت کی تجارت بڑھ رہی ہے ۔

نقلی شلاجیت تیار کرنے کا ایک دیگر آسان ترین طریقہ

تقریباً دو سال کا عرصہ ہوا کہ ہمارےؔ[1] ہاں شلاجیت فروخت کرنے والا ایک گروہ آیا ۔ انہوں نے ہمارے علاقہ میں گھُوم گھُوم کر خوب شلاجیت فروخت کی ۔ کئی لوگوں نے شلاجیت خرید کر کے مجھے دکھائی ۔ تاکہ میں ان کو بتاؤں کہ کیا ان کی خرید کردہ شلاجیت اصلی ہے یا نہیں ؟ اس شلاجیت کو دیکھ کر مجھے بیساختہ ہنسی آتی تھی ۔ کہ کیا ہی عمدگی سے یہ لوگ اُلو بنائے جا رہے ہیں ، اتفاق سے اس گروہ کا ایک آدمی درد گردہ میں مبتلا ہو گیا ۔ مجھے وہ علاج کیلئے اپنی جھونپڑیوں میں لے گئے ۔ میں نے جا کر بیمار کا ملاحظہ کیا ، اور حالات کے بموجب اس کو دوا دی ۔ اس دوران میں مَیں نے کیا دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت ایک آہنی کڑاہی میں نرم وسیاہ اور ادنیٰ درجہ کے گڑ کو پکانے لگی ، جب تھوڑی دیر ہوئی تو ایک سیال چیز بھی آمیز کر دی ، اور ہلاتی رہی ۔ اب اس میں سے بول گاؤ کی صاف بُو آنے لگی ۔ تو اسی وقت فوراً مجھے یہ سوجھا کہ یہ شلاجیت تیار ہو رہی ہے اور جب دوکان پر واپس آکر اُن کی فروخت کی ہوئی شلاجیت کو بغور ملاحظہ کیا تو یقین ہو گیا کہ واقعی بول گاؤ میں پگھلا کر جلایا ہوا گڑ ہی ہے ۔

---

[1] یہ ۱۹۳۶ء کا واقعہ ہے ۔ جب ہم حضرو ضلع اٹک میں مطب کرتے تھے ۔ ملک کی تقسیم کی وجہ سے یہ علاقہ اب پاکستان میں آگیا ہے ۔

Qureshi

غرضیکہ اس طرح کی کئی کالی کلوٹی چیزیں شلاجیت کے نام پر فروخت ہو رہی ہیں۔

حکومت کی بے پروائی

بطور نمونہ مُشتے از خروارے صرف چند نقلی ادویہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ورنہ تو بیشمار نقلی ادویہ دھڑا دھڑ فروخت ہو رہی ہیں اور ان شریف دوا فروش ڈاکوؤں کو کوئی پوچھنے والا نہیں کہ بھلا تم دن دہاڑے پبلک کے روپیہ، صحت اور فن کے وقار پر کیوں ڈاکہ ڈال رہے ہو؟ بھوک کا مارا ہوا کوئی غریب آدمی صرف پیٹ کی آگ کو بجھانے کی خاطر اگر ایک دو آنہ کی کوئی کھانے کی چیز کسی کی اٹھالے تو اس کی شامت آجاتی ہے۔ مالک اس کی الگ مرمت کرتا ہے ہمارے لال پگڑی والے محافظ اس کی الگ خاطر تواضع کرتے ہیں یہی نہیں اکثر دفعہ جیل خانہ کی بھی سیر کرنی پڑتی ہے لیکن مذکورہ بالا قسم کے یہ شریف لٹیرے سربازار ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ اور بے علمی کی وجہ سے نہ تو خریدار اس سے باز پرس کرتا ہے کہ یہ کیا اندھیر کر رہے ہو۔ نہ حکومت کا کوئی قانون ان کے لئے حرکت میں آتا ہے۔ غرضیکہ ان بھلے مانسوں کو کوئی اتنا بھی نہیں پوچھتا کہ تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ مزے سے بغیر کسی خوف وخطر کے ہر روز سینکڑوں روپیوں کا ڈاکہ ڈال کر عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں، نا معلوم اس میں کیا راز ہے! اگر یہی حالت رہی تو ہماری طبوں کا خدا ہی حافظ ہے۔

خالص شلاجیت کی شناخت

آیورویدک شاستروں کے مصنفین نے اپنے اپنے تجربہ کی بنا پر عمدہ شلاجیت کی مختلف علامات تحریر کی ہیں، کیونکہ ان علامات سے اصلی و نقلی شلاجیت کے پہچاننے میں بھی کافی مدد ملتی ہے۔ اس لئے ان کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) سُشرت سنگھتا میں لکھا ہے کہ عمدہ شلاجیت برنگ سیاہ بھاری اور چکنی ہوتی ہے اس میں ریت و مٹی کی ملاوٹ نہیں ہوتی۔ اور اس سے بول گاؤ کی بُو آتی ہے۔

(۲) واگ بھٹ میں لکھا ہے کہ جو شلاجیت گئو موتر کی سی بُو والی۔ سیاہ، دیکھنے میں گوگل سی، ریت و مٹی سے خالی۔ نرم اور بھاری ہو وہی اچھی سمجھنی چاہیئے۔

(۳) رتن سمچیہ میں لکھا ہے۔ کہ جو شلاجیت آگ پر ڈالنے سے پھول کر بمشکل لنگ

Qureshi

(عضو تناسل) ہو جائے۔ دھواں نہ دے اور پانی میں ڈالنے سے فوراً گھل جائے۔ وہ عمدہ ہوتی ہے۔

(۴) چکردت میں لکھا ہے کہ جو شلاجیت آگ میں ڈالنے پر بغیر دھواں دیئے جل جائے اور جس جلی ہوئی شلاجیت کا رنگ آہنی میل کی مانند ہو جائے۔ نیز جس شلاجیت کو تنکے کے اگلے حصہ میں لگا کر پانی میں ڈالا جائے اور وہ دھاریاں چھوڑ کر نیچے کی طرف چلی جائے تو وہ عمدہ شلاجیت ہوتی ہے۔

اہم نتائج

(۱) خالص شلاجیت کی بو بول گاؤ کی مانند ہوتی ہے۔

(۲) شلاجیت کو دہکتے ہوئے کوئلوں پر ڈالیں، اگر اصلی شلاجیت ہو گی تو گوند کی مانند پکتی (پھڈ پھڈاتی) ہوئی بشکل لنگ یعنی عضو تناسل اوپر کو اٹھیگی۔

(۳) شلاجیت کو بغیر دھوئیں والے دہکتے کوئلوں پر ڈالیں، اگر دھواں[۱] نہ دے تو اصلی ہے۔

[۱] شاستروں کی بتلائی ہوئی مذکورہ بالا پہچان کی وجہ ہی سے عام وئید و حکماء وغیرہ میں یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ اصلی شلاجیت جلانے پر بالکل دھواں نہیں دیتی۔ حالانکہ یہ پہچان تمام علاقہ جات کی شلاجیت پر حاوی نہیں ہوتی۔ چنانچہ علاقہ کشمیر اور تبتی دبھوٹ کے علاقہ کی خالص ترین شلاجیت بھی دھواں دیتی ہے۔ لیکن تبت و بھوٹان کے علاقہ کی شلاجیت دھواں نہیں دیتی۔ جسے اس امر میں شک ہو بے شک آزمائش کر کے اپنا اطمینان کر لے۔ اور شدھ کی ہوئی شلاجیت تو خواہ کسی علاقہ کی ہو۔ دھواں دیتی ہے۔ کیونکہ شدھ شلاجیت میں بھنگرہ اور ترپھلہ وغیرہ کے نباتی مادے ملے ہوتے ہیں۔ جس سے ایسی شلاجیت ضرور دھواں دیتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کشمیر وغیرہ علاقہ کی زیادہ دھواں دیتی ہے۔ اور تبت و بھوٹان کے علاقہ کی کم اور یہ امر ہونا لازمی بھی ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا پہچان ہمارے نزدیک رتی بھر بھی وقعت نہیں رکھتی۔ یہی نہیں بلکہ جنہوں نے بھی کبھی شلاجیت خود اپنے ہاتھوں صاف کی ہے۔ وہ ہماری اس رائے سے سو فی صدی متفق ہوں گے۔

Oureshi

(۴) اصلی شلاجیت پانی میں گھولنے سے تمام کی تمام گھل جائیگی اور تہ نشین بالکل نہ ہوگی۔
(۵) ذرا سی شلاجیت ایک تنکے کی نوک میں لگا کر پانی کے بھرے ہوئے گلاس وغیرہ میں چھوڑ دیں۔ لیکن خیال رہے کہ پانی ٹھہرا ہوا ہو۔ اگر وہ تار چھوڑ کر تہہ نشین ہو جائے تو اصلی شلاجیت ہے ورنہ نقلی۔

کچھ اور بھی

اصلی شلاجیت کی پہچان کے لیے کچھ دیگر کسوٹیاں بھی ذیل میں ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔
(۱) کھولتے پانی کے کسی برتن میں شلاجیت ڈال دیں۔ اصلی شلاجیت تمام کی تمام گھل جائیگی اور بالکل تہہ نشین نہ ہوگی۔ لیکن نقلی شلاجیت میں ایسا نہیں ہوتا۔
(۲) ذائقہ سے اصلی شلاجیت کو پہچاننے میں نہایت آسانی رہتی ہے چنانچہ اصلی شلاجیت کو اگر زبان پر رکھا جائے تو اس کا مزا کسی قدر شیرینی لئے تلخ ہوتا ہے اور ایک دفعہ جو خالص شلاجیت کو زبان سے چکھ لیتا ہے وہ پھر اسکے ذائقہ کو نہ تو با آسانی بھول سکتا ہے۔ اور نہ دھوکا کھا سکتا ہے
(۳) اصلی شلاجیت کے ڈلے ہوتے ہیں اگر بہت خشک ہو تو چٹخ دار ٹوٹتی ہے اگر قدرے گیلی ہو تو ملائمت لئے ہوئے بڑھ جاتی ہے۔ نقلی شلاجیت مشکل سے ٹوٹتی ہے علاوہ ازیں اس میں لیس ہوتی ہے۔ دیگر جس میں زیادہ مٹی ہو وہ مٹی کی مانند ہی ٹوٹتی ہے۔

کیمیائی تجزیہ

شلاجیت ظاہری شکل وصورت میں نباتی فضلہ کا ایک ٹھوس مرکب نظر آتا ہے۔ جو سیاہی

لہ یہ پہچان بھی کوئی خاص ٹھیک نہیں ہے۔ اس پر ہم پہلے روشنی ڈال چکے ہیں۔

ایک خاص بات

اگرچہ خالص شلاجیت کیلئے مذکورہ بالا دونوں پہچانیں کوئی خاص وقعت نہیں رکھتیں لیکن یہاں ایک امر واضح کر دینا نہایت ضروری ہے۔ کہ جس خالص شلاجیت میں یہ دونوں علامتیں ہوں۔ وہ شلاجیت واقعی نہایت عمدہ ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے تبت و بھوٹان کی شلاجیت کشمیر وغیرہ کی شلاجیت سے بہتر سمجھی جاتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ان علاقہ جات کی شلاجیت میں مذکورہ بالا علامات نہیں ملتیں۔ اس لئے ان علاقہ جات کی خالص ترین شلاجیت بھی نقلی قرار دے دی جائے۔ بلکہ مختلف زمین وغیرہ کی وجہ سے ہی یہ صرف فرق ہے۔

Qureshi

مائل سرخ۔ گوندار سانچہ کی طرح ہوتا ہے اور جس میں نباتی ریشے بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں ریت اور خاکی مادہ سے ترکیب یافتہ ہوتا ہے۔ شلاجیت کی گوندار چیز پانی میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور نتھارنے کے بعد خاکی مادہ۔ نباتی ریشے اور چند سیاہ بٹن کی شکل گول ٹکڑے جن کا قطر $\frac{1}{8}$ انچ ہوتا ہے۔ اور جو مٹر کے دانوں کے مشابہ ہوتے ہیں باقی رہ جاتے ہیں۔ اب اس نتھرے ہوئے محلول کو ایک موٹے کپڑے یا فلالین کے ٹکڑے میں سے چھان کر نہ گھلنے والے حصہ کو علیحدہ کر لیں۔ اب اس چھانے ہوئے محلول کو تمازت آفتاب میں رکھ چھوڑنے سے اس کے اوپر بالائی کی طرح کی ایک چیز جم جاتی ہے۔ شدھ (مصفےٰ) شلاجیت اشدھ (غیر مصفےٰ) شلاجیت کے نتھار اور چھان کر گاڑھے کئے ہوئے محلول کی مانند ہوتی ہے۔ اشدھ اور شدھ دونوں قسم کی شلاجیت سے ایک خاص قسم کے پیشاب کی سی بو آتی ہے۔ تیز یہ ذائقہ میں معمولی تلخ۔ نمکین قدرے تیز اور کسیلی ہوتی ہے۔ شدھ شلاجیت پانی میں تقریباً تمام حل ہو جاتی ہے۔ اور اس کی کیفیت (ری ایکشن) ترش ہے۔

ہوپر صاحب سب سے پہلے سائنسدان تھے کہ جنہوں نے شلاجیت کا کیمیائی تجزیہ کیا اور ان کے کئے ہوئے کیمیائی تجزیہ کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

پانی	۸٫۸۵
نباتی فضلہ	۵۶٫۲۰
جماداتی مادہ	۳۴٫۹۵
نائٹروجن	۱٫۰۳
چونا	۷٫۸۰
پوٹاش	۹٫۰۷
فاسفورک ایسڈ	۰٫۱۶
سلیکا	۱٫۳۵

شلاجیت کے نباتی فضلہ پر سپرٹ ڈالنے سے بھورے رنگ کی موم کی طرح کی ایک چیز سی بن گئی جو گرم کرنے سے پگھل گئی۔ اور دھواں دار شعلہ کے ساتھ جل گئی۔ اس میں شلاجیت کی مخصوص بدبو تو بدستور رہی۔ لیکن کوئی نمایاں ذائقہ نہ تھا۔ یہ کیفیت میں معتدل (نیوٹرل) تھی یعنی نہ کھاری تھی اور نہ تیزابی۔ جب اسے سپرٹ کے محلول سے احتیاط [illegible] گیا تو اس نے

Qureshi

کرسٹل کی صورت (قلمدار ساخت) اختیار نہ کی۔ کیمیائی امتحانوں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ شلاجیت میں رالدار ماہیت کے جماداتی ہائیڈرو کاربن کے اجزا بھی موجود ہیں نباتی فضلہ کی سیاہی مائل بھوری چیز میں ہیومک ایسڈ کی خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔ کیمیائی نقطہ نگاہ سے شلاجیت میں کچھ قیمتی کھاد کی خاصیتیں ہونی چاہئیں۔

سفید شلاجیت

سفید شلاجیت سیاہ قسم کی شلاجیت سے زیادہ پرتاثیر خیال کیجاتی ہے۔ اس کے ایک نمونہ کا کا بھی اس محقق (ہوبر صاحب) نے کیمیائی امتحان کیا تھا۔ یہ بالائی کی طرح سفید رنگ کا قلمدار مرکب تھا۔ جسکی بُو نہائت ناگوار تھی۔ بظاہر یہ حیوانی مادہ کا مرکب معلوم ہوتی تھی لیکن جب اسے چونے کے پانی کے ساتھ ملایا گیا تو اس سے ایمونیا گیس نکلنے لگی۔ ہائپو برومائٹ آف سوڈیم ..... کے ملانے سے جو نائٹروجن خارج ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ یہ ۶۴ فی صدی خالص یوریا (UREA) ہے۔ یہ غیر مصفےٰ یوریا یا بخارات کیا ہوا یوریا بشکل ٹھوس نظر آتا تھا۔

عام شلاجیت یعنی سیاہ شلاجیت کا کیمیائی تجزیہ نہائت احتیاط سے میں نے (کرنل آر این چوپڑا صاحب) اور میرے ساتھی دیگر محققوں نے کیا۔ اس میں الکلائیڈ (کھاری جوہرہ موثرہ) کی قسم کا کوئی مرکب شامل نہیں ہے۔

مندرجہ ذیل نقشہ خشک ستوں کی فیصدی کو واضح کرتا ہے۔ جو محلول کو کشید کرنے کے بعد باقی رہے

محلل	غیر مصفےٰ شلاجیت (مقدار جو فیصدی حل ہوئی)	مصفےٰ شلاجیت (مقدار جو فیصدی حل ہوئی)
کلوروفارم	۲٫۱۵ فی صدی	۵٫۸۸ فیصدی (قلمدار)
ایتھل ایسی ٹیٹ	۱٫۱۲ ؍؍ ؍؍	۱٫۳۷ ؍؍ ؍؍
الکوحل (۸۰ فیصدی کی)	۲۹٫۲۵ ؍؍ (قلمدار)	۳۰٫۸۱ ؍؍ ؍؍
پانی	۲۲٫۲۶ ؍؍	۳۸٫۳۲ ؍؍

دونوں قسم کے الکوحل کے ست کچھ دنوں کے بعد قلمدار صورت اختیار کر گئے اور ان میں بنزوائک ایسڈ کی موجودگی* پائی گئی۔ قلمدار ڈلیاں خوردبین لگا کر دیکھنے سے کیلسیم بنزوئیٹ

* معلوم ہوتی تھی۔ ان کو آگ دینے کے بعد جو خاکستر (راکھ) باقی رہی اس میں بہت زیادہ چونے کی مقدار کی موجودگی

Qureshi

کی قلمدار ڈلیوں کی مانند دکھائی دیتی تھیں۔ ایتھل ایسی ٹیٹ کا ست قلمدار صورت میں تھا۔ اس میں ایک ایسی چیز شامل تھی جو الکوحل میں گھل جاتی تھی۔ اور گرم پانی میں تدریے گھلتی تھی لیکن ایتھر اور کلوروفارم میں بالکل نہیں گھلتی تھی۔ قلمدار ڈلیوں کا درجہ پگھلا ۱۸۷ درجہ سنٹی گریڈ تھا۔ اور جب بعد کے کیمیائی امتحان کے تجزیہ سے ان کی پہچان کی گئی۔ تو وہ قلمدار ڈلیاں ہپ پیورک ایسڈ کی پائی گئیں۔

کیمیائی تجزیہ کے امتحان سے معلوم ہوا کہ شلاجیت مندرذیل نباتی ادویہ سے مرکب ہے۔

	غیر مصفیٰ شلاجیت مقدار فی صدی	مصفیٰ شلاجیت مقدار فیصدی
نمی	۱۲٫۵۴	۲۹٫۰۳
بنزوک ایسڈ	۶٫۸۲	۸٫۵۸
ہپ پیورک ایسڈ	۵٫۵۳	۶٫۱۳
روغنی ایسڈ	۲٫۰۱	۱٫۳۶
رال اور مومی مادہ	۲٫۲۸	۲٫۴۴
گوندیں	۱۵٫۵۹	۱۷٫۳۲
ایلبیومی نائٹرز	۱۹٫۶۱	۱۶٫۲۲
نباتی مادہ۔ ریت وغیرہ	۲۸٫۵۲	۲٫۱۵

نمی اس طرح سے دریافت کی گئی کہ شلاجیت کو ایک بھاپ کے چولھے میں جس کا درجہ حرارت ۹۰ درجہ سنٹی گریڈ سے زیادہ نہ تھا خشک کی گئی۔ ایلبیومی نائٹرز کا اس طرح سے اندازہ لگایا گیا کہ موجودہ ہپ پیورک ایسڈ میں جو نائٹروجن موجود تھی۔ اس کی مقدار دریافت کی گئی۔ بعد ازاں تمام نائٹروجن سے یہ مقدار منہا کر دی گئی۔

جماداتی اجزاء

شلاجیت کو معمولی سرخ آگ دینے سے جو راکھ یا خاکستر باقی رہ گئی۔ اس میں سے جو جماداتی اجزاء دریافت ہوئے وہ بھی ذیل کے نقشہ میں درج ہیں۔

Qureshi

	غیر مصفےٰ شلاجیت مقدار فی صدی	مصفےٰ شلاجیت مقدار فی صدی
نمی	۱۲٫۵۴	۲۹٫۰۳
گرم کرنے سے جو کمی واقع ہوئی	۶۴٫۵۸	۵۲٫۶۳
راکھ	۲۲٫۸۸	۱۸٫۳۴
سلیکا	۴٫۶۰	۲٫۶۹
لوہا	۰٫۵۱	۰٫۶۴
ایلومینا	۲٫۲۶	۲٫۶۱
چونا	۶٫۸۳	۴٫۸۲
میگنیشیا	۱٫۲۹	۱٫۲۰
پوٹاش	۴٫۶۰	۳٫۸۱
تیزآب گندھک	۰٫۶۴	۰٫۹۷
کلورائیڈ	۰٫۲۶	۰٫۵۷
فاسفورک ایسڈ	۰٫۲۸	۰٫۲۴
نائٹروجن	۳٫۶۴	۳٫۳۶

مندرجہ بالا نتائج کا آپس میں مقابلہ کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مصفیٰ اور غیر مصفیٰ شلاجیت میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ غیر مصفیٰ شلاجیت کو پانی میں حل کرنے سے تقریباً ۳۰ فی صدی تلچھٹ باقی رہتی ہے۔ لیکن مصفیٰ شلاجیت کی حالت میں صرف ½ فیصدی تلچھٹ رہتی ہے۔ اس سے کوئی فرض کرسکتا ہے کہ مصفیٰ شلاجیت میں غیر مصفیٰ شلاجیت کی نسبت زیادہ ست موجود ہوتے ہیں لیکن یہ صورت حال اس طرح نہیں ہے۔ مصفیٰ شلاجیت میں نمی کی مقدار فی صدی زیادہ پائی جاتی ہے تو اس کے وزن کے مقابل میں غیر مصفےٰ شلاجیت میں غیر تحلیل پذیر مادہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ ان دونوں قسموں (مصفےٰ و غیر مصفےٰ شلاجیت) میں فرق یہ ہے، کہ مصفےٰ شلاجیت کے کلوروفارم اور ایتھل ایسی ٹیٹ میں ست تیار کرنے سے بنزواک ایسڈ اور ہیپ پیورک ایسڈ کی بلور نما قلمیں تہہ نشین ہو جاتی ہیں۔ لیکن غیر مصفےٰ سلاجیت سے اس طرح کے ست تیار کرنے سے ایسا نہیں ہوتا۔ اس لیئے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصفےٰ شلاجیت

Qureshi

میں بینزواک ایسڈ اور ہپ پیورک ایسڈ کی ایک مقدار آزاد رہتی ہے، غالباً غیر مصفّٰے شلاجیت کے بینزواکِ ایسڈ اور ہپ پیورکِ ایسڈ کے نمکیات مصفّٰے کرنے کی ترکیب کے دوران میں تحلیل ہو جاتے ہیں۔

(انڈی جنس ڈرگز آف انڈیا)

افعال و خواص

(۱) سنسکرت سنگھتا میں تحریر ہے کہ شلاجیت پرمیہہ (جریان وغیرہ) جذام، مرگی، جنون فیل پا، زہر، دق، سوجن (آماس) بواسیر، گولا، کمیٔ خون اور ملیریا بخار کو چند دن کے استعمال کے بعد ہی رفع دفع کر دیتی ہے، اور کوئی بھی مرض نہیں جسے شلاجیت دور نہ کر سکے۔ دیرینہ مرض ذیابیطس اور پتھری کو نیست و نابود کر دیتی ہے۔

(۲) چرک سنگھتا میں لکھا ہے کہ یہ ترشی و کسیلے پن سے مبّرا ہے۔ وِپاک میں کڑوی، نہ بہت گرم اور نہ بہت ٹھنڈی ہوتی ہے، ٹھیک طور پر استعمال کی ہوئی شلاجیت رسائن ہوتی ہے۔ باہ کو طاقت دیتی اور جملہ امراض کو دور کرتی ہے۔ اگر اس کو وات، پت اور کف کو دور کرنے والی ادویہ کی بھاونا دے لی جائے، تو اعلیٰ درجہ کا دیریہ پیدا کرتی ہے۔ عمر دراز کرتی ہے۔ راحت بخشتی ہے۔ بڑھاپا دور کرتی اور امراض کو رفع کرتی ہے۔ جسم کو مضبوط بناتی ہے، عقل و حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ طاقت بخشتی ہے، رسائن کیلئے لوہے کی شلاجیت ہی سب سے اچھی رہتی ہے، سونے کی شلاجیت وات اور پت کی خرابی کو دور کرتی ہے۔ چاندی کی شلاجیت کف پت کی خرابی کے لیے نافع ہے۔ تانبے کی شلاجیت امراض کف کے لیے مفید ہے اور لوہے کی شلاجیت تینوں خلطوں کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے۔ بعد ازاں یہاں تک لکھا ہے کہ دنیا میں ایسا کوئی قابل علاج مرض نہیں ہے۔ جسے شلاجیت دور نہ کر سکے۔ موسم کے مطابق، مناسب بدرقہ کے ہمراہ حسب ترکیب استعمال کی ہوئی شلاجیت تندرست شخص کو بھی نہایت درجہ طاقت اور تیج بخشتی ہے۔

(۳) واگ بھٹ میں درج ہے کہ دنیا میں قابل علاج کوئی ایسا مرض نہیں جسے شلاجیت بہت جلد مغلوب نہ کر سکتی ہو۔ اس کا ٹھیک میں حسب ترکیب استعمال کرنے سے مریض نہایت طاقتور ہو جاتا ہے۔

Qureshi

(۴) **بھاؤ پرکاش** میں لکھا ہے کہ شلاجیت چرپری۔ کڑوی۔ گرم۔ دپاک (ہضم کے وقت) میں چرپری۔ رسائن اور یوگ واہی ہے خلطوں کو نکالنے والی۔ بلغم۔ چربی۔ پتھری۔ ذیابیطس تنگیٔ پیشاب۔ دق۔ دمہ۔ وات۔ بواسیر۔ کمیٔ خون۔ مرگی جنون۔ سوجن (آماس) جذام۔ امراض شکم اور کرمھائے امعاء کو نافع ہے۔

(۵) **رس رتن سمچیہ** میں تحریر ہے۔ کہ شلاجیت بخار۔ کمیٔ خون۔ آماس۔ پرمیہہ (جریان وغیرہ) اور کمیٔ ہاضمہ کو رفع کرتی ہے جسم میں بڑھی ہوئی چربی کو کاٹ کر نکال دیتی ہے۔ دق۔ پیٹ درد گولا۔ تلی۔ امراض شکم۔ درد دل اور تمام اقسام کے جلدی امراض کو دور کرتی ہے۔ جسم کو فولاد کی مانند مضبوط بناتی ہے۔ رس (ابرک سیاہ وغیرہ) اُپ رس (گندھک آملہ سار وغیرہ) رتن (موتی وغیرہ) اور تمام اقسام کی دھاتوں (سونا وغیرہ) کے جو اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔ وہ تمام اوصاف بڑھاپا اور موت کو جیتنے کی خاطر شلاجیت میں اکٹھے ہو کر رہتے ہیں۔

(۶) **رسیندر سار سنگرہ** میں لکھا ہے کہ شلاجیت کڑوی۔ چرپری اور ساتن ہے۔ دق۔ آماس۔ امراض شکم۔ بواسیر اور درد گردہ و مثانہ کو نافع ہے۔

مقدار خوراک

چرک سنگھتا اور واگ بھٹ میں اس کی مقدار خوراک چار تولہ۔ دو تولہ اور ایک تولہ بترتیب اعلیٰ

لہ آیورویدک شاستروں میں رسائن ادویہ ان ادویہ کو کہتے ہیں۔ جن کے باقاعدہ استعمال سے رس رکت (خون) مانس اور ویریہ وغیرہ دھاتو ترو تازہ ہو کر جسم مضبوط و توانا ہو جاتا ہے۔ آنکھ، کان ناک وغیرہ اندریوں کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ دل و دماغ اور جگر وغیرہ کو تقویت ملتی ہے۔ بڑھاپا دور ہو کر انسان از سر نو لطف جوانی سے سرفراز ہوتا ہے۔ جملہ امراض نیست و نابود ہو کر صحت کی دولت سے مالامال ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ رسائن ادویہ کے استعمال سے انسان عرصہ دراز تک نہایت صحتمند زندگی بسر کرتا ہے۔

لہ یوگ واہی ادویہ کہلاتی ہیں۔ جو یوگ کے ساتھ چلنے والی ہوں یا یوں سمجھ لیجئے۔ کہ جو دوا جس تاثیر کے انوپان (بدرقہ) کے ہمراہ استعمال کرائی جائے اسی انوپان کی تاثیر کے بموجب جسم انسانی پر اپنے اثرات پیدا کرے۔ وہ یوگ واہی دوا کہلاتی ہے یعنی یوگ واہی دوا اگر گرم انوپان کے ہمراہ دی جائے تو گرم اثر کرتی ہے۔ اور اگر سرد انوپان کے ہمراہ دی جائے تو سرد تاثیر جتلاتی ہے۔

Oureshi

متوسط اور ادنیٰ لکھی ہے۔ لیکن یہ اس زمانہ کی باتیں ہیں جب کہ ہندوستان حقیقی معنوں میں سونے کی چڑیا تھا۔ دودھ گھی کی یہاں ندیاں بہا کرتی تھیں کسی قسم کی خوراک کی کمی نہ تھی۔ لوگ قحط و فاقہ کشی کے نام سے ناآشنا تھے۔ اور انہی وجوہات سے وہ لوگ غیر معمولی طاقت رکھا کرتے تھے۔ اور اس قدر کثیر مقدار میں ان ادویہ کو بغیر کسی تکلیف کے ہضم کر جاتے ہیں۔ لیکن اب تو یہاں کا بابا آدم ہی نرالا ہے۔ ملک بالکل مفلس و نادار ہے۔ ہر کسی کو ہر وقت پیٹ کی فکر دامنگیر رہتی ہے ؎

شب چو عقد نماز می بندم ٭ چہ خورد بامداد فرزندم

پھر بھلا صحت وغیرہ کی طرف کون خیال کرے۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں کی صحت تباہ و برباد ہو چکی ہے۔ ہر ایک طبیبوں کا محتاج بنا ہوا ہے، ایسے زندہ در گور لوگ بھلا اس قدر کثیر مقدار ادویہ وغیرہ کو کیسے ہضم کر سکتے ہیں؟ چنانچہ اب یہ عام طور پر تین رتی سے چھ رتی تک استعمال ہوتی ہے لیکن ہم نے اسے بیسیوں مرتبہ روزانہ ڈیڑھ ماشہ تک استعمال کرایا ہے اور کبھی مضر ثابت نہیں ہوئی۔ لیکن اس قدر کثیر مقدار میں یکمشت شروع نہیں کرا دینی چاہیے۔ بلکہ اس کی مقدار خوراک بتدریج آہستہ آہستہ بڑھائی جانی چاہیے، حتیٰ کہ روزانہ ڈیڑھ دو ماشہ استعمال کرانے لگ جائیں۔

طریق استعمال

یہ بیرونی و اندرونی دونوں پر مستعمل ہے۔ چنانچہ جلدی امراض، موچ، چوٹ اور زخم وغیرہ پر طلاءً اور ذروراً استعمال ہوتی ہے، اندرونی طور پر عموماً بطور سفوف یا حبوب کے استعمال ہوتی ہے لیکن سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ گرم دودھ وغیرہ میں اس کا محلول تیار کر کے پلایا جائے یعنی ذدئین چمچے بھر گرم دودھ میں گھول کر پلا دینی چاہیے، اس طریق سے یہ جلد ترین ہضم اور تحلیل ہو کر اپنے خواص و اثرات ظاہر کر دیتی ہے۔ واضح رہے کہ اس کا محلول بوقت ضرورت تازہ تیار کرنا چاہیے۔ باسی محلول موزوں نہیں رہتا، نیز اس کا مطبوخ بالکل نہیں بنانا چاہیے۔ کیوں کہ اس کو گرم کرنے سے اس کے خواص و اثرات میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

کئی ڈاکٹر اس کو بذریعہ انجکشن (پچکاری) بھی استعمال کرتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر ونید ناتھ چرن رائے صاحب ایم۔ بی رقم طراز ہیں۔

"اس کے انجکشن کرنے سے کوئی سوجن نمودار نہیں ہوتی۔ بالکل معمولی درد ہوتا ہے۔ اور

آہستہ آہستہ جذب ہو جاتی ہے۔ سب سے پہلے میں نے ایک خرگوش کی جلد کے نیچے اس کی پچکاری کی تھی اور جب ایک ہفتہ کے بعد میں نے جلد کے اس حصہ کو چاقو سے چیر کر دیکھا، تو وہاں پر نہ کوئی سوجن کی علامت تھی، اور نہ وہاں کوئی دوا کا بقیہ حصہ موجود تھا۔ میں اس کا انجکشن صرف نروس (ذرا سی بات میں ملول و رنجیدہ ہو جانے والے) مریضوں پر استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں، اس کے بیس فی صدی محلول کا تحت الجلد انجکشن بڑی حفاظت سے کیا جا سکتا ہے۔"

(جرنل آف آیورویدا)

قابلِ یادداشت بات

چرک اور واگ بھٹ وغیرہ میں لکھا ہے، کہ کسی بھی رسائن یعنی شلاجیت، مکردھوج[1]، چیون پراش اولیہہ وغیرہ کے استعمال سے پیشتر جلاب وغیرہ کے ذریعہ سے جسم کو پاک و صاف کر لینا چاہیے، یعنی کہ جس طرح کسی کپڑے کو رنگنے سے پہلے اس کو دھو کر صاف کرنا نہایت ضروری ولازمی ہوتا ہے، ورنہ اس میلے کچیلے کپڑے پر رنگ اچھی طرح سے چڑھنے نہیں پاتا، لیکن اس صاف وستھرے کپڑے پر رنگ حسبِ منشاء چڑھ جاتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح سے اگر جلاب وغیرہ سے جسم صاف کر لیا جائے تو شلاجیت وغیرہ کا اثر جلدی اور حسبِ منشاء ہوتا ہے۔ لیکن اگر جسم صاف نہ ہو یعنی جلاب وغیرہ کے ذریعہ جسم کی غلاظت خارج نہ کر دی گئی ہو تو رسائن ادویہ کا فائدہ بالکل برائے نام ہوتا ہے اس لیے اس کے استعمال سے پیشتر جسم کی صفائی ضرور کر لینی چاہیے۔

شاستروں میں جسم کے مواد فاسدہ سے پاک و صاف کرنے کے لیے خاص اقسام کے عملیات کا ذکر لکھا ہے جن کو طب آیوروید کی اصطلاح میں پنچ کرم کہتے ہیں، پنچ کے معنی پانچ اور کرم کے معنی کام یعنی جن خاص پانچ عملیات کے ذریعہ انسانی جسم کو پاک و صاف کیا جاتا ہے جس کے بعد معمولی ادویہ سے بھی انسان منحوس و نامراد امراض کے چنگل سے بچ نکلتا ہے۔ ان کو پنچ کرم کہتے ہیں، وہ پنچ کرم یہ ہیں۔

---

[1] مکردھوج اور چیون پراش اولیہہ ہر دو آیوروید کی شہرہ آفاق و بیخطا ادویہ ہیں۔ آپ ان ادویہ کو استعمال کر کے اپنے مطب کو چار چاند لگا سکتے ہیں۔ اگر آپ ان ادویہ اور ایسی ہی دیگر بیسیوں بالکل نیز بہدف ادویہ کے متعلق پوری پوری واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو ہماری تصنیف کردہ کتاب "آیورویدک فارماکوپیا" کا مطالعہ فرمائیں۔

Oureshi

(۱) سینہہ کرم (سینہہ کے معنی چکنا اور کرم کے معنی کرنا پس جس طریق سے انسانی جسم کی مشین کو چکنا کیا جائے وہی سینہہ کرم ہے

(۲) سوید کرم (پسینہ نکالنا یعنی سٹیم باتھ)

(۳) ومن کرم (قے کرانا)

(۴) وریچن کرم (جلاب کرانا)

(۵) دستی کرم (عمل حقنہ یا انیما)

لیکن کیونکہ ان پر عمل کرنے کے لیے سخت محنت اور کافی وقت درکار ہوتا ہے اس لیے آج کل کے آرام پسند اور چٹ منگنی پٹ بیاہ کی ذہنیت کے لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس لیے کم از کم اس قدر ضرور کر لینا چاہیے، کہ ایک دو دن مونگ کی دال اور چاول کی کھچڑی میں گھی ملا کر کھلائیں تاکہ پیٹ ملائم و چکنا ہو جائے۔ بعد ازاں اچھا بھیدی[1] رس وغیرہ کوئی بھی عمدہ اور بے ضرر جلاب دے کر جسم کو مواد فاسد سے صاف کر کے بعد ازاں شلاجیت کا استعمال جاری کرانا چاہیے

پرہیز:۔ اس سے مکمل طور پر فیض یاب ہونے کے لیے اس کے دوران استعمال میں ذیل کی اشیاء سے قطعاً پرہیز رکھنا چاہیے۔

چرپری، گرم، ترش، نمکین اور خشک اشیاء نیز نیم بریاں یعنی تلی ہوئی اشیاء سے پرہیز رکھنا چاہیے، کوئی بھی غذا جو بدہضمی یا ترشی پیدا کرنے والی ہو استعمال میں نہیں لانی چاہیے۔ لکھا ہے کہ کلتھ، کبوتر اور فاختہ کا مانس شلاجیت کے مؤثر اثرات کو زائل کر دیتا ہے، شلاجیت سے پوری طرح سرفراز ہونا ہو تو کثرت جماع، تیز دھوپ اور تیز ہوا سے مطلقاً بچ کر رہنا چاہیے۔

غذا:۔ دودھ، گھی، مکھن، چاول، گیہوں، اور جو وغیرہ تمام پرورش دہ اور قوت بخش اشیاء نیز انگور، انار وغیرہ شیریں پھل، دالوں اور مانس کا شوربہ بخوبی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

شلاجیت کی تاثیرات عضویاتی

تاثیرات بیرونی۔ اس کا لیپ جلد پر لگانے سے مانع عفونت[2]، قاتل الجراثیم، مسکن اور دافع سوزش ہوتا

---

[1] اس نہایت مشہور و مجرب جلاب آور دوا کا نسخہ "درآیور ویدک فارما کوپیا" میں ملاحظہ فرمائیں۔

[2] مانع عفونت (اینٹی سیپٹک) وہ دوا وغیرہ ہے جو کہ عفونت یعنی جرمز کے عمل اور ان کی افزائش کو روکتی ہے، مگر جرمز کو ہلاک نہیں کرتی۔ جیسے بورک ایسڈ وغیرہ۔

Qureshi

ہے۔ کیونکہ شلاجیت میں ایک تیل پایا جاتا ہے کہ جو کشید کر لیا جائے۔ تو اکتھیول کہلاتا ہے۔ اس لیے اس کا مقامی اثر بہت کچھ اکتھیول ہی کی مانند ہے۔ اور ہم اس کی بجائے اسے خوش اسلوبی سے استعمال کر سکتے ہیں۔ مختلف جراثیمی جلدی امراض میں بھی ہم شلاجیت کو استعمال کر کے بہت فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس غرض کے لیے یہ عام مستعمل نہیں ہے کیونکہ عام لوگ اس کے دافع عفونت و قاتل الجراثیم فعل سے بالکل ناآشنا ہیں۔ موچ و ضرب میں بھی معقول مسکن اور دافع سوزش ہونے سے نہایت مفید اثر رکھتی ہے۔

جوشاندے اور لیموں و انناس وغیرہ جیسے پھلوں کے رس عرصہ تک شلاجیت کی آمیزش سے بگڑنے سے محفوظ رکھے جا سکتے ہیں گرم ممالک میں عموماً ۵ رتی فی چھٹانک کے حساب سے شلاجیت ملانی چاہیے اس میں نقص صرف یہ ہے کہ اس طریق کے بموجب محفوظ کی ہوئی چیزیں سے شلاجیت کی معمولی بو آتی ہے۔ سبز سبزیوں کے تازہ رس میں شلاجیت کو ملا کر ان کو بگڑنے سے محفوظ رکھنا بہت مشکل ہے۔

جب کسی جوشاندہ وغیرہ میں شلاجیت ملائی جاتی ہے۔ تو سب سے پہلے یہ اس میں حل ہو جاتی ہے لیکن کچھ وقت کے بعد اس کی سطح پر سیاہ بالائی کی تہہ کی صورت میں تیرنے لگتی ہے۔ شلاجیت کی یہ تہہ تعفن (سڑاند) پیدا کرنے والے جراثیم کا جوشاندہ وغیرہ پر اثر ہونے میں مانع ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ جوشاندہ وغیرہ عرصہ تک جوں کا توں پڑا رہتا ہے۔ اور خراب نہیں ہونے پاتا۔

تاثیرات اندرونی۔ جلد۔ جب یہ اندرونی طور پر استعمال کی جاتی ہے تو یہ خفیف پلسینہ لاتی ہے جلد کی گلٹیوں کو محرک کرتی ہے۔ اور جب دوا کا کچھ حصہ ان (مسامات جلدی) کے راستے خارج ہوتا ہے۔ اس وقت اس کا خفیف دافع عفونت اثر ہوتا ہے اس دافع عفونت اثر کی وجہ ہی سے یہ برقان کی کھجلی۔ جذام۔ چھاجن و دیگر جلدی امراض میں مفید اثر رکھتی ہے۔ اس کے استعمال کنندہ کے پسینہ سے بھی ہمیشہ اس کی مخصوص بو آتی ہے۔

چونکہ اس کے اثر سے شرائین پھیل جاتی ہیں۔ اور خون کی روانی بخوبی ہوتی ہے۔ اس لیے اس کا اندرونی استعمال سقطہ و ضربہ میں بھی نہایت مفید رہتا ہے کیونکہ وہاں کا جمع شدہ خون تحلیل ہو کر درد اور نشان رفع ہو جاتا ہے۔ پس اسی لیے یہ دوا بیرونی اور اندرونی چوٹوں کے واسطے بہت مفید اور مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

معدہ و امعاء۔ تلخ و چرپری ہونے کی وجہ سے رطوبات ہاضمہ کے اخراج کو تیز کرتی ہے۔ جس

Oureshi

سے بھوک بڑھ جاتی ہے۔ ہاضمہ عمدہ ہو جاتا ہے اور کھایا پیا جزو بدن بنتا ہے علاوہ بریں معدہ پر اس کا بلسینتھ کی مانند مُسکن اثر ہوتا ہے۔ جس سے یہ اکثر قے کے لئے مفید رہتی ہے۔ کیونکہ اس سے معدہ وامعاء کا تعفن دور ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس سے ریاح کی پیدائش میں خاصی کمی ہو جاتی ہے۔ اگرچہ یہ مسہل وملین نہیں ہے۔ لیکن مخرج صفرا ہونے کی وجہ سے قدرتی وطبعی قبض کشائی کے ہمرنگ ضرور ہے چنانچہ انہی وجوہات سے یہ دائمی قبض، پرانی بدہضمی اور بواسیر کے لیے نہایت فائدہ مند چیز ہے۔ علاوہ ازیں کرم امعاء کے مریضوں کے لیے بھی بہت مفید ہے خصوصاً جب بذریعہ مسہلات موجودہ کرموں کو خارج کر دیا جائے تو اس کا استعمال دوبارہ پیدائش کرم کی عادت کو دور کر دیتا ہے۔

جگر۔ معدہ وامعاء سے جب یہ دوا جذب ہو کر خون میں مل جاتی ہے اور دوسرے اعضاء میں جاتی ہے تو اس وقت جو جو اعضاء اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ ان میں سے جگر کو خصوصیت سے نہایت بلند درجہ حاصل ہے۔ چنانچہ یہ دوا جگر کے لئے عمدہ قوی محرک ہے اور اس سے صفرا کا ادرار تیز ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا اثر بہت کچھ جگر کے خلاصہ خشک کے استعمال کی مانند ہی ہوتا ہے۔ یہ صفرا کے قوام کو بھی رقیق کرتی ہے۔ اس واسطے صفراوی نالیوں کی وہ سوزش جو غلیظ صفرا کی غلاظت وغیرہ سے پیدا ہوتی ہے۔ غلیظ صفرا کے رقیق ہو کر خارج ہو جانے اور اس کے مانع عفونت اثر کی وجہ سے کم ہو جاتی ہے۔ جس سے صفرا کی نالیاں بھی صاف وکشادہ ہو جاتی ہیں، اور وہ پتھریاں جو جگر یا پتہ میں بن چکی ہوں۔ وہ منجمد صفرا کے رقیق ہونے اور صفرا کے بہاؤ کے زور سے آنت میں جا گرتی ہیں۔ غرضیکہ اس طرح سے یہ دوا حصات مراریہ (پتہ کی پتھری) اور حصات الکبد (جگر کی پتھری) کیلئے نہایت فائدہ مند ہے۔ اور اس کے استعمال سے دوبارہ پتھری پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ صفرا بخوبی خارج ہوتا رہتا ہے۔

یرقان۔ یہ مرض یرقان کے لیے نہایت زود اثر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یوں تو یرقان کا مرض کئی وجوہات سے ہوتا ہے۔ لیکن اکثر صفرا کی نالیوں کی سوزش اور ان کے بند ہو جانے سے ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسی صورت میں صفرا آنتوں میں گرنے نہیں پاتا۔ بلکہ پتہ میں جمع ہوتا رہتا ہے اور آہستہ آہستہ پتہ صفرا سے پُر ہو جاتا ہے۔ اور پھر پتہ سے صفرا دوبارہ خون میں جذب ہونے لگتا ہے اور اس طرح سے خون میں بکثرت جذب ہو کر باعث مرض بنتا ہے۔ چنانچہ پیشاب زرد رنگ کا آنے لگتا ہے۔ آنکھوں کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ اور جلد بھی خفیف زردی مائل ہو جاتی ہے۔ جلد میں خارش

Qureshi

ہونے لگتی ہے اور مریض یرقان اکثر بدن کو ہمیشہ کھجلاتا رہتا ہے ۔ مرارہ سے صفرا انتڑیوں میں نہ گرنے کی وجہ سے پاخانہ خشک اور سفید آتا ہے ۔ مگر شلاجیت کے استعمال سے یہ تمام کی تمام شکایات رفع دفع ہو جاتی ہیں ۔ کیونکہ اس کے استعمال سے پیشاب زیادہ مقدار میں آنے لگتا ہے ۔ اس لیے کافی زہریلا مادہ اس راستہ سے خارج ہو جاتا ہے ۔ علاوہ ازیں یہ صفراوی نالیوں کی سوزش کو کم کرتی ہے ۔ اسلئے سوزش کی وجہ سے جو نالیاں بند ہوں ۔ وہ کھل جاتی ہیں ۔ اور اگر کوئی نالی جگر یا پتہ کی پتھریوں سے بند ہو تو وہ پتھریاں بھی صفرا کے ادرار اور اس کے بہاؤ کے زور سے خارج ہو جاتی ہیں ۔ اس لیے اس دوا سے نالیوں کی یہ بندش بھی دور ہو جاتی ہے ۔ یعنی صفراوی نالیوں کا راستہ کھل جاتا ہے ۔ بالفرض اگر جگر یا پتہ کی پتھری[1] کی ایک طرف سے بھی ہو کر گزر جاتا ہے ۔ غرضیکہ صفرا کا بہاؤ ہر لحاظ سے بآسانی ہونے لگتا ہے ۔ کہ جس سے اب صفرا آنتوں میں گرنے لگتا ہے ۔ چنانچہ صفرا کے خارج نہ ہونے کی وجہ سے مرض یرقان میں جو قبض وغیرہ شکایات نمودار ہو جاتی ہیں وہ اب صفرا کے ادرار کے سبب دور ہونے لگتی ہیں ۔ کیونکہ یہ دافع تعفن دوا قدرے پسینہ لاکر بذریعہ مسامات جلدی خارج ہوتی ہے ۔ اسی لیے اس سے یرقان کی خارش بہت جلد کم ہو جاتی ہے ۔ بلکہ خارش کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہتا ۔ ہم نے صرف اس کے دس بارہ یوم کے استعمال ہی سے کئی یرقان کے مریضوں کی نہایت تکلیف دہ خارش دور ہوتے دیکھی ہے ۔

یوں تو مرض ذیابیطس کئی وجوہات سے پیدا ہوتا ہے ۔ لیکن ان میں سے ایک اہم وجہ یہ بھی ہے ۔ کہ جب کسی وجہ سے جگر کے فعل میں نقص یا فتور آجائے تو اس کا گلائیکو جینی فعل (شکر انگوری کو شکر کبدی میں تبدیل کرنا) ناقص ہو جاتا ہے ۔ یعنی شکر انگوری کو شکر کبدی میں تبدیل نہیں کر سکتا جس سے مرض ذیابیطس لاحق ہو جاتا ہے ۔ اور کیونکہ شلاجیت کے استعمال سے جگر کا گلائیکو جینی فعل درست ہو جاتا ہے ۔ اس لیے جگر کے فعل کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہونے والا مرض ذیابیطس اس کے استعمال سے رفع ہو جاتا ہے ۔ چنانچہ زمانہ قدیم سے آیورویدک طب میں یہ اس مدعا کے لیے استعمال ہوتی چلی آتی ہے ۔ اور اب تک یہ بکثرت مستعمل ہے ۔ کئی ڈاکٹروں کے تجربہ میں بھی یہ نہایت مفید و زود اثر ثابت ہوئی ہے ۔ لیکن کرنل چوپڑا صاحب کے تجربہ میں یہ بالکل بے اثر ثابت ہوتی ہے اس امر پر مفصل روشنی ہم آگے چل کر موزوں جگہ پر ڈالیں گے ۔ علی ہذا القیاس مرض استسقاء کبدی میں بھی مفید ہے

پھیپھڑے ۔ شلاجیت نظام تنفسی کے لیے قوی محرک ہے ۔ اور یہ اس کی لعاب دار جھلی پر

[1] خارج نہ بھی ہو تو بھی کیونکہ اس کے استعمال سے صفرا رقیق وسیال ہو جاتا ہے اس لیے یہ پتھری

Oureshi

مزیل[1] عفونت (ڈس ان فیکٹینٹ) اثر کرتی ہے۔ علاوہ ازیں عمدہ مخرج بلغم ہے۔ جس سے سانس کی تنگی پر اس کا مفید اثر پڑتا ہے۔ اور دمہ وغیرہ کے مریضوں کو نہایت درجہ تسکین حاصل ہوتی ہے۔ غرضیکہ شدید اور پرانی کھانسی میں خاص کر بچوں اور بہت کمزور بوڑھے آدمیوں میں جب کہ بلغم غلیظ ہو اس کا استعمال اکثر فائدہ مند رہتا ہے۔ جگر کی خرابی اور بدہضمی کے باعث جو دمہ لاحق ہوا ہو۔ اس میں بھی یہ بہت زود اثر رہتی ہے۔ چنانچہ جب یہ کافی دنوں تک باقاعدہ استعمال کی جائے تو یہ صرف تشنجی دوروں ہی کو نہیں روکتی۔ بلکہ مرض کو ہمیشہ کے لیے ٹھیک کر دیتی ہے۔ یہ تشنج کو روکتی ہے۔ پیشاب کی مقدار کو بڑھاتی ہے۔ اور بلغم کا اخراج بکثرت کرتی ہے۔ اس لیے جب نقرس (گاؤٹ) کے سبب دمہ ہو تو اس کا استعمال بہت مفید رہتا ہے۔

کیونکہ یہ مقوی ہاضم ہونے کی وجہ سے کھائی پی غذا کو جزو بدن بناتی ہے۔ نظام تنفسی پر محرک اثر کرتی ہے۔ جگر، گردے، امعاء اور جلد کے فعل کو تیز کر کے خون کو فضلات سے پاک کرتی ہے جس سے صحت کو قائم رکھنے کے لیے عام مفید رہتی ہے۔ مانع عفونت اور مقوی بھی ہے اسی لیے یہ پھیپھڑے کی سل میں عموماً مفید رہتی ہے۔ اور خصوصیت سے ذیابیطس کے سبب پیدا ہوئی سل میں اس کا استعمال نہایت موزوں رہتا ہے۔ مذکورہ بالا اثرات ہی سے یہ انتڑیوں کی سل میں بھی مفید چیز ہے۔

قلب و دورانِ خون۔ اگرچہ شلاجیت کا دل پر براہ راست کوئی اثر نہیں ہوتا ہے لیکن جب معدہ، جگر و گردہ کی خرابی کی وجہ سے دل کے عضلات کمزور ہو جاتے ہیں تو اس کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسی صورت میں اس کے چند یوم کے استعمال سے دل اور دورانِ خون میں ایک اچھی طاقتور رفتار پیدا ہو جاتی ہے۔ خفقان (دل دھڑکنے) اختلاج القلب (دل پھڑکنے) اور درد دل کاذب میں اس کے استعمال سے نہایت تسلی بخش نتائج ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

ضغطۃ العروق یعنی خون کے دباؤ کی زیادتی (ہائی بلڈ پریشر) کے لیے یہ ایک مخصوص دوا ہے اور بلیوپل سائیٹراٹیس

---

[1] وہ دوا وغیرہ ہے جو بیماری پیدا کرنے والے جرمز کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اور اسی طرح سے عفونت اور مادہ چھوت کو زائل کر دیتی ہے۔ جیسے کاربالک ایسڈ پرمینگنیٹ آف پوٹاشیم وغیرہ۔

Oureshi

اور آئیوڈائیڈز کا فعل اس میں پایا جاتا ہے۔ یعنی ان تمام ادویہ کے اوصاف اس ایک دوا میں موجود ہیں۔

اس کے ہائی بلڈ پریشر میں مفید ہونے کی ایک خاص وجہ ہے۔ یعنی اسکے اثر سے تمام جسم کی اکثر شرائین پھیل جاتی ہیں۔ چنانچہ گردہ کی شرائین کشادہ کر کے پیشاب زیادہ پیدا کرتی ہے۔ جگر کی شرائین پھیلا کر تولید صفرا کے فعل کو تیز کرتی ہے۔ تمام بدن کی شرائین پھیلا کر تصلب[1] الشرائین (آرٹری او سکلیروسس) کی وجہ سے بڑھے ہوئے خون کے دباؤ کو کم کر دیتی ہے۔ جلدیہ شرائین پھیلا کر پسینہ پیدا کرتی ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے جن مریضوں میں شرائین کی سختی بہت بڑھی ہوئی نہ ہو۔ ان کا اگر بذریعہ شلاجیت علاج کیا جائے۔ تو ان کی شرائین کی لچک جو پہلے معدوم ہوتی ہے۔ دوبارہ آجاتی ہے۔ اور ہائی بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔ کہ جس سے تضخم القلب (دل کا بڑھ جانا) بھی کم ہو جاتا ہے۔

نظام بولی۔ بذریعہ شلاجیت علاج کئے ہوئے مریضوں کے پیشاب کا بار بار امتحان کرنے کے بعد جو نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ وہ اس طرح سے ہیں۔

(۱) ۲۴ گھنٹوں کے پیشاب کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

(۲) پیشاب کے تیزابی پن و کھاری پن میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔

(۳) رنگ یا بو میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

(۴) شکر کی مقدار (اگر ہو تو) کم ہو جاتی ہے۔

(۵) البیومن یعنی زلال) کی مقدار (اگر ہو تو) کم ہو جاتی ہے۔

(۶) یوریا کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

گردے:۔ شلاجیت کے تمام بدن کی شرائین کو پھیلانے کے وصف سے گردوں کی شرائین بھی کشادہ ہو جاتی ہیں۔ جس سے پیشاب زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ چونکہ یہ عمدہ مدر بول اور مفتت الحصات (پتھری کو خارج کرنے والی دوا) ہے اس لیے گردہ کی پتھری کے مریضوں میں اس سے عمدہ نتائج برآمد

---

[1] یہ عروقی ساخت کی ایک مزمن تبدیلی کا نام ہے جو عموماً ایام پیری میں رونما ہوتی ہے۔ اس میں شرائین کے طبق سخت اور بودے ہو جاتے ہیں یعنی ان کی ساخت کے لحمی ریشوں کی لچک اور ربڑ کی مانند پھیلنے اور سکڑنے کی استعداد رفتہ رفتہ مفقود ہو جاتی ہے۔ جو کہ ہائی بلڈ پریشر کا ایک خاص سبب ہوتا ہے۔

Oureshi

ہوتے دیکھے گئے ہیں۔ البتہ واضح رہے کہ یہ یوریا کی مقدار کو بڑھاتی ہے۔ اسلئے یورک ایسڈ سے پیدا شدہ پتھری اور ریگ میں اسے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

پسینہ آور ہونے کی وجہ سے خون میں جذب شدہ زہریلے مادہ کو خارج کر کے ہر قسم کے ٹاکسیمیا یعنی خون کا زہریلا ہونا) کو کم کرتی ہے۔ چنانچہ زہر بول یعنی یوری میا۔ وغیرہ کو نافع ہے۔ علاوہ ازیں جلندھر وغیرہ میں جمع ہوئے پانی کو بھی کم کرتی ہے

مثانہ: یہ مثانہ کو ایک قسم کا دھو دیتی ہے۔ چنانچہ اس سے اجتماع خون، ورم اور بار بار پیشاب آنے کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ غرضیکہ یہ ورم مثانہ کے لیے مفید ہے۔ احتباس البول کے لیے بھی فائدہ رساں ہے۔ بشرطیکہ نائزہ میں تنگی نہ ہوگئی ہو۔ تقطیر البول، سوزاک اور قرحہ میں بھی اس کا مفید اثر ہوتا ہے۔ دافع تعفن ہونے سے قرحہ پر اس کا اثر نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ اور زخم اندمال پا جاتا ہے۔

نظام عصبی: یہ پوری خوراک میں خفیف مسکن اعصاب، منوم اور دافع تشنج ہے عام خوراک میں مقوی اعصاب اور تسکین بخش ہے۔ اور دافع تشنج ہونے سے یہ ہسٹیریا کے لیے نہایت نفع مند چیز ہے۔ علاوہ ازیں عصبی کمزوری، سہر، جنون سلبی یعنی مے نیا اس میں مریض کی طبیعت میں غیظ و غضب اور جوش و غصہ بڑھ جاتا ہے۔ ہر وقت لڑنے جھگڑنے، مارنے پیٹنے اور گالی گلوچ دینے پر کمر بستہ رہتا ہے۔ ایسے مریض کے خون کا دباؤ بڑھا ہوا ہوتا ہے) اور مرگی کے لئے اکثر مفید ثابت ہوتی ہے۔

اعضاء تناسل: ہر دو مردانہ و زنانہ اعضاء تناسل پر اس کا خاص مقوی اثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ کثرت حیض، سیلان الرحم، ضعف باہ اور جریان و احتلام کے لیے نہایت مفید رہتی ہے۔

غذا کا جزو بدن ہونا (میٹابولزم) یہ جسم کے ہر اعضاء کی تصحیح کرتی ہے۔ چنانچہ جو اعضاء لاغر ہو گئے ہوں ان کے نسیج الخاص (وہ خاص بافت جو شش و جگر و طحال و گردہ وغیرہ احشاء جسم کی بناوٹ میں پائی جاتی ہے) کو تازہ وجود بخشتی ہے اور جو اعضاء اپنا فعل انتہا سے بڑھ کر کر رہے ہوں۔ ان کے فعل کو حد کے اندر رکھتی ہے۔ اس طرح یہ جسم کے تمام اعضاء کو صحیح حالت میں لاتی ہے یہ جسم پر محرک اثر رکھتی ہے۔ وزن کو کم کرتی ہے۔ یہ قدرے ملین اور پسینہ آور ہے۔

Oureshi

شلاجیت اور بینزواک ایسڈ

جناب کرنل آر۔ ایس چوپڑا صاحب رقمطراز ہیں۔

وئید شلاجیت کو بیرونی طور پر مانع عفونت، قاتل الجراثیم، مسکن اور دافع سوزش کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ تمام اثرات غالباً شلاجیت میں بینزواک ایسڈ کی موجودگی کی وجہ ہی سے ہیں۔ یہ بخوبی معلوم ہے۔ کہ بینزواک ایسڈ کا ۱۰ فیصدی سے زائد کا محلول خاصی مقامی خراش پیدا کرتا ہے۔ اور اس طرح سے موچ اور ضرب کے حصّوں پر اس کا لیپ مفید ہو سکتا ہے۔ شلاجیت کا بھوک کے لیے مفید اثر ہونا اور بدہضمی میں استعمال ہونا بینزواک ایسڈ کی وجہ ہی سے ہے اس کا جگر کی بیماریوں مثلاً یرقان میں عمدہ اثر ہونا۔ خفیف نیند آور ہونا۔ تمام اقسام کے قولنج، عضلاتی نالیوں کے تشنج اور دمہ میں دافع تشنج ہونا بھی اس میں بینزواک ایسڈ اور اس کے نمکیات کی موجودگی کے باعث ہی ہے۔ وئید اس کو شدید و مزمن کھانسی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور بینزواک ایسڈ و بینزوائیٹس (نمکیات بینزواک ایسڈ) مغربی طب (ایلوپیتھک) میں بھی ان صورتوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ خاص کر بچوں اور بہت کمزور بوڑھے آدمیوں میں جن کو غلیظ بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے۔ شلاجیت بلاشک وشبہ حلق و معدہ میں خراش پیدا کر کے بلغم کے اخراج میں مدد دیتی ہے۔ وئید اسے جوڑوں کی سوجن اور پھیپھڑوں کی سل میں استعمال کرتے ہیں تیس سال پیشتر بینزواک ایسڈ اور اس کے نمکیات ان امراض کی ادویہ کے لیے ایلوپیتھک ادویات میں بہت مشہور تھے۔ لیکن اب ان کا استعمال چھوڑ دیا گیا ہے۔ دیسی معالجین اسے پیشاب لانے اور پتھری کو توڑنے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح کے اثرات ایلوپیتھک طب میں بینزواک ایسڈ کیلئے منسوب کئے گئے تھے۔ پس ظاہر ہے کہ بہت سے اثرات جو شلاجیت کے بیان کئے جاتے ہیں، وہ بینزواک ایسڈ اور بینزوائیٹس جو شلاجیت میں بہت زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ ان ہی کی موجودگی کے باعث واضح کئے جا سکتے ہیں۔ اور ہم ان کو شلاجیت کے اہم اجزائے مؤثرہ تصور کرتے ہیں۔

(انڈیجنس ڈرگز آف انڈیا)

Qureshi

۱۔ آیورویدک مفرد استعمالات

(مختلف قدیم آیورویدک کتب سے اخذ کردہ)

(۱) مرض اُرُوستمبھ (رانوں کا شل ہو جانا) میں شلاجیت مصفےٰ (بقدر چار چار رتی صبح و شام) کو بول مادہ گاؤ یا جوشاندہ دشمول[1] کے ہمراہ دیں۔ (رسیندرسارسنگرہ)

(۲) جلاب وغیرہ سے جسم کو فاسد مادہ سے صاف کرنے کے بعد شلاجیت مصفےٰ کو جوشاندہ گلو کے ہمراہ دینے سے وات رکت (فساد خون) دُور ہو جاتا ہے۔ (برہت یوگ ترنگنی)

(۳) شالپرنی، پرشٹ پرنی۔ کنٹڈیاری خورد۔ کنڈیاری کلاں۔ پوست ارنی کے جوشاندہ (پانچوں اشیاء کو دو تولہ لے کر جو کوب کر کے ڈیڑھ پاؤ پانی ڈال کر جوش دیں جب پانی چوتھا حصہ رہ جائے تو اسے خوب مل کر چھان لیں) کے ہمراہ شلاجیت مصفےٰ کو استعمال کرنے سے وات گلم (بادی کی وجہ سے پیدا ہونے والا گولا) چند ہی روز میں دور ہو جاتا ہے۔ (چرک سنگھتا)

(۴) جوشاندہ ترپھلہ کے ہمراہ شلاجیت مصفےٰ کو استعمال کرنے سے تینوں خلطوں کے بگاڑ سے پیدا ہوئی سُوجن (آماس) رفع ہو جاتی ہے۔ (رس کام دھینو)

(۵) شلاجیت مصفےٰ۔ ملٹھی۔ زنجبیل۔ فلفل گرد۔ فلفل دراز۔ کشتہ سونا مکھی اور کشتہ فولاد کو ہموزن لے کر جملہ ادویہ کو بطریق معروف ملا کر سفوف بنا رکھیں۔ اسے سات سات رتی کی مقدار میں صبح و شام ہمراہ دودھ دینے سے دِق رفع دفع ہو جاتا ہے۔ (رسیندرسارسنگرہ)

کشتہ سونا مکھی۔ باؤبڑنگ۔ شلاجیت مصفےٰ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ اور کشتہ فولاد کو ہموزن لے کر جملہ ادویہ کو بطریق معروف ملا کر سفوف بنالیں۔ اسے بقدر پانچ پانچ رتی صبح و شام شہد اور گھی میں ملا کر چاٹنے سے اور موافق غذا کھانے سے بہت بڑھا ہُوا دِق بھی دور ہو جاتا ہے۔ (بھیشج رتنا دلی)

ترپھلہ۔ گلو۔ دشمول۔ چھوٹا پنچ مُول دشالپرنی۔ پرشٹ پرنی۔ کنڈیاری کلاں کنڈیاری خورد۔ خارخسک۔ ان پانچوں ادویہ کو ہموزن مقدار میں باہم ملا لینے سے چھوٹا پنچ مُول تیار ہو جاتا

---

[1] جوشاندہ دشمُول کا نسخہ آیورویدک فارماکوپیا میں ملاحظہ فرمائیں۔

Oureshi

ہے) کاکوئی، کھیر کاکوئی ان تمام ادویہ کے الگ الگ جوشاندوں میں مصفٰی کی ہوئی شلاجیت استعمال کرنے سے دق کو دور کرتی ہے۔ (رس کام دھینو)

کشتہ فولاد (ایک رتی) اور شلاجیت مصفٰی (چار رتی) کو باہم ملا کر صبح وشام ہمراہ شیر بُز و شہد استعمال کرنے اور با پرہیز رہنے سے دق رفع دفع ہو جاتا ہے۔ (یوگ رتناکر)

(۶) شلاجیت مصفٰی کو شہد کے ہمراہ دینے سے پتھری اور اس کی وجہ سے پیدا ہوئی تنگی پیشاب کی تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ (یوگ رتناکر)

(۷) شلاجیت مصفٰی کو آب دھماسہ اور آب اڑوسہ کے ہمراہ استعمال کرانے سے تنگیٔ پیشاب کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ (چکردت)

دانہ الائچی خورد۔ پکھان بھید (پتھر پھوڑی) شلاجیت مصفٰی۔ فلفل دراز جملہ ادویہ مساوی الوزن لے کر سفوف تیار کریں۔ اور اس کو (دو۔ دو ماشہ کی مقدار میں صبح وشام) چاولوں کے پانی کے ہمراہ استعمال کرانے سے قریب المرگ تنگیٔ پیشاب کے مریض کو بھی آرام آجاتا ہے۔ (یوگ رتناکر)

(۸) شلاجیت مصفٰی، بابڑنگ۔ کشتہ فولاد، پوست ہلیلہ زرد۔ رس سندور۔ کشتہ سونا مکھی جملہ ادویہ کو ہموزن لے کر بطریق معروف یکجان کریں۔ اسے صبح وشام (چھ چھ رتی) شہد و گھی میں ملا کر پندرہ یوم استعمال کرنے سے دُبلا پتلا اور پرمیہہ (جریان وغیرہ) سے کمزور وناتواں شدہ مریض مضبوط و توانا ہو جاتا ہے۔ (واگ بھٹ)

۲۔ تاثیرات واستعمالات

(ڈاکٹروں کے قلم سے)

(۱) شری ڈاکٹر ہیم چندر سین ایم۔ ڈی کلکتہ رقمطراز ہیں۔

بطور مخرج الدیدان (پیٹ کے کیڑے خارج کرنے والی دوا) اس کی بتیاں مقعد سے کیڑوں کو خارج کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔

اس کا لیپ جوڑوں میں گٹھیا کے دردوں کو تسکین دینے کے لیے مقامی طور پر لگایا جاتا ہے، فالج۔ کچلا جانا وغیرہ کے علاوہ موچ اور ضرب میں بھی بطور مالش استعمال کیا

Qureshi

جاتا ہے۔ اندرونی طور پر شلاجیت کو مزمن بدہضمی اور بدہضمی کے اسہال میں جوشاندہ آملہ کے ہمراہ دینا اور صفراوی قولنج اور یرقان میں ترپھلا یا دشمول کے جوشاندہ کے ہمراہ دینا بہت مفید ہے۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے پیدا شدہ بدہضمی میں شلاجیت دیگر مخرج صفرا ادویہ کے ہمراہ ملا کر استعمال کی جاتی ہے۔ جلندھر کے درجۂ اولی یعنی ابتدائی میں یہ کشتہ خبث الحدید کے ساتھ ملا کر دی جاتی ہے۔ بطور رتوراک صرف دودھ دیا جاتا ہے۔ نمک اور پانی کا استعمال بالکل بند کر دیا جاتا ہے۔ بچوں کے ہزال الکبد (جگر کے سکڑ جانے) کے درجۂ اولی یعنی ابتدائی میں شلاجیت دوسری مخرج صفرا ادویہ مثل آب برگ چرائتہ۔ آب برگ ارہر یا آب برگ ہارسنگھار کے ہمراہ استعمال کی جاتی ہے۔ درد دل کاذب میں دورۂ مرض کے علاوہ یعنی وقفہ کی حالت میں بھی اس کے استعمال کی سفارش کی جاتی ہے۔ یہ شدید و مزمن کھانسی۔ قصبہ ریہ کا پھیل جانا دمہ کہ جس میں مریض کا جگر بگڑ چکا ہو اور بدہضمی ہو۔ نقرسی آدمیوں کے دمہ۔ پھیپھڑوں کی سل سل ذیابیطس اور انتڑیوں کی دق میں بہت مفید ہے۔

ضعف باہ میں یہ عام طور پر اسگندھ کے ہمراہ۔ جریان میں آب انگور یا خیساندہ ترپھلہ کے ہمراہ۔ سوزاک کہنہ (قرعہ) میں کشتہ قلعی۔ کشتہ سکہ اور کشتہ چاندی وغیرہ کے ہمراہ استعمال کی جاتی ہے۔ یہ واحد طور پر بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ اور بہت فائدہ پہنچاتی ہے۔ کثرۃ الطمث فعلی (رحم کے فعل میں فرق آجانے کی وجہ سے حیض کا بکثرت آنا) میں جب صفرا کا غلبہ ہو۔ اور جگر بگڑا ہوا ہو۔ تو یہ بالعموم جوشاندہ آملہ کے ہمراہ دی جاتی ہے۔ یا قابض (کسیلی) ادویہ مثل کتھا۔ گل دھاوے یا سرخ کنول کے شربت کے ہمراہ ملا کر دی جاتی ہے۔ بوجہ کمزوری لاحق ہوئے سیلان رحم میں یہ دودھ یا کسیلی ادویہ کے ہمراہ دی جاتی ہے۔ تقطیر البول (پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا) یا پیشاب کے درد کے ساتھ آنے میں شلاجیت دیگر پیشاب آور اور ملطف (مواد کو رقیق کرنے والی اشیاء) ادویہ مثل جوشاندہ خارخسک اور ملٹھی وغیرہ کے ہمراہ استعمال کی جاتی ہے۔ بول زلالی (پیشاب میں البیومن آنا) اور بول کیلوسی (دودھیا پیشاب) میں یہ قابض (کسیلی) ادویہ مثل جوشاندہ کتھا۔ جوشاندہ سال۔ آب برگ ارہر یا آب لہسن کے ہمراہ سود مند رہتی ہے۔ ہسٹریا میں یہ عموماً خیساندہ بالچھڑ یا جوشاندہ دھماسہ کے ہمراہ اور جنون میں خیساندہ ترپھلہ یا جوشاندہ دشمول کے ہمراہ استعمال کی جاتی ہے۔

شلاجیت کو سمن مفرط (زیادہ موٹاپا) ذیابیطس۔ بدہضمی۔ گوشت کا جلندھر (خمیر کی طرح

Qureshi

تمام جسم کا پھول جانا، جگر و تلی کا بڑھ جانا اور خونی بواسیر۔ دمہ۔ تقطیر البول ۔امراض گردہ اور رحم کے تکلیف دہ امراض فعلی میں خاص طور سے آزمانا چاہیے، اس دوا کا مسلسل استعمال گردہ اور جگر کی پتھریوں کے بننے کے رجحان کو دور کرنے والا معلوم ہوا ہے۔ درد جگر کے لیے یہ مارفیا کے انجکشن سے زیادہ بہتر اور بہت بے ضرر ہے۔ کیونکہ مارفیا سے عارضی آرام آتا ہے۔ لیکن شلاجیت مستقل آرام دیتی ہے۔ دیگر مارفیا آخر میں اس کی رطوبت یعنی صفرا کے اخراج کو روک کر جگر کو نقصان پہنچاتا ہے۔ حالانکہ شلاجیت ایک قابل قدر مخرج صفرا اور ملین دوا ہے ہندو اور مسلمان معالجین شلاجیت کو نظام تناسلی و بولی امراض کے لیے اپنی آخری بہترین ادویہ میں سے شمار کرتے ہیں۔ (انڈین میڈیکل ریکارڈ۔ کلکتہ)

ایک اہم نکتہ

درد جگر اور دیگر اقسام کے قولنج کے مریضوں کو شلاجیت اور اس کے مرکبات کے استعمال کے فوراً بعد پانی پینے کی ہرگز اجازت نہیں دینی چاہیے۔ ورنہ کامل فائدہ کی امید ہرگز نہیں (مؤلف)

(۲) شری ڈاکٹر نادکرنی "انڈین میٹریا میڈیکا" میں رقمطراز ہیں:۔

اسے ویراج اور حکیم انواع واقسام امراض میں استعمال کرتے ہیں، بہ خصوصاً امراض تناسلی بولی اور ذیابطیس میں استعمال کی جاتی ہے، صفراوی پتھری، یرقان، تلی کا بڑھ جانا، اختیاری بد ہضمی کرجھائے شکم، بواسیر، موٹاپن، گوشت کا جلندھر (خمیر کی طرح تمام جسم کا پھول جانا) سنگ گردہ کمی بول، ہسٹریا، ضعف عصبی، مرگی، جنون، بندش حیض، دشواری حیض، کثرت حیض، خنازیر تپ دق، جذام، ایگزیما (نار فارسی) فیل پا، کمی خون، بھوک کا کم ہو جانا، حرارت جگر، بد ہضمی، جگر کا بڑھ جانا، دمہ اور تقطیر البول (پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا) میں مستعمل ہے، ذیابیطس میں یہ شکر اور پیشاب کی مقدار کو کم کرتی ہے، لیکن یہ یوریا کی مقدار کو بڑھا دیتی ہے۔ اس لیے یہ یورک ایسڈ کی پتھری میں بالکل نہیں دینی چاہیے۔ یہ فاسفیٹوریا یعنی پیشاب میں فاسفیٹس خارج ہونے کو، کم کرتی ہے۔ اور جسم کی ساخت میں بھی فاسفیٹس کے غلیظ و سخت ہو جانے (فاسفیٹک کنکریشن) کو فائدہ مند رہتی ہے یہ جلندھر زہر بول (پیشاب کے زہریلے مادہ کا خون میں جذب ہو جانا) اور صفرا کے خون میں جذب ہو جانے (کولی ایمیا) اور اسی مانند کے دیگر امراض کے لیے بھی مفید ہے۔ ذیابیطسی زلال البول (بوجہ ذیابطیس پیشاب میں زلال یعنی البیومن کا آنا) کے مریضوں کے لیے بہت قابل قدر ہے۔ یہ

Qureshi

کاسٹس (یعنی پیشاب کی نالی کی لعابدار جھلّی کے ٹکڑوں) اور البیومن دونوں کو کم کرتی ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ذیابیطس کی وجہ سے بینائی جاتے رہنے کو بھی یہ ٹھیک کرتی ہے۔

(۳) ڈاکٹر کومن کہتے ہیں کہ کچھ سال پیشتر میں نے ورم مثانہ مزمن کا ایک ایسا مریض دیکھا۔ جسے شلاجیت کے استعمال سے بہت فائدہ ہو رہا تھا۔ جو اُسے ایک یونانی طبیب نے دی تھی۔

(انڈین ڈرگز رپورٹ مدراس)

۳۔ دو خاص الخاص استعمالات

(۱) ذیابیطس اور شلاجیت

آیوروید کی اکثر تمام قدیمی و مستند کتب سشرت دواگ بھٹ وغیرہ میں یہ مرض ذیابیطس کے لیے ایک بہترین دوا قرار دی گئی ہے۔ چنانچہ سشرت سنگھتا میں لکھا ہے کہ جس ذیابیطس کے مریض کو معالجین نے لاعلاج قرار دے دیا ہو۔ اس ذیابیطس کے مریض کا علاج سمجھدار معالج کو شلاجیت سے کرنا چاہیے۔ واگ بھٹ میں لکھا ہے کہ معالجین سے لاعلاج قرار دیا ہُوا بھی ذیابیطس کا مریض اگر پانچ سیر شلاجیت کھا لے تو شفایاب ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ قدیمی آیورویدک علماء کی گراں قدر رائے میں شلاجیت ذیا... کی انتہائی حالت میں بھی مفید و مجرب ہے۔ اور مدت مدید سے یہ اس غرض کے لیے مستعمل ... یہی نہیں آج کل کے بھی کئی ڈاکٹر اسے استعمال کر کے فیض یاب ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر کومن صا...ب کہتے ہیں کہ میں نے شلاجیت کشتہ ابرک سیاہ کے ہمراہ دو ذیابیطس کے مریضوں کو استعمال کرائی۔ ان مریضوں میں سے ایک مریض کے پیشاب میں ۱۱ رتی فی اونس (نصف چھٹانک) اور دوسرے میں ۱۸ رتی فی اونس کے حساب شکر خارج ہوتی تھی۔ اور یہ شکر تقریباً تین ہفتہ کے استعمال سے مکمل طور پر دور ہو گئی۔ اور دوسری علامات کثرت بول، پیاس وغیرہ میں بھی بہت کچھ کمی ہو گئی۔ دونوں مریضوں کی خوراک دودھ اور روٹی تھی۔

(انڈین ڈرگز رپورٹ مدراس)

نیز ڈاکٹر وبُدناتھ چرن رائے ایم۔ بی کلکتہ "جرنل آف آیوروید کلکتہ کے ماہ دسمبر ۱۹۲۴ء کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ ذیابیطس کے کئی مریضوں میں شلاجیت نہایت تیزی سے شکر کی مقدار کو کم کر دیتی ہے۔ آیورویدک معالجین کا یہ دستور ہے کہ وہ شلاجیت کو ذیابیطس

Qureshi

کے ہر ایک مریض میں کسی نہ کسی صورت میں ضرور استعمال کراتے ہیں۔ ذیابیطس کے وہ مریض جن کا پیشاب میں نے باقاعدہ طور پر ملاحظہ کیا تھا۔ ان میں سے مجھے پانچ کے متعلق یقین ہے کہ شلاجیت ہی کے علاج سے ان کے پیشاب میں شکر آنی بند ہوگئی تھی۔ غرضیکہ اس طرح آئے دن کے تجربات سے یہ بات عموماً ثابت ہوتی رہتی ہے۔ کہ شلاجیت ذیابیطس کے لیے ایک نہایت زود اثر دوا ہے۔

کرنل آر۔ این۔ چوپڑا صاحب کی رائے میں یہ ذیابیطس کے لیے بالکل غیر مفید ہے۔ چنانچہ آپ ”انڈی جنس ڈرگز آف انڈیا“ میں تحریر فرماتے ہیں۔

”ویدک معالجین ذیابیطس شکری کے لیے جو ادویہ استعمال کرتے ہیں۔ ان تمام میں سے شلاجیت بھی ایک نہایت ہی پُراثر دوا شمار کی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے استعمال سے پیاس۔ پیشاب کی زیادتی۔ جلن اور تھکاوٹ فوراً رفع ہوجاتی ہے۔ شکر آنے کو کم کرنے میں بہت معاون ہے ویدک معالجین اسے دودھ یا انگوروں کے رس سے استعمال کراتے ہیں۔ مصفےٰ شلاجیت کو سال۔ پیپال۔ آسن (اسنا)، کیکر (ببول)، کھتھا۔ ہرڑ۔ بلا (کھرینٹی) وغیرہ درختوں یا پودوں میں سے کسی ایک یا زیادہ کے رس یا جوشاندہ میں بھگونے یا بھاونا دینے کی بھی سفارش کی گئی ہے

میں نے خود ذیابیطس شکری کے کئی مریضوں پر مصفےٰ شلاجیت کی آزمائش کی ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ ذیابیطس میں کس قدر مفید ہے۔ ہسپتال میں داخل ہونے کے لئے جو مریض آئے بغیر کسی چناؤ کے ان میں سے چند مریض انتخاب کر لیے گئے مریضوں کو کاربو ہائیڈریٹ ۔۔۔۔ یعنی نشاستہ دار غذا کی مقرر کردہ غذا نہایت احتیاط سے استعمال کرائی گئی۔ چوبیس گھنٹے کے دوران میں مریضوں کا کل بول نہایت احتیاط سے اکٹھا کر کے ماپا جاتا تھا اور شکر کی مقدار معلوم کرنے کے لیے ہر روز اس کے کچھ حصہ کا امتحان کیا جاتا تھا۔ خون میں شکر کی موجودگی کا امتحان بھی کبھی کبھی کیا جاتا تھا۔ آزمائشی وقت کے دوران میں مریضوں کا باقاعدہ وزن کیا جاتا تھا۔

داخلہ کے بعد مریضوں کو نہایت احتیاط سے خاص کاربو ہائیڈریٹ یعنی نشاستہ دار غذا استعمال کرائی گئی اور کئی دفعہ روزانہ کھانڈ کے استعمال کی بھی اجازت دی گئی تاکہ اس کی مقدار برابر رہے۔ مریضوں کو شلاجیت (بشکل گولی) استعمال کرائی گئی۔ اس کی مقدار آہستہ آہستہ بڑھائی جاتی رہی حتیٰ کہ ۲۴ گھنٹوں میں روزانہ دو ماشہ استعمال ہوتی رہی۔ کئی ذیابیطس کے مریضوں کا نہایت احتیاط سے امتحان کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ آٹھ سے بارہ روز کے عرصہ میں روزانہ ۲½ رتی سے ۵ رتی تک تین مرتبہ

Qureshi

شلاجیت استعمال کرانے سے "خون میں شکر" یا "پیشاب میں شکر" کی آمد پر کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا۔ تمام مقدار بول میں بھی کوئی کمی نہ تھی۔ اور نہ پیاس، تھکاوٹ وغیرہ ہی میں کوئی بہتری ہوئی۔ نشاستہ دار غذا کو جزوِ عضو بنانے میں بھی کسی طرح سے ترقی نہ ہوئی۔ ان مریضان میں انسولین کے استعمال سے پیشاب میں شکر کی آمد بند ہو گئی۔ اور کثرتِ بول و پیاس وغیرہ علامات دور ہو گئیں۔

جناب کرنل چوپڑہ صاحب کے تجربات سے یہ صاف عیاں ہے، کہ شلاجیت ذیابیطس شکری میں بالکل غیر مؤثر ہے اور اسے اس غرض کے لیے استعمال کرنا کوئی دانشمندی نہیں ہے۔ لیکن برخلاف اس کے ہزاروں دیسی معالجین کا تجربہ ہے۔ کہ یہ ذیابیطس شکری کے لیے ایک بہترین دوا ہے، اور قدیم ترین کتب میں اسے اس غرض کے لیے استعمال کرنے کی زبردست سفارش کی گئی ہے۔ قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے، کہ اس کے استعمال کے متعلق دو متضاد رائیں کیوں؟ کیونکہ تجربہ ہزار دلیلوں کی ایک دلیل۔ اور ہزار سچائیوں کی ایک سچائی ہے۔ اس لیے ضرور ایک رائے غلط اور ایک ٹھیک ہونی چاہیے۔ اور واقعی یہ ہے بھی ٹھیک بات دراصل یہ ہے کہ شلاجیت ذیابیطس شکری کے لیے ہے۔ تو بالکل مفید و مؤثر اور اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ لیکن اس سے اس قدر جلد فوائد ظہور پذیر نہیں ہوتے۔ جس قدر کہ جناب کرنل صاحب اس دوا سے توقع رکھتے ہیں۔ اور آپ کی طرف سے ایسا ہونا چنداں غیر واجب بھی نہیں۔ کیونکہ آپ کو اس نامراد مرض کی مشہور ایلوپیتھک دوا انسولین سے واسطہ پڑا ہے جو بہت ہی جلد پیشاب میں شکر کی آمد کو روک دیتی ہے۔ لیکن کتنے دن؟ یہ نہ پوچھئے۔ انجیکشن کیے جائیں آرام ہے۔ انجیکشن بند کر دیں تو بس وہی ڈھاک کے تین پات۔ یہ کوئی کامل علاج نہیں۔ بلکہ جس طرح کسی مریض کو افیون کھلا کر سلا دیا جاتا ہے اور مریض سمجھتا ہے کہ آج مجھے خوب نیند آئی۔ بس یہی حال اس دوا کا ہے۔ اگر کوئی ان سے پوچھے، کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو یہی فرماتے ہیں کہ اس کے زیادہ سے زیادہ انجیکشن ہونے چاہئیں۔ لیکن اس دوا میں کئی نقائص ہیں۔ اس لیے اس کے متواتر انجکشن بھی نہیں کیے جا سکتے۔ بس اسی طرح ذیابیطس شکری کا مریض اس دوا کا ہو رہتا ہے۔ جب شکر آنی شروع ہو گئی، انجیکشن کرا لیے، شکر بند ہو گئی تو انجیکشن نہیں ہو سکتے۔ پھر شکر آنی شروع ہو گئی۔ تو پھر انجیکشن شروع۔ دوا کیا ہے؟ بھاڑے کا ٹٹو ہے۔ لیکن شلاجیت میں یہ بات نہیں ہے، یہ انسولین کی مانند ہاتھ پر سرسوں جمانے والی دوا نہیں ہے۔ اسے اس غرض کے لیے کئی ماہ تک استعمال کرنا پڑتا ہے۔ تبھی تو قدیمی شاستروں میں اسے پانچ پانچ سیر کی مقدار میں استعمال کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اگر روز دو ماشہ بھی کھائی جائے تو چھ سال آٹھ ماہ خرچ ہوتے ہیں۔ واضح رہے قدیم زمانہ کے لوگ مضبوط و توانا ہوا کرتے تھے۔

Oureshi

اوران کی قوت ہاضمہ نہایت تیز ہوا کرتی تھی ۔ اس لیے وہ شلاجیت کو ایک ایک تولہ کی مقدار میں تو عموماً روزانہ استعمال کیا کرتے تھے ۔یعنی وہ پانچ سیر شلاجیت چھ چھ سات سات سال میں ختم نہ کیا کرتے تھے بلکہ ایک سال ہی میں ختم کردیا کرتے تھے ۔اگر آج کل اس مقدار میں کوئی کھائے ۔ تو لبس کوس رحلت بجنا یقینی امر ہے ۔مطلب یہ کہ شلاجیت سے پوری طرح فیض یاب ہونے کے لیئے اسے کافی عرصہ تک استعمال کرنا پڑتا ہے ۔ اور اگر اس زمانہ میں بھی کوئی اسے متواتر چھ ماہ با پرہیز استعمال کرلے تو اس موذی مرض سے بالکل نجات حاصل کرسکتا ہے ۔لیکن جو دس بارہ یوم میں اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ بیشک استعمال نہ کریں ۔ عام طور پر تو اس کے تین چار ہفتہ کے استعمال ہی سے کافی فائدہ معلوم ہوتا ہے ۔لیکن صرف ان کو کہ جو ذیابطیس کیدی میں مبتلا ہوں ۔ دوسروں کو نہیں ۔ دیگر اقسام کی ذیابطیس کے مریضان کو ذرا دیر سے فائدہ ہوتا ہے ۔لیکن یہ بات نہیں کہ فائدہ نہ ہو ۔ فائدہ ہوتا ہے ۔لیکن رفتہ رفتہ ۔ اور وہ فائدہ عارضی نہیں ہوتا ۔ بالکل مستقل ہوتا ہے اس لیے اس کے دس بارہ یوم کے استعمال سے فائدہ نہ ہوتے دیکھ کر گھبرا جانا اور اس کے فوائد ہی سے منکر ہو جانا کوئی زیادہ دور اندیشی نہیں ہے ۔ بلکہ کافی دیر تک لگاتار اس کا استعمال جاری رکھنا چاہیئے ۔

شدھ شلاجیت آفتابی یکتولہ ۔ برگ گڑمار بوٹی چھ تولہ ۔مغز تخم جامن چار تولہ ۔ کشتہ فولاد کشتہ قلعی ۔کشتہ ابرک سیاہ ہر ایک تین ماشہ ۔جملہ ادویہ کو بطریق معروف ملا کر سفوف بنا رکھیں اور چھ چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ خیسانده نیم کھلا دیں ۔ ذیابطیس کے مریض کے لیے نہایت نفع بخش چیز ہے ۔

(۲) ہائی بلڈ پریشر (خون کے دباؤ کی زیادتی) اور شلاجیت

خون کے دباؤ کی زیادتی کو کم کرنے کے لیے مہا اُپادھیائے کویراج ڈاکٹر گن ناتھ سین صاحب ایم بی بی ایس کلکتہ شلاجیت کو تمام ایلوپیتھک ادویہ سے بہتر تسلیم کرتے ہیں ۔کیونکہ اس میں کسی قسم کی مضرت نہیں ہے ۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر ویٹد ناتھ چرن رائے نے بھی اس بیماری کے لیئے اسے وسیع طور پر استعمال کر کے نہایت تسلی بخش نتائج حاصل کیے ہیں ۔چنانچہ ناظرین کی واقفیت کیلئے ان کے چند عملی تجربات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں ۔

(ا) بڑی مہربانی سے ڈاکٹر گن ناتھ سین صاحب نے مجھے سکنہ کا ایک ایسا مریض دکھایا کہ جس کا بڑھے ہوئے خون کا دباؤ شلاجیت کے استعمال سے ۲۱۵ سے کم ہو کر ۱۳۵ ہو گیا تھا ۔ اور

Oureshi

تین ماہ سے زائد عرصہ سے اسی حالت میں تھا۔ اور اب وہ مریض فالج سے بھی نہایت اچھی طرح سے شفایاب ہو رہا تھا۔

(ب) مسٹر باسُو۔ ہندو۔ مرد عمر ۴۳ سال۔ چھوٹے قد کا۔ قوی جسم۔ بہت زیادہ کھانے والا اس کو اگست ۱۹۱۷ء میں تین دن بہت زیادہ نکسیر پھوٹی تھی۔ فروری ۱۹۱۹ء میں اس کو سکتہ کا حملہ بھی ہُوا تھا۔ اور اپریل ۱۹۱۹ء میں اسے دوسری مرتبہ سکتہ کا حملہ ہوا تھا۔ خون کا دباؤ ۱۵۵ سے ۲۲۰ تک ہو گیا تھا۔ شرائین سخت ہو گئی تھیں۔ دل پھیل گیا تھا۔ اور دل کی دوسری آواز زوردار لہجہ میں سنائی دیتی تھی۔

اس مریض کو بلبوپل سائٹریٹس سلفیٹس
آئیوڈائیڈز بینوزیٹس ہیپ
پیوریٹس نائٹریٹس ٹرونیک اور جیوپ
سین کے ببرم استعمال کرائے گئے۔ لیکن خون کا دباؤ ۱۸۵ سے کم نہ ہُوا۔ شلاجیت کے استعمال سے اب ۱۶۰ ہو گیا ہے۔ اور بیمار نہایت اچھی طرح سے شفایاب ہو رہا ہے۔

(ج) مس سین۔ ہندو عورت۔ عمر ۲۵ سال۔ ہٹا کٹا جسم۔ متواتر سر درد۔ متلی۔ فساد الشہوت (بھوک کا بگڑ جانا یعنی نہ کھانے والی چیزوں مثلاً مٹی۔ کوئلہ وغیرہ کے کھانے کی خواہش پیدا ہونا) آنکھ کے پپوٹے سوجے ہوئے۔ خفقان (دل دھڑکنا) خون کا دباؤ ۱۹۰۔

اسے تھائے لین آئیوڈالبن آئیوڈوگلی ڈِن
اور نائٹریٹس دیئے گئے۔ لیکن خون کا دباؤ ۱۸۵ سے کم نہ ہوا۔ شلاجیت کے استعمال سے سر درد جاتا رہا۔ دیگر عوارض رفع ہو گئے اور خون کا دباؤ کم ہو کر ۱۴۳ پر آگیا۔

(د) مس گوہا۔ ہندو عورت۔ عمر ۲۸ سال۔ کثیر الدم (جسم میں خون کی زیادتی) متواتر سر درد میں مبتلا۔ خفقان۔ عسر الطمث (حیض کا تکلیف سے آنا) اور خون کا دباؤ ۲۱۰ تھا۔ یہ مریضہ اس قدر موٹی تھی۔ کہ اس کے دل کا رقبہ معلوم کرنا ناممکن تھا۔ دل کی دوسری آواز زوردار لہجہ میں سنائی دیتی تھی۔

میں نے اس پر تھائرائڈ ایکسٹریکٹ سیکری ٹوجن۔
آئیوڈائڈز نائٹریٹس اور سیلائنز

Oureshi

کی آزمائش کی۔ لیکن اسے کچھ آرام نہ ہوا۔ شلاجیت کے علاج سے اس کی تکلیفات اور عوارض غائب ہو گئے۔ اور خون کا دباؤ کم ہو کر ۱۶۰ پر آگیا۔

(۳) مسٹر گھوش۔ ہندو۔ مرد۔ عمر ۴۶ سال۔ بہت بیٹھے رہنے کا عادی۔ متواتر سر درد کی تکلیف اور بھوک کی کمی۔ لیکن اس کے باوجود وہ موٹا ہو رہا تھا۔ خون کا دباؤ ۱۸۰ تھا۔ دل کی ٹھوس آواز بڑھ رہی تھی۔ اور دل کی دوسری آواز زوردار لہجہ سے سنائی دیتی تھی۔

میں نے اس پر تمام اقسام کی مقوی معدہ۔ دافع تعفن امعاء اور جلاب آور ادویہ۔ آئیوڈائڈز۔ نائیٹریٹس اور سیلی سیلیٹس کی آزمائش کی۔ لیکن خون کے دباؤ اور دیگر عوارض میں معمولی کمی ہوئی۔ خون کا دباؤ ۱۷۰ سے کم نہ ہوا شلاجیت کے علاج سے خون کا دباؤ کم ہو کر ۱۳۰ ہو گیا۔ اور اسی حالت میں قائم رہا۔ دل کی ٹھوس آواز اصل حالت پر آگئی۔ اور دیگر عوارض کافور ہو گئے۔

مذکورہ تجربات کے مطالعہ کے بعد ہر ایک معمولی سمجھدار انسان بھی بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ خون کے بڑھے ہوئے دباؤ کو کم کرنے کے لیے شلاجیت کس قدر مفید و مؤثر ہے۔ درحقیقت یہ اس نامراد مرض کی نہایت بے نظیر و بےخطا دوا ہے۔ دیسی معالجین اسے اس غرض کے لیے استعمال کر کے ایلوپیتھک ڈاکٹروں پر بھی سبقت حاصل کر سکتے ہیں۔

(جرنل آف آیورویدہ کلکتہ)

(۳) چند مزید آزمودہ تجربات

جناب ڈاکٹر کے سی مہتہ صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس "میڈیکل ڈائی جیسٹ" بمبئی کے ماہ نومبر ۱۹۵۱ء کے پرچہ میں رقمطراز ہیں۔

میں نے شلاجیت کو جن امراض میں استعمال کیا ہے۔ ان استعمالات کو اب میں مختصراً بیان کرتا ہوں۔

میں شلاجیت کو اقراص (ہمالیہ ڈرگ کی تیار شدہ) اور سیال کی صورت میں ضغطۂ دموی کی زیادتی (ہائی پرٹینشن یعنی خون کے دباؤ کی زیادتی) کے مریضان میں استعمال کیا کرتا ہوں۔

جیسا کہ معلوم ہے۔ ضغطۂ دموی کی زیادتی کی دو اقسام ہوتی ہیں۔ ایک قسم اولی (پرائمری یا ذاتی (ایسنشل) یعنی وہ قسم جو خود پیدا ہو۔ کسی دوسرے

مرض کے تابع یا اس کا عرض نہ ہو) جس کا علم اسباب اب تک معلوم نہیں ہوا ہے۔ اور دوسری قسم ثانوی (سیکنڈری) یعنی وہ قسم جو کسی دوسرے مرض کے دوران میں ثانوی طور پر یا بطور عرض پیدا ہو جائے۔ خود اصل مرض نہ ہو) ہے۔ جو ورم گردہ۔ (نفرائیٹس)۔ پائلو نفرائیٹس (ایک خاص قسم کا ورم گردہ) حمل ہونا۔ امراض گردہ۔ بوجہ ذیابیطس غذا کے جزو بدن بننے کے فعل میں خلل ہونا۔ بے نالی غدود سے تراوش پانے والی اندرونی رطوبات (انڈوکرائن) کی خرابیاں۔ گردوں کے علاوہ دیگر اعضاء کے امراض مثلاً کُشن انگز سنڈروم (یہ ایک غدہ نخامیہ یعنی پیچوٹیٹری گلینڈ کا ایک مرض ہے)۔ کلاہ گردہ کی رسولیاں وغیرہ امراض میں بطور عرض پیدا ہوتا ہے۔ میں نے دونوں اقسام کے ضغطہ دموی کی زیادتی میں شلاجیت استعمال کی ہے جس کا نتیجہ یہ رہا ہے۔ کہ میں ذاتی ضغطہ دموی کی زیادتی کے مریضوں میں کامیابی حاصل نہیں کر سکا۔ لیکن ایک بات مجھے معلوم ہوئی کہ طویل عرصہ تک شلاجیت کے استعمال کرنے سے مریض اپنی حالت بہتر محسوس کرنے لگتا ہے۔ ذاتی ضغطہ دموی کی زیادتی کے ایک مریض میں انقباضی دباؤ۔ (سسٹولک پریشر) ۲۴۰ ملی میٹر سیمابی سے ۱۸۰ ملی میٹر سیمابی اور انبساطی دباؤ (ڈایاسٹولک پریشر) ۱۳۰ ملی میٹر سیمابی سے ۱۱۰ ملی میٹر سیمابی تک تھا۔ مگر شلاجیت کو سرپینا[۱] کے ہمراہ ملا کر بھی استعمال کرنے سے خون کا دباؤ کم نہ کیا جا سکا۔ یہی تجربہ مجھے بہت سے مریضوں میں مشاہدہ کرنے کو ملا ہے۔

ایسے مریضوں کو میں شلاجیت اور سرپینا دونوں کو اقراص کی صورت میں ایک ایک قرص کی مقدار خوراک میں ملا کر دن میں تین مرتبہ ترجیحاً بعد از غذا استعمال کرنے کو تجویز کیا کرتا تھا۔ ان مریضوں میں میں نے یہ ایک بات نوٹ کی کہ جس جس مریض نے شلاجیت کو مسلسل استعمال کیا۔ اس کا دوران سر کا دورہ اور خون کے دباؤ کی زیادتی کی وجہ سے لاحق ہوا سر درد بتدریج کم ہو گئے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر مریض اپنے کو آرام میں محسوس کرتا تھا۔

امراض گردہ کی وجہ سے ہونے والے ثانوی قسم کے ضغطہ دموی کی زیادتی میں میں نے بہت حوصلہ افزا نتائج معلوم کئے ہیں۔

---

[۱] ہمالیہ ڈرگ کی چھوٹی چندن سے تیار ہونے والی ٹکیوں کا یہ بیوپاری نام ہے۔

Qureshi

اس قسم کے مریضوں کی کثرت تعداد میں میں نے شلاجیت کو واحد طور پر ایک قرص کی مقدار خوراک میں دن میں تین مرتبہ ہمراہ گرم دودھ استعمال کرایا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ دیکھا گیا کہ یہ انقباضی دباؤ کو کم کرتی ہے۔ چنانچہ دس سے پندرہ دن کے کورس میں ۹۰ ملی میٹر سیمابی سے کم ہو کر ۸۰ ملی میٹر سیمابی پر آ جاتا ہے۔ کئی دفعہ میں نے شلاجیت اور سرپینا دونوں کو ملا کر ان مریضوں کو استعمال کرایا ہے کہ جو بیمار بے خوابی کی شکایت بھی کرتے ہیں۔ اور نتیجہ بہت اچھا رہا۔ میں یہاں خوراک کے متعلق دھیان راغب کرانا چاہتا ہوں۔ اور خصوصاً ذاتی ضغطہ دموی کی زیادتی میں کہ جس میں خوراک اور شلاجیت سے ہی حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ میں ذیل کی خوراک تجویز کیا کرتا ہوں:۔

مریض کو دودھ۔ چاول اور پھل استعمال کرنے چاہئیں۔ غرضیکہ مریض کو کم از کم ایک ماہ اپنی خوراک میں معدنی نمک استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اور کم سوڈیم یعنی طبعی نمک) والی خوراک پر گزارہ کرنا چاہیے۔

ان نتائج کو دیکھ کر میری خواہش ہے۔ کہ میرے رفیق ضغطۂ دموی کی زیادتی میں شلاجیت اور سرپینا کو ملا کر استعمال کر کے میرے مشاہدہ کی خوب کلینکی آزمائش (مریض کے بستر کے پاس رہ کر عینی آزمائش کرنا) کریں۔ مزید براں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ شلاجیت آیوڈائیڈز کی طرح کام کرتی ہے۔ اور اس لیئے یہ تصلب الشرائین (آرٹیریو سکلے ری اوس - - - - یعنی یہ عروقی ساخت کی ایک مزمن تبدیلی کا نام ہے۔ اس میں شرائین کے طبق سخت اور بودے ہو جاتے ہیں) کی وجہ سے لاحق ہوئے ضغطۂ دموی کی زیادتی میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ اگرچہ شلاجیت کا اثر آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ لیکن یقینی ہوتا ہے۔ اور مستقبل میں صحت کو قائم رکھتا ہے۔ لہٰذا شلاجیت کے استعمال میں ایک دشواری ہے کہ شفایابی اور دیرپا نتیجہ کی برآمدی کی خاطر اسے طویل عرصہ تک استعمال کرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات چند ایسے مریض بھی آتے ہیں۔ جنہیں شروع میں بہت قلیل مقداریں مثلاً ایک دن میں ایک گرین (½ رتی) کی خوراک میں شلاجیت دینی پڑتی ہے۔ اور پھر بموجب حالت بتدریج مقدار بڑھانی پڑتی ہے۔

حال ہی میں میں نے شلاجیت ذیابیطس شکری کے ایک ایسے مریض کو استعمال کرائی ہے۔ کہ جس کا خون کا دباؤ بھی بڑھا ہوا تھا۔ اس سے ان دونوں امراض کو بہت ہی فائدہ ہوا۔

Qureshi

یہاں میں کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ طویل عرصہ تک استعمال کی جائے ۔ تو ذیابیطس شکری کے مریضوں میں اس کی آزمائش قابل قدر رہتی ہے ۔ یہ انسولین   کی طرح پیشاب سے شکر کو استیصال کرنے میں مریض کی مدد کرتی ہے ۔ چنانچہ پیشاب کے نمونہ میں نصف فی صدی شکر کا اثر رہ جاتا ہے ۔ لہٰذا یہ مریض کے لیے کفایت شعار ثابت ہوتی ہے ۔

مزید براں مجھے بلیری ڈس کائی نیشیا   یعنی جگر کی صفراوی نالیوں میں صفرا کے بہنے کی رفتار کا مدھم پڑ جانا) کے دو مریضوں پر شلاجیت کو استعمال کرنے کا اتفاق ہوا تھا ۔ مریضوں کو طویل عرصہ تک اسے استعمال کرنے کی التجا کی گئی تھی ۔ ان مریضان کو شلاجیت ۵-۵ گرین (۲½ - ۲½ رتی) کی مقدار خوراک میں دن میں دو مرتبہ قلیل المقدار دودھ کے ہمراہ دی جاتی تھی ۔ اور غذا کی نوعیت کے متعلق انہیں چربی (گھی، تیل وغیرہ) اور تلی ہوئی اشیاء سے پرہیز کرنے کی کم از کم دو ماہ کی پابندی تھی ۔ ایک چیز مجھے یہ معلوم ہوئی کہ پندرہ دن کے استعمال کے بعد وہ اپنی طبیعت کی کیفیت بہتر اور عمدہ محسوس کرتے تھے ۔ اور ابھی وہ اسے بدستور استعمال کر رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ امراض مرارہ (پتہ) کے مریضوں میں اس کی مزید آزمائش کرنی چاہیئے ۔

صرف گذشتہ چار ہی سال کی بات ہے کہ مجھے نو ماہ کی عمر کا ایک بچہ دکھایا گیا ۔ کہ جس کو بائیں طرف کا پیدائشی فتق مائی (فوطوں میں پانی اترنا) تھا ۔ اور سرجن اپریشن کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے رشتہ دار چھوٹے بچے کا اپریشن کرانے سے خوف زدہ تھے ۔ انہوں نے مجھے کہا کہ کوئی ایسا علاج کر دیکھو کہ جس سے اپریشن ٹالا جا سکے ۔ ان کی التجا پر میں نے انہیں کہا کہ آپ مجھے کم از کم ایک ماہ آزمائش کرنے دیں ۔ اس طرح مجھے اس مریض پر شلاجیت آزمانے کا اتفاق ملا ۔ اور نتیجہ بھی اچھا رہا میں نے چار گرین (دو رتی) شلاجیت کی تین خوراکیں بنا کر دن میں دینے کو تجویز کیں ۔ اسے طبعی حالت میں آنے میں چوبیس دن لگے ۔ اس مرض کا میرے پاس ایک ہی مریض آیا ہے ۔ لیکن ایسے مریضوں میں اس کی مزید کلینکی آزمائش کرنے کی ضرورت ہے ۔ ایسے مریضوں کے علاج کے دوران میں بیرونی طور پر شلاجیت کا مقام ماؤف پر لیپ بھی کیا جا سکتا ہے ۔

(۴) چند عام آزمودہ استعمالات

استعمالات بیرونی (۱) لڑائی جھگڑے میں لاٹھی ڈنڈے کی چوٹ لگ جانے ۔ درخت وغیرہ سے گر پڑنے یا پتھر وغیرہ سے ٹکرا کر گر پڑنے سے کیسی ہی سوجن کیوں نہ آگئی ہو اور نہایت سخت

Qureshi

درد کیوں نہ ہو۔ شلاجیت کو گرم پانی میں گھول کر لیپ کرنے اور سیکنے سے بہت جلد آرام آجاتا ہے
(۲) اگر چاقو وغیرہ لگنے سے زخم ہو گیا ہو۔ خون بند نہ ہوتا ہو تو اُبال کر صاف کیے ہوئے پانی میں اس کا محلول بنائیں اور زخم پر کم از کم نصف گھنٹہ تک اسے ڈالتے رہیں۔ لیکن واضح رہے کہ محلول شیر گرم ہو۔ ٹھنڈا نہ ہو جائے۔ اس سے زخم بالکل پکنے نہیں پاتا اور بہت جلدی آرام آجاتا ہے۔ اگرچہ خون جاری ہوئے مقام پر اسے لگانے سے پانچ سات منٹ تک جلن رہتی ہے۔ لیکن پھر درد وغیرہ بالکل محسوس نہیں ہوتا۔

استعمالات اندرونی (۱) لاٹھی وغیرہ کسی بھی وجہ سے جسم پر کیسی ہی چوٹ کیوں نہ لگی ہو اسے چار چار رتی کی مقدار میں دینا نہایت مفید و مجرب ہے۔ بہترین طریقہ استعمال تو یہ ہے کہ دو تین چمچے گرم دودھ میں گھول کر پی لی جائے۔ اور بعد ازاں اوپر سے پاؤ ڈیڑھ پاؤ گرم دودھ پی لیا جائے۔ اسے دن میں دو تین مرتبہ ہمراہ گرم دودھ استعمال کرنے سے چوٹ کے درد و سوزش کو فوراً تسکین ہوتی ہے۔ چوٹ سے اگر زخم آگیا ہو تو اس کے استعمال سے خون نکلنا جلدی رُک جاتا ہے۔ اور زخم بہت جلد مندمل ہو جاتا ہے۔ عموماً دو تین روز اس کا استعمال کافی رہتا ہے۔ عام لوگ زیادہ تر اسی غرض کے لیے اسے اپنے گھر ہر وقت رکھتے ہیں تا کہ بوقت ضرورت اس کے استعمال سے فوری فائدہ اٹھایا جا سکے۔
(۲) اس کے استعمال سے خون میں مرمت کا مادہ یکدم بڑھ جاتا ہے جس سے ہڈی جلدی جُڑ جاتی ہے۔ چنانچہ شلاجیت مصفےٰ کو چار رتی سے ایک ماشہ تک کی مقدار میں روزانہ صبح و شام دودھ کے ہمراہ استعمال کرنے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جُڑ جاتی ہے۔
(۳) درد کمر کو رفع کرنے کے لیے یہ چار رتی کی مقدار میں صبح و شام شیر گرم دودھ میں حل کر کے پلانی نہایت مفید و مجرب رہتی ہے۔ اگر اس کی ہر خوراک کے ہمراہ سفوف اسگندھ ناگوری بقدر تین ماشہ بھی کھلا دیا جائے۔ تو سونے پر سہاگہ کا کام ہوتا ہے۔ اور پرانے سے پرانا درد رفع ہو جاتا ہے۔

(۴) جن اشخاص کو ہمیشہ قبض لاحق رہتا ہے۔ اور دور ہونے ہی میں نہ آتا ہو وہ اسے چار رتی سے ایک ماشہ تک روزانہ ماہ ڈیڑھ ماہ تک متواتر شربت گل بنفشہ یا گلقند وغیرہ کے ہمراہ استعمال کر کے اس نامراد مرض سے ہمیشہ کے لیے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اگرچہ اس سے فوری فائدہ نہیں ہوتا۔ لیکن اس کا لگاتار استعمال اس بدعادت کو دور کرنے کے لئے واقعی بے

Qureshi

خطا ہے۔

(۵) شدھ شلاجیت آفتابی، ریسونت مصفٰے، مغز تخم نیم، مویز منقٰے ہر ایک یکتولہ۔ ان کو باریک کر کے باہم ملا کر چار، چار رتی کی گولیاں بنالیں۔ صبح وشام دو، دو گولیاں باسی پانی یا دودھ کے ہمراہ دینے سے خونی وبادی بواسیر کو بہت ہی فائدہ ہوتا ہے، واقعی یہ ایک عجیب نسخہ ہے۔

شدھ شلاجیت آفتابی وگندھک آملہ سار مصفٰے کو ہموزن مقدار میں لے کر باریک پیس کر محفوظ رکھ لیں، اسے ایک ایک ماشہ کی مقدار میں صبح وشام دودھ یا پانی سے دینے سے ہر قسم کی بواسیر کو یقینی فائدہ ہوتا ہے، یہ بے نظیر چٹکلہ بارہا کا مجرب ہے۔

(۶) اگر کرم امعاء کے مریضوں کو کرمی مدگر رس[1] وغیرہ کسی بھی زود اثر کرم کُش دوا کے استعمال کرانے کے بعد مردہ کرموں کو اچھا بھیدی[1] رس وغیرہ کسی بھی قوی مسہل کے ذریعہ خارج کر دیا جائے۔ اور بعد ازاں اس کو تین چار رتی کی مقدار میں دونوں وقت پانی وغیرہ کے ہمراہ استعمال کیا جائے، تو دوبارہ کرم پیدا نہیں ہونے پاتے۔

(۷) جوشاندہ پوست درخت برنا اور جوشاندہ پنج ترن مول[2] کے ہمراہ اسے استعمال کرنے سے سنگ وریگ گردہ ومثانہ اور تنگیٔ پیشاب کی شکایت رفع دفع ہو جاتی ہے۔

(۸) تنگیٔ پیشاب میں اسے جوشاندہ خارخسک کے ہمراہ دینے سے عمدہ فائدہ ہوتا ہے۔

سفوف شلاجیت مصفٰے دو حصہ، سفوف خارخسک پانچ حصّہ، شہد خالص دو حصّہ، ان تمام ادویہ کو باہم ملا کر یک جان کر دیں۔ اسے ایک ایک ماشہ کی مقدار میں دن میں تین چار مرتبہ دینے سے تنگیٔ پیشاب اور ورم مثانہ کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

(۹) سوزاک میں اسے کشتہ قلعی، کشتہ سکہ وغیرہ کے ہمراہ ملا کر دیتے سے نہایت تسلّی

---

[1] نسخہ جات کے لیے آیورویدک نارماکوپیا ملاحظہ فرمائیں۔

[2] پنج معنی پانچ۔ ترن معنی گھاس۔ مُول معنی جڑ۔ یعنی پانچ اقسام کی گھاس کی جڑوں کا مجموعہ، یہ آیوروید کا نہایت مشہور مرکب ہے، جو خاص کر پتھری کو توڑنے اور پیشاب کھولنے کے لیے مستعمل ہے، وہ پانچ ادویہ یہ ہیں۔

بیخ نرسل (کاہی) بیخ سرکنڈا، دُوب کی جڑ، خس، بیخ گنا۔

Oureshi

بخش فائدہ ہوتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہ اکیلی بھی بہت مفید ہے۔ اسے اس غرض کے لئے شیر بُز کی لسّی کے ہمراہ دینا چاہیے۔ چنانچہ ذیل کا نسخہ عموماً سوزاک کی ہر حالت میں چاہے نیا ہو یا پرانا مفید و مجرب رہتا ہے۔

شدھ شلاجیت۔ رست بہروزہ۔ سرو چینی۔ کتھ سفید۔ رال ہر ایک یکتولہ۔ دانہ الائچی خورد نو ماشہ۔ کشتہ قلعی عمدہ تین ماشہ۔ پہلی چھ ادویہ کو خوب باریک پیس لیں۔ پھر بمعہ کشتہ قلعی کے جملہ ادویہ کو باہم ملالیں۔ اسے تین تین ماشہ صبح و شام شربت صندل۔ شربت بزوری۔ دودھ کی لسّی۔ یا ٹھنڈے پانی کے ہمراہ دیں۔

(۱۰) مرض بیخوابی کے مریض اسے دو تین ہفتے شیر گاؤ کے ہمراہ استعمال کریں۔ تو ان کو نہایت مزے کی نیند آنے لگ جاتی ہے۔

(۱۱) مرگی میں اسے شربت برہمی۔ جم شاندہ دش مُول یا ترپھلا کے ہمراہ استعمال کرانے سے نہایت عمدہ فائدہ ہوتے دیکھا گیا ہے۔

(۱۲) بوجہ کمزوری جو سیلان الرحم ہو تو اسے کشتہ فولاد کے ہمراہ ملا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کا نسخہ نہایت مفید و مجرب ہے۔

شدھ شلاجیت تین تولہ۔ کشتہ فولاد۔ سورن بنگ ہر ایک نصف تولہ۔ دانہ الائچی خورد۔ طباشیر نقرہ ہر ایک دو تولہ۔ تمام ادویہ کو بطریق معروف ملا کر سنبھال رکھیں اور بقدر ایک ایک ماشہ دودھ سے دیں۔ بفضلہ دو تین ہفتہ میں سیلان الرحم کو مکمل شفا ہوگی۔

(۱۳) اسے چار رتی کی مقدار میں گرم دودھ کے ہمراہ مجامعت کے بعد کھانے سے صحبت کے بعد کی کمزوری اور تمام سستی فوراً دور ہو جاتی ہے۔

(۱۴) سفوف اسگندھ کے ہمراہ اسے ملا کر دینے سے احتلام کے مریضوں کو عجیب الاثر فائدہ ہوتا ہے۔

چار رتی شلاجیت مصفےٰ اور تین ماشہ سفوف ترپھلا کو صبح و شام خالص شہد میں ملا کر چٹانے سے مرض احتلام یقیناً رفع دفع ہو جاتا ہے۔

(۱۵) اسے تین چار رتی کی مقدار میں صبح و شام ہمراہ دودھ استعمال کرنے سے چند ہی یوم میں صداع مزمن (پرانا سر درد) نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

سر درد کے لیے چار رتی شلاجیت مصفےٰ اور ایک ماشہ دانہ الائچی کلاں کو ملا کر گرم دودھ

یا چائے کے ہمراہ کھلانے سے بہت جلد آرام آجاتا ہے۔

(۱۶) جسمانی یا دماغی کام کاج کرنے کے بعد جب تھکان محسوس ہو یا بوجہ سفر تھکان معلوم ہو تو شلاجیت مصفےٰ چار رتی کو ایک پیالہ گرم دودھ یا چائے کے ہمراہ لے لینے سے منٹوں میں طبیعت ہلکی پھلکی ہو جاتی ہے۔

(۱۷) جب کسی بھی مرض کے چنگل سے چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد کمزوری محسوس ہو تو چند روز چار۔ چار رتی شلاجیت مصفےٰ کو صبح و شام گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کرنے سے گئی ہوئی طاقت پھر لوٹ آتی ہے۔ اس غرض کے لیے یہ کمال کی چیز ہے۔

(۱۸) بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کو لگاتار دو ہفتے صبح و شام چار۔ چار رتی شلاجیت مصفےٰ کو نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کرانے سے وہ جلد ہی اپنی کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل کر لیتی ہے، علاوہ ازیں پرسوت بخار یا پرسوت کی دیگر تکالیف کے ہونے سے محفوظ رہتی ہے۔

(۱۹) اگر افیون کے ساتھ شلاجیت کو ملا کر استعمال کیا جائے۔ تو افیون کم مضر ثابت ہوتی ہے اور جو لوگ افیون کی بری عادت کو چھوڑنا چاہیں۔ وہ اگر ہر روز افیون کی قدرے مقدار کم کرتے جائیں اور اسی قدر افیون کے ساتھ شلاجیت کی مقدار بڑھاتے جائیں، حتیٰ کہ افیون کی بجائے بالکل خالص شلاجیت کھانے لگ جائیں۔ تو اس طرح سے اس منحوس عادت سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

واضح رہے کہ لوگوں میں یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے، کہ افیون کی عادت کو چھوڑنا مشکل ہے درحقیقت اگر افیونی دل سے افیون چھوڑنا چاہے۔ تو پھر افیون چھوڑنی بالکل آسان ہے غرضیکہ مستقل و مصمم ارادے کیساتھ مذکورہ بالا ترکیب پر عمل کرنے سے بغیر کسی تکلیف کے افیون کھانے کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

Oureshi

مستند آیورویدیک مرکّبات

(۱) آروگیہ وردھنی گُٹکا

اجزائے نسخہ:۔ پارہ مصفیٰ۔ گندھک آملہ سار مصفیٰ۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ ابرک سیاہ۔ کشتہ تانبا ہر ایک ایک تولہ۔ سفوف ترپھلا (پوست ہلیلہ زرد، پوست بلیلہ، آملہ منقی تینوں ادویہ کا ہموزن سفوف) آدھ پاؤ۔ سفوف شدھ شلاجیت آفتابی تین چھٹانک۔ شدھ گوگل اور سفوف پوست چترک ہر دو ایک ایک پاؤ۔ سفوف کٹکی ساڑھے تین پاؤ۔

ترکیب تیاری:۔ اوّل پارہ و گندھک کی عمدہ کجلی بنائیں اور پھر ایک آہنی کھرل کے اندر گوگل کو اچھی طرح سے کوٹ لیں۔ بعد ازاں اس میں برگِ نیم کا رس ڈال کر اس قدر احتیاط سے کھرل کریں کہ یہ بالکل حل ہو جائے اور اس کی برائے نام بھی کوئی گلٹی نہ رہے۔ اب اس محلول گوگل میں سفوف شلاجیت کو ملا کر اس قدر کھرل کریں، کہ ہر دو اشیاء بالکل یک جان ہو کر یا نند ملائی ہو جائیں۔ پھر اس محلول میں پارہ و گندھک کی کجلی اور تمام کشتہ جات کو ملا کر یکجان کر دیں۔ اور بعد ازاں باقیماندہ ادویات کے سفوف شامل کر کے کامل دو روز تک زور دار ہاتھوں سے ہمراہ آب برگ نیم کھرل کر کے چار، چار رتی کی گولیاں بنالیں۔

نوٹ:۔ اگر تازہ نیم کے پتوں کا رس نہ مل سکے تو اس کی بجائے خشک نیم کے پتوں کا جوشاندہ بنا کر استعمال کریں۔ چنانچہ مذکورہ مرکب کے لئے ایک سیر تین پاؤ برگِ نیم لے کر چودہ سیر پانی میں جوشائیں اور جب ساڑھے تین سیر پانی باقی رہ جائے تو اسے مل کر چھان لیں اور کام میں لائیں۔ واضح رہے کہ گوگل کو حل کرنے کے لیے گرم گرم جوشاندہ کا استعمال بہتر رہتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ایک سے دو گولی صبح و شام۔

ترکیب استعمال:۔ جلندھر کے لیے پُنر نوا[1] اشٹک کواتھ یا بول مادہ گاؤ کے ہمراہ دیں۔ اور یرقان کے لیے شربت دینار یا عرق کاسنی سے۔

---

[1] نسخہ وغیرہ کے لیے آیورویدک فارماکوپیا ملاحظہ فرمائیں

Qureshi

افعال و منافع - رس رتن سمچیہ میں لکھا ہے کہ یہ وٹی چالیس روز تک متواتر استعمال کرنے سے تمام قسم کے جذام کو رفع دفع کرتی ہے، علاوہ ازیں وات، پت اور کف ان تین خلطوں سے پیدا ہوئے مختلف قسم کے بخاروں کو دور کرتی ہے، بخار پیدا ہونے کے پانچویں دن دینے سے یہ اچھا کام کرتی ہے، یہ پاچن اور دیپن ہے، تمام امراض میں قابل استعمال ہے، دل کو مفید ہے، موٹاپے کو دور کرتی ہے، روزانہ پاخانہ صاف لاتی ہے، کچھ دنوں کے استعمال سے ہی بھوک کو بہت تیز کر دیتی ہے۔ اس کے متعلق زیادہ تعریف کرنا فضول ہے، یہ تمام امراض میں مفید ہے۔ یہ آرد گیبہ وردھنی گٹکا کے نام سے مشہور ہے۔ تمام امراض کی دافع۔ اس وٹی کو شری ناگ ارجن آچاریہ نے بیان کیا ہے۔

منفعت خاص :- یہ اعلیٰ درجہ کی پیٹ کو صاف کرنے والی، بھوک بڑھانے والی اور طاقت دینے والی دوا ہے، ہر قسم کے جلندر کیلئے مفید ہے، پیٹ کے جلندھر (جلودھر) کی یہ خاص الخاص اور بارہا کی آزمودہ دوا ہے۔ اسے اور نارائن چورن کو دو اڑھائی ماہ لگاتار استعمال کرنے سے بالکل آرام آجاتا ہے، لیکن ان ہر دو ادویات کے استعمال کے دوران میں پانی کا استعمال بالکل نہیں کرنا چاہیے، یہاں تک کہ کلی یا غرارہ کرتے وقت بھی خیال رکھیں کہ پانی اندر نہ چلا جائے، بطور غذا صرف دودھ ہی استعمال کرنا چاہیے پہلے تھوڑی مقدار میں دودھ شروع کریں، پھر آہستہ آہستہ سے دودھ کی مقدار بڑھاتے جائیں۔ اگر مریض بہت کمزور ہو تو ان ہر دو ادویات، کے ساتھ مکردھوج وغیرہ کسی مقوی دوا کا استعمال بھی ضرور جاری رکھنا چاہیے، جب مریض بالکل ٹھیک ہو جائے تو پھر پانی دے آناج دیں۔ علاوہ بریں جگر۔ گردوں اور دل کی خرابی اور کمی خون کی وجہ سے ہونے والے جلندھر میں بھی نہایت مفید و مجرب ہے یرقان کے لیے بھی از حد مفید اور بہترین دوا ہے، دیگر ہچکی کے لیے بھی اس کی کئی بار آزمائش کی گئی ہے۔ اور اکثر فوری اثر ہوتے دیکھا گیا ہے۔

(آیورویدک فارماکوپیا)

(۲) پورن چندر رس

اجزائے نسخہ :- رس سندور، کشتہ ابرک سیاہ، کشتہ فولاد، شدھ شلاجیت، بائے بڑنگ مسفوف، کشتہ سونا مکھی، کُل ادویہ ہم وزن۔

Oureshi

ترکیب تیاری :- کسی صاف و عمدہ کھرل میں رس سندور کو باریک پیس لیں پھر ہمراہ پانی اس قدر کھرل کریں کہ اس کی چمک بالکل ناپید ہو جائے۔ بعدہٗ اس میں شدھ شلاجیت کو ڈال کر اتنا کھرل کریں کہ مانند لئی ہو جائے۔ پھر اس میں بقیہ ادویہ کو آمیز کر کے کامل ایک روز پانی سے کھرل کر کے تین تین رتی کی گولیاں بنالیں۔

مقدار و ترکیب استعمال :- ایک ایک گولی صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ دیں۔ اگر ایک گولی ناکافی ثابت ہو تو دو۔ دو گولیاں بھی استعمال کرائی جاسکتی ہیں۔

افعال و منافع :- رسبندر سار سنگرہ اور بھیشج رتناولی میں لکھا ہے کہ اسے گھی اور شہد سے کھائے۔ یہ ورشیہ (مولد منی اور ساتوں دھاتوؤں کو قوی اور توانا کرنے والا) ہے۔

منفعت خاص :- یہ مقوی و مبہی ہے۔ جریان۔ رقت و سرعت کو مفید ہے۔ احتلام کو روکنے کے لیے خاص کر مفید و مجرب ہے۔ قوتِ مردمی کو بڑھاتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ کہ جس سے جسم کی لاغری و ناتوانی دور ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اس کا اثر رفتہ رفتہ ہوتا ہے۔ لیکن مستقل طور پر ہوتا ہے۔ (آیور ویدک فارماکوپیا)

(۳) تاپیہ آدی لوہ

اجزائے نسخہ :- پوست ہلیلہ زرد۔ پوست بلیلہ۔ آملہ منقیٰ۔ زنجبیل۔ فلفل گرد۔ فلفل دراز۔ پوست بیخ چترک۔ بابڑنگ ہر ایک کا سفوف نصف نصف چھٹانک۔ ناگر موتھا مسفوف ڈیڑھ تولہ۔ پیپلا مول۔ دیودار۔ دارچینی۔ چویہ۔ دارہلدی ہر ایک کا سفوف ایک ایک تولہ شلاجیت مصفےٰ۔ کشتہ سونا مکھی۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ فولاد ہر ایک دس دس تولہ۔ کشتہ منڈور (خبث الحدید) ایک پاؤ۔ مصری مسفوف بتیس تولہ۔

ترکیب تیاری۔ کسی صاف کھرل میں سب سے پہلے شلاجیت مصفےٰ کو باریک کھرل کر لیں۔ پھر اس میں تمام کشتہ جات کو ملادیں۔ بعد ازاں بقیہ جملہ ادویہ کو ملاکر دو تین گھنٹے کھرل کر کے بالکل یک جان کر دیں۔

مقدار خوراک :- چار رتی سے ایک ماشہ تک صبح و شام۔

ترکیب استعمال :- کمی خون و جریان وغیرہ کے لیئے اسے شہد میں ملاکر چٹائیں اور اوپر سے شیر گرم دودھ پلائیں۔ یرقان کیلئے اسے بول مادہ گاؤ یا آب مولی کے ہمراہ دیں۔

Oureshi

منفعت خاص:- یہ نہایت اعلیٰ مقوی معدہ اور مولد خون دوا ہے جس کی وجہ سے چند یوم میں ہی قوت ہاضمہ نہایت تیز ہو جاتی ہے۔ اور کھائی پی ہوئی خوراک اچھی طرح ہضم ہو کر جزو بدن بننے لگتی ہے کہ جس سے تازہ و صاف خون بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ کمزور و ناتواں مریضوں کے چہروں پر بھی رونق آجاتی ہے۔ ان کی سستی اور پژمردگی دور ہو کر جسم میں چستی و پھرتی عود کر آتی ہے۔ ملیریا بخار کے بعد ہونے والی کمیٔ خون کے لیے یہ دوا خصوصیت سے نہایت مفید ہے۔ یرقان کے دفعیہ کے لیے بھی نہایت مجرب ہے۔ جریان کو رفع دفع کرتا ہے اور قوت مردمی کو بڑھاتا ہے۔ قصہ کوتاہ ہر مطب میں یہ قابل قدر تحفہ تیار رکھنا چاہیے۔ بوقت ضرورت اس سے خوب فیض اٹھایا جا سکتا ہے۔

(۴) چنتامنی رس

اجزائے نسخہ:- سیماب مصفےٰ۔ گندھک آملہ سار مصفےٰ۔ کشتہ ابرک سیاہ۔ کشتہ فولاد۔ شدھ شلاجیت آفتابی ہر ایک ایک تولہ۔ کشتہ نقرہ چھ ماشہ۔ کشتہ سونا تین ماشہ۔

ترکیب تیاری:- اوّل پارہ و گندھک کی بطریق معروف عمدہ کجلی بنا دیں۔ پھر اس میں بقیہ ادویہ آمیز کر دیں۔ اور جوشاندہ پوست بیخ چترک۔ آب بھنگرہ سبز۔ جوشاندہ پوست درخت ارجن کی الگ الگ سات سات بھاونائیں دے کر ایک ایک رتی کی گولیاں تیار کر لیں۔ اور سایہ میں خشک کر کے محفوظ رکھیں۔

مقدار و ترکیب استعمال:- صبح و شام ایک ایک گولی ہمراہ گرم گائے کے دودھ سے دیں۔

افعال و منافع:- بھیشج رتناولی میں لکھا ہے کہ یہ تمام اقسام کے امراض دل۔ پھیپھڑوں کی بیماریاں بیس اقسام کے پرمیہہ (جریان وغیرہ) اور خطرناک دمہ و کھانسی کو رفع دفع کرتا ہے جسمانی طاقت بڑھاتا ہے۔ جسم کو مضبوط کرتا ہے اور دل کو طاقت دیتا ہے۔

منفعت خاص:- یہ اکثر امراض دل اور خاص کر کمزوری دل خفقان اور اختلاج القلب کے لیے نہایت مفید و مجرب ہے۔ بلا تامل آزمائش کریں۔ نیز جب کثرت مباشرت وغیرہ کی وجہ سے جسم میں منی کی مقدار کم رہ گئی ہو۔ اور منی کا قوام بالکل پانی کی مانند پتلا پڑ گیا ہو کہ جس کی وجہ سے جریان و سرعت کا مرض لاحق ہو گیا ہو تو اس کا متواتر استعمال مذکورہ بالا تمام شکایات کی بیخ کنی کر کے جسم میں قوت باہ کی ایک برقی لہر دوڑا دیتا ہے۔ تازہ خون اس قدر با افراط پیدا ہونے

Oureshi

لگتا ہے۔ کہ پژمردہ چہرہ تر و تازہ اور رنگین ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ ایک قابل قدر تحفہ ہے۔ بناکر مطب کو چار چاند لگائیں۔

(۵) چندر پربھا وٹی

اجزائے نسخہ:۔ باوچی۔ ورچ۔ ناگرموتھا۔ چرائتہ۔ گلو۔ برادہ دیودار۔ ہلدی۔ اتیس۔ پوست دار ہلدی۔ پیپلا مول۔ پوست بیخ چترک۔ دھنیا۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست بلیلہ آملہ منقی۔ چوبہ۔ بابڑنگ۔ گج پیپلی۔ فلفل سیاہ۔ فلفل دراز۔ سونٹھ۔ جوکھار۔ سجی کھار۔ سپید ھانمک۔ سونچل نمک۔ وڑنمک تمام ادویہ کے سفوف تین تین ماشہ۔ کشتہ سونا مکھی تین ماشہ۔ نسوت۔ دنتی مول۔ تیز پات۔ دار چینی۔ الائچی خورد۔ طباشیر ہر ایک کا سفوف ایک تولہ۔ کشتہ فولاد دو تولہ۔ مصری چار تولہ۔ شُدھ شلاجیت آفتابی۔ شُدھ گوگل۔ ہر دو آٹھ آٹھ تولہ۔

ترکیب تیاری:۔ ایک صاف آہنی کھرل میں نصف سیر گرم گرم پانی میں شُدھ گوگل کو بھگو دیں۔ جب وہ قدرے نرم ہو جائے تو پھر آہستہ آہستہ اسے کھرل کریں۔ حتیٰ کہ تمام گوگل پانی میں حل ہو جائے۔ پھر اس محلول گوگل میں مصری و شُدھ آفتابی شلاجیت کو آمیز کر کے اتنا کھرل کریں۔ کہ ہر سہ اشیاء بالکل یکجان ہو جائیں۔ بعد ازاں بقیہ تمام ادویہ کو ملا کر کامل ایک دن کھرل کرتے کے بعد تین تین رتی کی گولیاں بنائیں۔

نوٹ:۔ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ کئی آیورویدک فارمیسیوں میں گوگل پانی کی بجائے دودھ میں بھگویا جاتا ہے۔ اس سے دوا کے اوصاف میں اضافہ تو کیا ہوتا ہے۔ البتہ مرکب کا وزن کافی بڑھ جاتا ہے۔ کہ جس سے اُن کے مالی فائدہ میں ضرور اضافہ ہوتا ہے اور اس کے سوائے شائد اُن کا بھی کوئی دوسرا مدعا نہیں ہوتا۔

مقدار و ترکیب استعمال:۔ ایک سے دو گولی تک صبح و شام بیماری کے مطابق مناسب بدرقہ سے دیں۔ چنانچہ جریان و احتلام کے لئے ابھیا[1] ارشٹ یا دودھ سے۔ قبض کے واسطے دودھ میں بادام روغن ڈال کر۔ کمی حیض میں تیز عرق سونف سے کثرت حیض میں شیر آہن تاب

---

[1] نسخہ کے لئے آیورویدک فارماکوپیا ملاحظہ فرمائیں

سے بدہضمی میں عرق سونف سے ۔ پیشاب میں جلن ۔ گدلاپن یا سفیدی ہو یا زیادتی پیشاب ہو ۔ تو عرق گلو سے دیں ۔

افعال و منافع :۔ شارنگدھر میں لکھا ہے کہ چندر پربھا وٹی کل امراض کے دور کرنے میں مشہور ہے ۔ اس سے بیس اقسام کے پرمیہہ ۔ عسر البول ۔ تقطیر البول ۔ پتھری ۔ قبض ۔ اپھارہ ۔ پیٹ درد ۔ ذیابیطس ۔ گلٹی ۔ رسولی ۔ کلانی فوطہ ۔ کمیٔ خون ۔ یرقان ۔ برقان اسود ۔ آنت اترنا ۔ درد کمر ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ جذام ۔ بواسیر ۔ کھجلی ۔ طحال ۔ بھگندر ۔ امراض دانت ۔ امراض چشم ۔ وچرچیکا [1] مستورات کے امراض حیض ۔ مردوں کے امراض منی ۔ کمیٔ ہاضمہ ۔ نفرت طعام اور دات ۔ پت ۔ وکف کی کمی و زیادتی کو دور کرتی ہے ۔ مقوی ہے ۔ مادہ تولید میں اضافہ کرتی ہے اور رسائن ہے ۔

منفعت خاص :۔ یہ گولیاں ہر قسم کی جسمانی اور دماغی کمزوری کو رفع کرنے کے لیے اکسیر ہیں ان کے استعمال سے مردوں کے امراض منی جریان و احتلام دور ہوتے ہیں ۔ قوت باہ بڑھتی ہے ۔ مستورات کی شکایات متعلقہ ماہواری یعنی حیض کا کم آنا یا درد سے آنا بے قاعدہ آنا وغیرہ کے لیے بہت مفید ہیں ۔ غرضیکہ مردوں کے امراض منی اور عورتوں کے امراض رج دور کر کے قابل اولاد بناتی ہیں ۔ شکایات متعلقہ پیشاب مثلاً پیشاب کا زیادہ آنا بار بار آنا ۔ پیشاب میں منی ، چربی ، شکر ، فاسفیٹ اور یوریٹ وغیرہ کا آنا ، پیشاب کا رک کر آنا یا جلن اور درد کے ساتھ آنا کو نہایت مفید ہیں ۔ دائمی قبض کے مریضوں کے لیے بھی مفید ہیں ۔ معدہ و جگر کو طاقت بخشتی ہیں کہ جس سے غذا ہضم ہو کر جزو بدن بنتی ہے ۔ بواسیر کے مریضوں کے لیے نہایت نافع ہیں ۔ ہر مزاج کے مرد و عورت ۔ جوان و بوڑھے کے لیئے ہر ملک و ہر موسم میں قابل استعمال ہیں ۔ غرضیکہ صاحب (مجوز) نسخہ نے اس کے جو اوصاف لکھے ہیں ۔ وہ بالکل درست ہیں ۔ مگر فائدہ رفتہ رفتہ لیکن مستقل طور پر ہوتا ہے ۔ اس لیے اسے کچھ مدت لگاتار استعمال کرنا چاہیے ۔ یہی وہ گولیاں ہیں ۔ کہ جو اشتہاری وید و حکیم مختلف ناموں سے رجسٹرڈ کرا کر آئے دن ہزاروں روپوں کی فروخت کر رہے ہیں ۔

(آیورویدک فارماکوپیا)

---

[1] یہ ایک کوڑھ کی قسم ہے ۔ کہ جس میں کھجلی کرنے والی سیاہ رنگ کی پھنسیاں ہوتی ہیں ۔ اور ان سے بہت گندہ مواد نکلتا رہتا ہے ۔ اسے وچرچیکا کہتے ہیں (چرک سنگھتا)

Oureshi

(۶) چندر کلا وٹی

اجزائے نسخہ:۔ الائچی خورد مسفوف، کافور، شدھ شلاجیت آفتابی ہر ایک یکتولہ۔ آملہ منقیٰ جائفل، ناگ کیسر، موصلی سنبل، ہر ایک کا سفوف یکتولہ، رس سندور، کشتہ قلعی، کشتہ فولاد ہر ایک یک تولہ۔

ترکیب تیاری:۔ رس سندور کو کسی عمدہ کھرل میں ڈال کر باریک رگڑ لیں اور پھر ہمراہ جوشاندہ گلو اس قدر کھرل کریں۔ کہ اس کے ذرات کی چمک غائب ہو جائے۔ بعد ازاں اس میں کافور اور شدھ شلاجیت آفتابی کو آمیز کر کے زوردار ہاتھوں سے اتنا کھرل کریں۔ کہ ہر سہ ادویہ یکجان ہو جائیں۔ پھر بقایا تمام ادویہ کو شامل کر دیں۔ اور بقیہ جوشاندہ گلو سے کامل ایک دن کھرل کریں۔ جب مرکب غلیظ القوام ہو جائے۔ تو بعدہٗ موصلی سنبل کے جوشاندہ کے ہمراہ کامل ایک دن کھرل کریں۔ اور پھر جب یہ مرکب گولیاں بننے کے قابل ہو جائے۔ تو تین تین رتی کی گولیاں بنا لیں۔

نوٹ:۔ دس تولہ گلو کو نیم کوب کر کے ایک سیر پانی میں جوشائیں۔ جب نصف پاؤ پانی باقی رہ جائے۔ تو اسے مل کر چھان لیں۔ بس یہی جوشاندہ گلو مطلوب ہے۔ اور اسی طرح دس تولہ موصلی سنبل کا تیار شدہ جوشاندہ درکار ہے۔

مقدار و ترکیب استعمال:۔ صبح و شام ایک تا دو گولی حسب طاقت امراض منی کے لیے گائے کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ اور ایلبیوٹو من وغیرہ آنے کی حالت میں ہمراہ جوشاندہ گلو دیں۔

افعال و منافع:۔ یوگ رتناکر، یوگ چنتامنی، اور رس کام دھینو وغیرہ میں لکھا ہے کہ اسے تمام اقسام کے پرمیہہ میں استعمال کریں۔

منفعت خاص:۔ اس آیورویدک کے مشہور مرکب سے جریان اور احتلام ہر دو شکایات بیخ و بن سے اکھڑ جاتی ہیں۔ نظام ہضم درست ہو کر کھایا پیا جزو بدن بننے لگتا ہے۔ دماغی طاقت بہت جلد بڑھ جاتی ہے۔ غرضیکہ منی کو گاڑھا کرنے اور منی کے دیگر بیبیوں نقائص کو دور کرنے کے لئے یہ ایک عجیب و غریب اور آزمودہ دوا ہے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اس کا اثر رفتہ رفتہ لیکن مستقل طور پر ہوتا ہے۔ اور تیز ادویات کی نسبت اس کا استعمال ہر لحاظ سے بدرجہا بہتر رہتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر پیشاب میں ایلبیومن۔ چربی۔ فاسفیٹ اور شکر

Qureshi

وغیرہ آتی ہو تو بھی اس کے استعمال سے ازحد فائدہ ہوتا ہے۔

(آیور ویدک فارما کوپیا)

(۷) رس آدی چورن

اجزائے نسخہ:۔ پارہ مصفّٰی ایک تولہ۔ گندھک آملہ سار مصفّٰی دو تولہ۔ کافور تین تولہ۔ شلاجیت مُصفّٰی آفتابی چار تولہ۔ خس مسفوف پانچ تولہ۔ فلفل گرد مسفوف چھ تولہ۔ مصری مسفوف سات تولہ۔

ترکیب تیاری:۔ اوّل کسی صاف و پختہ کھرل میں پارہ و گندھک کی عمدہ کجلی تیار کریں۔ پھر کافور اور شلاجیت مصفّٰی کو ملا کر یکجان کریں۔ بعد ازاں دیگر جُملہ ادویہ کو ملا کر ایک روز کامل خوب زور دار ہاتھوں سے کھرل کر کے سنبھال کر رکھ لیں۔

مقدار و ترکیب استعمال:۔ اسے بقدر تین تین رتی کی مقدار میں دن میں تین مرتبہ ہمراہ شہد چٹائیں۔ اگر ہر خوراک کے ہمراہ ہموزن مقدار میں یعنی بقدر تین رتی کشتہ ہڑتال گودنتی ملا لیا جائے۔ تو سونے پر سہاگہ کا کام ہوتا ہے۔ اسے ٹھنڈے پانی سے بھی دے سکتے ہیں۔

افعال و منافع:۔ لوگ زنتاکر میں لکھا ہے۔ کہ اسے باسی پانی کے ہمراہ استعمال کرنے سے بہت بڑھی ہوئی پیاس بھی دُور ہو جاتی ہے۔

منفعت خاص:۔ یہ صفرا کو تسکین دینے کے لیے نہایت مجرب و آزمودہ دوا ہے چنانچہ جب بخار کا درجہ حرارت بہت زیادہ ہو۔ مریض قے سے سخت نالاں ہو۔ جسم گرمی کی وجہ سے جلا جاتا ہو۔ آنکھیں سرخ ہو گئی ہوں بے چینی سے ایک کروٹ لیٹنا مشکل ہو رہا ہو۔ مریض ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا ہو۔ تو ایسی حالت میں اس کے استعمال سے نہایت درجہ تسکین حاصل ہوتی ہے۔ ایک دو خوراک کے استعمال کے بعد ہی مریض کی بے چینی و پیاس وغیرہ علامات کافور ہو جاتی ہیں۔ درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔ اور مریض سکھ کا سانس لینے لگتا ہے۔ اگر ایسی حالت میں اس کے علاوہ مریض کی پیشانی پر برف سے ٹھنڈے کئے ہوئے پانی یا بکری کے دودھ یا سرکہ و عرق گلاب کی پٹی بچیس تیس منٹ تک رکھ دی جائے۔ تو پھر نہایت ہی جلد اکسیر الاثر فوائد ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

۸۔ یکرت پلیہاری لوہ

اجزائے نسخہ:۔ شنگرف سے نکلا ہوا پارہ۔ گندھک آملہ سار مصفّٰی۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ ابرک

سیاہ۔ ملسی مصفّٰے سفوف ہلدی، مغز جمالگوٹہ مدبر، سہاگہ بریاں، شدھ شلاجیت آفتابی۔ ہر ایک یک تولہ۔ کشتہ تانبہ دو تولہ۔

ترکیب تیاری:۔ اوّل پارہ اور گندھک کو خوب کھرل کرکے عمدہ کجلی تیار کریں۔ پھر کسی ایک عمدہ وصاف کھرل میں مغز تخم جمالگوٹہ مدبر کو ڈال کر ہمراہ پانی اس قدر زوردار ہاتھوں سے کھرل کریں کہ اسکے تمام ذرات تحلیل ہو جائیں۔ اب اس میں کجلی وغیرہ بقیہ تمام ادویہ کو ملا دیں۔ اور اس مرکب کو بیخ جمالگوٹہ تسوت (نردی) پوست بیخ چترک سنبھالو۔ ترکُٹا (زنجبیل۔ فلفل دراز۔ فلفل گرد) ہر پانچ ادویہ کے علیحدہ علیحدہ جوشاندہ سے ایک ایک روز کھرل کریں۔ بعد ازاں اسے ادرک اور سبز بھنگرے کو کوٹ کر نکالے ہوئے پانی میں ایک ایک روز کھرل کرکے ۲ دو رتی کی گولیاں بنالیں۔

مقدار و ترکیب استعمال:۔ ایک ایک گولی صبح وشام عرق مکو یا بول مادہ گاؤ یا لسی کے ہمراہ دیں۔

افعال و منافع:۔ بھیشج رتناولی میں لکھا ہے۔ کہ اس کے استعمال سے دیرینہ امراض جگر و تلی چاہے ایک خلط سے ہوں، یا دو خلطوں سے یا تینوں خلطوں سے دور ہو جاتے ہیں آٹھ اقسام کے امراض شکم۔ اپھارہ۔ بخار۔ کمیٔ خون۔ یرقان۔ سوجن (آماس) ہلیمک (کاملا روگ یعنی یرقان کی ایک قسم ہے۔ جس میں مریض کے جسم کا رنگ نہایت زرد ہو جاتا ہے) کمیٔ ہاضمہ اور اُرچی کو نافع ہے۔

منفعت خاص:۔ اس کے استعمال سے جگر و تلی کی اکثر شکایات رفع دفع ہو جاتی ہیں چنانچہ بڑھے ہوئے جگر و تلی کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ اس سے ہر روز کھل کر ایک دست ہو جاتا ہے کمی ہاضمہ کو دور کرکے غذا کو خوب جزو بدن بناتا ہے۔ جس سے جسم میں بکثرت صاف خون پیدا ہونے لگتا ہے۔ مرض یرقان کی بارہا کی تجربہ شدہ نہایت بھروسہ کی دوا ہے۔ علاوہ ازیں جگر و تلی کی خرابی کی وجہ سے جو بخار دور ہونے میں نہیں آتے۔ وہ اس کے استعمال سے جلد کافور ہو جاتے ہیں غرضیکہ یہ ایک قابل قدر نسخہ ہے۔ جو ہر مطب میں تیار رہنا چاہیئے

(۹) یوگ راج

اجزائے نسخہ:۔ پوست ہلیلہ زرد، پوست بہیڑا۔ آملہ منقی۔ زنجبیل۔ فلفل دراز۔ فلفل گرد۔ پوست بیخ چترک۔ بائبڑنگ ہر ایک کا سفوف یکتولہ۔ شدھ شلاجیت آفتابی۔ کشتہ روپا مکھی[1]۔ کشتہ سونا مکھی

[1] روپا مکھی وغیرہ کے کشتہ جات کے تیار کرنے کی تراکیب معلوم کرنے کیلئے آیورویدک خاد ماکو پیا کا۔

(باقی صـ ۸۰ پر)

Oureshi

کشتہ فولاد، کشتہ چاندی ہر ایک ایک چھٹانک۔ کھانڈ دیسی آٹھ تولہ

ترکیب تیاری:۔ اوّل کسی صاف کھرل میں شدھ شلاجیت کو باریک پیس لیں، پھر اس میں کشتہ جات کو ملائیں۔ بعد ازاں بقیہ جملہ ادویہ کو ملا کر تین چار گھنٹے کھرل کر کے بالکل یکجان کر دیں۔

مقدار و ترکیب استعمال:۔ بقدر چار رتی سے ایک ماشہ تک صبح و شام شہد خالص میں ملا کر چٹائیں، اور اوپر سے شیر گرم دودھ پلائیں۔

افعال و منافع:۔ چرک سنگھتا، چکر دت اور بھیشج رتنا ولی وغیرہ میں لکھا ہے، کہ یہ آب حیات کی مانند بہترین رسائن اوشدھی (دوا) تمام امراض کو رفع دفع کر دیتی ہے۔ یہ کمیٔ خون۔ زہر کھانسی، دق، طبریا بخار، جذام، بدہضمی، پرمیہہ (جریان وغیرہ) سوکھا۔ دمہ۔ ہچکی۔ اروچی (کھانے کی طرف طبیعت کا راغب نہ ہونا) کو دور کرتی ہے۔ اور خاص کر مرگی، یرقان اور بواسیر کو نافع ہے

منفعت خاص:۔ یہ مقوی معدہ اور مولد خون ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے چند یوم کے استعمال کے بعد ہی بھوک چمک اٹھتی ہے۔ کھایا پیا جزو بدن بننے لگتا ہے، تازہ خون بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ کمزور و ناتواں مریضوں کے جسم میں بھی چستی اور پھرتی عود کر آتی ہے۔ اور وہ مضبوط و توانا ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ جو مریض آئے دن کمیٔ خون وغیرہ کی وجہ سے ہمیشہ پژمردہ رہتے ہیں، وہ اسے استعمال کر کے قابل رشک صحت حاصل کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں جریان وغیرہ کو نیست و نابود کر کے قوت مردمی کو بھی خوب بڑھاتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۷۹) مطالعہ فرمائیں جس میں سالہا سال کے عملی تجربات کے بعد تجربہ کی کسوٹی پر سو فیصدی جانچی ہوئی بالکل صحیح و مجرب تراکیب پوری دیانتداری اور دریا دلی کیساتھ تحریر کر دیگئی ہیں، کوئی ایک بھی ترکیب ایسی درج نہیں کی گئی کہ جس کی متعدد مرتبہ آزمائش نہ کی جا چکی ہو، یہی نہیں بلکہ کشتہ سازی کے متعلق جو اکثر راز پوشیدہ ہیں، جن کے متعلق کامل واقفیت نہ ہونے سے کشتہ جات تیار کرتے ہیں ہر مرحلہ پر ناکامی ہوتی ہے، وہ تمام نکتے نہایت سلجھا کر افشا کر دیئے ہیں، غرضیکہ علم و عمل کشتہ جات کے متعلق اُن اُن پوشیدہ رازوں کو افشا کیا گیا ہے جن کا اندازہ کتاب کے مطالعہ یا تجربہ کے بعد ہی کسی قدر لگایا جا سکتا ہے۔

Qureshi

بہترین آزمودہ مجرّبات

(۱) آدرش رسائن

حقیقی معنوں میں قوت باہ کی تمام ادویہ کی سرتاج دوا ہے۔ بڑی بڑی قیمتی یاقوتیاں مفرحات کشتے اور جڑی بوٹی کے نسخہ جات اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ یہ ہماری متعدد مرتبہ کی آزمودہ اور مطب میں ہر وقت تیار رہنے والی جامع الاثرات اکسیر ہے۔ ایک مرتبہ جس نے اس کی آزمائش کر لی۔ وہ ہمیشہ کے لیے اس کا گرویدہ ہو گیا ہے۔ ہو بھی کیوں نہ۔ اس کے چند روز کے استعمال سے ہی جسم میں قوت و طاقت کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ اور بدن کے ہر رگ و ریشہ میں از سر نو آثار حیات تازہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ یہ ایک نہایت تجربہ اور بھروسہ کی چیز ہے۔ مطب کی جان ہے۔ آمدن کا خاص ذریعہ ہے۔ ہمارے اکثر کرمفرما اس کے نسخہ کے متلاشی رہتے ہیں۔ مدت سے ٹالتا آرہا ہوں لیکن اب انہیں مزید انتظار کرانا گوارہ نہیں۔ اس لئے اب اس پوشیدہ نسخہ کو بالکل صحیح طور پر پوری دیانتداری کے ساتھ ذیل میں افشا کئے دیتا ہوں۔ تاکہ احقر کی یاد آپ کے دلوں میں بنی رہے۔

اجزائے نسخہ:- شلاجیت مصفےٰ آفتابی، بچھلہ مدبر مسفوف آب گھیکوار و ادرک والا ہر دو آٹھ آٹھ تولہ۔ کشتہ فولاد درجہ خاص چار تولہ۔ جائفل، لونگ، جاوتری ہر ایک کا سفوف دو۔ دو تولہ عقرقرحا مسفوف تین تولہ، خالص زعفران کاشمیری ایک تولہ، خراطین مصفےٰ مسفوف چار تولہ۔ کشتہ شنگرف درجہ خاص دو تولہ، کشتہ سنکھیا درجہ خاص تین ماشہ

ترکیب تیاری:- کسی نہایت صاف و پختہ نہ گھسنے والی پتھر کی کھرل میں کشتہ سنکھیا۔ اور کشتہ شنگرف کو ڈال کر ہمراہ آب برگ پان ایک گھنٹہ خوب زور دار ہاتھوں سے کھرل کریں پھر زعفران کو داخل کر کے اس قدر کھرل کریں۔ کہ اس کے تمام رگ و ریشہ بالکل معدوم ہو کر وہ مانند مکھن یک جان و ملائم ہو جائے۔ بعد ازاں شلاجیت کو ڈال کر اتنا کھرل کریں۔ کہ تمام ادویہ یکجان ہو جائیں بعدہٗ بقیہ ادویہ کو شامل کر کے کامل دو روز ہمراہ آب برگ پان خوب زور دار ہاتھوں سے کھرل کر کے تین تین رتی کی گولیاں بنالیں۔

Qureshi

خاص راز کی باتیں

۱۔ ترکیب تدبیر کچلہ بذریعہ آب گھیکوار و ادرک

حسب ضرورت کچلوں کو کسی تام چینی کے برتن میں آب گھیکوار کے اندر دو ہفتہ تک تر رکھیں۔ آب گھیکوار اتنا ہونا چاہیے۔ کہ اس میں کچلے ڈوبے رہیں۔ بعد ازاں آب گھیکوار جب ان کے اندر جذب ہو جائے۔ تو پھر ان کو آب ادرک میں دو ہفتہ تک بھگوئے رکھیں۔ آب ادرک جذب ہو جانے پر جب کہ وہ گیلے ہی ہوں۔ ان کو ہاون دستہ میں خوب زور سے اچھی طرح کوٹ پیس کر کپڑ چھان کر کے رکھ لیں۔ بس یہی مطلوب ہے۔

فائدہ:۔ عموماً کچلوں کو مدبر کرتے وقت ان کے بالائی چھلکے اور پتے کو نکال دیا جاتا ہے لیکن اس طریق میں بالائی چھلکا وغیرہ کے ہمراہ ہی باریک کر کے استعمال کر لئے جاتے ہیں۔ اس ترکیب سے مدبر ہوئے کچلہ میں پتہ وغیرہ کوئی نقصان نہیں دیتا۔ بلکہ اس طریق سے ان کا جزو مؤثرہ پوری طرح سے قائم رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے دیگر تراکیب سے مدبر کئے ہوئے کچلوں کی نسبت یہ بدرجہا مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ٹیکسلا آیورویدک فارمیسی میں ہمیشہ سیروں کی مقدار میں اس طریق سے انہیں شدھ کیا جاتا ہے۔ اور یہ طریقہ واقعی بالکل سائنٹیفک اور تجربات پر مبنی ہے۔ چنانچہ اگر آپ آدرش رسائن سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو اس میں اسی طریق سے مدبر کئے ہوئے کچلہ کو شامل کیجئے۔ کچلہ کو مدبر کرنے کے متعلق اگر آپ زیادہ کامل واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آیورویدک فارماکوپیا کا مطالعہ فرمائیں۔ کہ جس کے باب نہم بنام شودھن ودھی میں اس پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے۔ صرف اسی پر نہیں۔ بلکہ دیگر بیسیوں ادویہ مثلاً سونا۔ چاندی۔ پارہ شنگرف۔ گندھک۔ ابرک۔ جمالگوٹہ وغیرہ وغیرہ کے مدبر کرنے کی بہترین تراکیب مندرج ہیں۔

۲۔ کشتہ فولاد۔ درجہ خاص

یوں تو اس میں کوئی بہترین کشتہ فولاد (کشتہ فولاد شنگرفی وغیرہ)[1] ڈالا جا سکتا ہے۔ لیکن وسیع تجربات

[1] اس کی صحیح اور مستند ترکیب تیاری آیورویدک فارماکوپیا میں باوضاحت درج ہے۔

Qureshi

کے بعد مجھ پر یہ امر بخوبی روشن ہو چکا ہے کہ اگر اس میں وہ کشتہ فولاد جو ہم نے اپنے دواخانہ کی فہرست میں کشتہ فولاد درجہ خاص کے نام سے درج کیا ہے، شامل کیا جائے تو یقین جانئے کہ سونے پر سہاگہ کا کام دے گا۔ اور ہو بھی کیوں نہ جب کہ یہ اکیلا ہی کشتہ تجربات سے قوت مردمی کو بڑھانے کے لیے اکسیر الاثر ثابت ہو چکا ہے۔ پھر جب یہ آدرش رسائن کے دیگر بہترین اجزاء سے مرکب ہوتا ہے، تو لازمی طور پر عجیب رنگ دکھاتا ہے۔ غرضیکہ یہ تمام اجزاء باہم مرکب ہو کر مسیحائی تاثیر کے حامل بن جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم ہمیشہ اس میں یہی کشتہ فولاد ڈالتے ہیں یہ کوئی عام کشتہ فولاد نہیں ہے۔ بلکہ کئی حکماء کے سینہ کا راز ہے۔ اور کوئی وائید اور حکماء اشتہار بازی کر کے اس سے خوب روپیہ کما رہے ہیں۔ خیر ہمیں ان کی اشتہار بازی سے واسطہ نہیں۔ ہم نے تو صرف اس کی صحیح و مجرب ترکیب سے آپ کو آگاہ کرنا ہے تاکہ آپ اسے خود تیار کر سکیں۔

پیشتر اس کے کہ اس کی ترکیب تیاری وغیرہ کے متعلق آپ کو مطلع کریں یہ نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے، کہ اس کے متعلق چند دیگر ضروری امور سے آپ کو آگاہ کر دیا جائے تاکہ آپ کو اس مبارک نسخہ کی پوری پوری قدر و قیمت معلوم ہو جائے۔ چنانچہ کئی سال ہوئے جب کہ ہم نے سب سے پہلے اس نسخہ کو چکتسا چندرادوے کے حصہ چہارم میں پڑھا تھا۔ اور اس دن سے اسے تیار کرنے کی ٹھان لی تھی۔ چنانچہ پھر کئی بار بنایا۔ کتاب مذکورہ میں اس کے متعلق لکھا ہے۔

"اس نسخہ کی کہانی بھی عجیب ہے، یہ پنڈت بالکرشن جی کو لاہور کے مشہور و معروف پنڈت ٹھاکر دت جی شرما سے ملا۔ پنڈت ٹھاکر دت جی کو نواب بہاول پور کے سسر حاجی حیات محمد خان صاحب سے ملا۔ حاجی صاحب کو یہ ملاقلاق کی پہاڑی گپھا میں رہنے والے رتن گری نامی ایک سادھو سے ملا۔ سادھو مہاتما نے اپنی خدمت کرنے والے ایک گوالے کو اس کی چار خوراکیں دے دیں۔ وہ چاروں خوراکیں ایک ہی بار کھا گیا۔ اسے کھاتے ہی کام جور چڑھا۔ اگر سادھو مہاراج اس کا علاج نہ کرتے، تو وہ گوالا مر جاتا۔ اس بوڑھے گوالے پر اس کا اتنا اثر ہوا۔ کہ اسے بڑھاپے میں تین شادیاں کرنی پڑیں۔"

یہی نہیں بلکہ چکتسا چندرادوے کے مصنف بابو ہری داس جی نے لکھا ہے۔

"اس کے استعمال سے نیا خون پیدا ہوتا ہے۔ اکیس دن میں چہرہ لال سرخ ہو جاتا ہے، چالیس

ؕ۱ حال ڈیرہ دون (یو۔پی)

دن میں اتنی طاقت آجاتی ہے، کہ بنا مباشرت کئے رُکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہمیں یہ نسخہ رتناکر اور چاند نامی ماہواری رسالوں سے ملا ہے۔ اس لیے ہم ایڈیٹر رتناکر۔ چاند اور پنڈت بالکرشن شرما کو دلی مبارکباد دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ چھ سات خوراک کھانے ہی قوت جماع تیز ہو جاتی ہے، زیادتی پیشاب۔ کمی خون اور جگر کی کمزوری کے لیئے اکسیر ہے اور قوت مردمی کے لیے بینظیر ہے، آپ نے اسے سینکڑوں بیماروں پر آزمایا اور ہر بار عمدہ نتیجہ پایا۔ ہم نے بھی اسے بنایا اور مریضوں کو دیا۔ ایک آدمی کا وزن ایک ہفتہ میں چار پونڈ بڑھ گیا۔ اور دوسرے کا چہرہ لال سُرخ ہو گیا۔ لیکن ہم نے اتنا چمتکار ابھی تک نہیں دیکھا۔ کہ اکیس دن استعمال کرنے سے عورت کے بغیر نہ رہا جائے۔ ابھی آزمائش کر رہے ہیں ؟

اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ یہ نسخہ کس قدر قیمت کا ہے؟ بہر حال ذیل میں اس کا مبارک نسخہ ملاحظہ فرمائیں۔

اجزائے ترکیب:۔ برادہ جوہردار فولاد اصلی مصفےٰ ایک پاؤ۔ سم الفار (سنکھیا) سفید ہڑتال ورقیہ مصفےٰ، آملہ سار گندھک مصفیٰ، پارہ مصفےٰ ہر ایک چار تولہ۔ مشک کافور عمدہ دو تولہ

ترکیب تیاری:۔ یہ کشتہ فولاد سولہ آنچ سے تیار ہوتا ہے، ہر ایک آنچ کے متعلق ذیل میں تفصیل سے روشنی ڈالی جاتی ہے۔

پہلی آنچ

برادہ جوہردار فولاد	بیس تولہ
سم الفار سفید	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

تینوں اشیاء کو بموجب وزن ایک عمدہ وصاف لوہے کے کھرل میں ڈال کر آب گھیکوار کے ہمراہ خوب زور دار ہاتھوں سے کامل چھ گھنٹے تک کھرل، پھر اس کی پتلی پتلی۔ چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا کر خشک کر کے کوزہ گلی میں گل حکمت کر کے سکھالیں، پھر کسی محفوظ الہوا جگہ میں ایک گڑھے کے اندر سے پانچ سیر صحرائی اوپلوں کی آنچ میں پھونک دیں۔ آگ کے خود بخود سرد ہونے پر کوزہ گلی کو گڑھے سے نکال کر بہ احتیاط کھول کر ٹکیوں کو نکال لیں اب ان کو کھرل میں ڈال کر پیس لیں، اور ذیل کے طریقہ سے دوسری آنچ دیں۔

Qureshi

دوسری آنچ

مذکورہ فولاد......

ہڑتال ورقیہ مصفیٰ	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

جس طرح پہلی آنچ کے دوران میں جملہ اشیاء کو آب گھیکوار کے ہمراہ کھرل کرکے آگ دی تھی بلکہ اسی طرح پہلی آنچ دینے کے بعد حاصل ہوئے فولاد کو ہڑتال ورقیہ مصفیٰ و مشک کافور کے ہمراہ آب گھیکوار میں کھرل کرکے بدستور آگ دیں۔ غرضیکہ ترکیب تیاری وہی ہے صرف اشیاء کا فرق ہے بار بار انہی الفاظ کو دہرانا موزوں نہیں معلوم ہوتا۔ اس لیے صرف ہر آنچ کی اشیاء تحریر کرنے ہی پر اکتفا کیا جائے گا۔ باقی ترکیب تیاری بالکل پہلی آنچ کی مانند ہی ہے۔ خوب سمجھ لیویں۔

تیسری آنچ

مذکورہ فولاد......

گندھک آملہ سار مصفیٰ	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

ٹھیک پہلی آنچ کی مانند تمام اشیاء کو کھرل کرکے آگ دیں۔

چوتھی آنچ

مذکورہ فولاد......

سیماب مصفیٰ	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

بالکل پہلی آنچ کی مانند تمام اشیاء کو کھرل کرکے آگ دیں۔

پانچویں آنچ

مذکورہ فولاد......

سم الفار سفید	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

بالکل پہلی آنچ کے مانند تمام اشیاء کو کھرل کرکے آگ دیں۔

Oureshi

چھٹی آنچ

مذکورہ فولاد ....

ہڑتال ورقیہ مصفیٰ	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

بالکل پہلی آنچ کی مانند تمام اشیاء کو کھرل کر کے آنچ دیں۔

ساتویں آنچ

مذکورہ فولاد....

گندھک آملہ سار مصفیٰ	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

بالکل پہلی آنچ کی مانند تمام اشیاء کو کھرل کر کے آگ دیں۔

آٹھویں آنچ

مذکورہ فولاد......

سیماب مصفیٰ	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

بالکل پہلی آنچ کی مانند تمام اشیاء کو کھرل کر کے آگ دیں۔

نویں آنچ

مذکورہ فولاد......

سم الفار سفید	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

بالکل پہلی آنچ کی مانند تمام اشیاء کو کھرل کر کے آگ دیں۔

دسویں آنچ

مذکورہ فولاد......

ہڑتال ورقیہ مصفیٰ	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

بالکل پہلی آنچ کی مانند تمام اشیاء کو کھرل کر کے آگ دیں۔

Qureshi

گیارھویں آنچ

مذکورہ فولاد.....

گندھک آملہ سار مصفیٰ	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

بالکل پہلی آنچ کی مانند تمام اشیاء کو کھرل کر کے آگ دیں۔

بارھویں آنچ

مذکورہ فولاد....

سیماب مصفےٰ	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

بالکل پہلی آنچ کی مانند تمام اشیاء کو کھرل کر کے آنچ دیں۔

تیرھویں آنچ

مذکورہ فولاد....

سم الفار سفید	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

بالکل پہلی آنچ کی مانند تمام اشیاء کو کھرل کر کے آگ دیں۔

چودھویں آنچ

مذکورہ فولاد....

ہڑتال ورقیہ مصفےٰ	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

بالکل پہلی آنچ کی مانند تمام اشیاء کو کھرل کر کے آگ دیں۔

پندرھویں آنچ

مذکور فولاد.....

گندھک آملہ سار مصفیٰ	ایک تولہ
کافور	ڈیڑھ ماشہ

بالکل پہلی آنچ کی مانند تمام اشیاء کو کھرل کر کے آگ دیں۔

Qureshi

سولھویں آنچ

مذکورہ فولاد......

سیماب مصفیٰ ایک تولہ

کافور ڈیڑھ ماشہ

بالکل پہلی آنچ کی مانند تمام اشیاء کو کھرل کر کے آگ دیں۔

نکات

(۱) اگر مذکورہ ترکیب کا آپ بغور مطالعہ فرمائیں تو آپ پر یہ بخوبی روشن ہو جائے گا۔ کہ اس کشتہ کی ترکیب تیاری کے چار دور ہیں۔ یعنی ہر چار آنچ کا ایک دور ہے۔

(۲) ہر دور کی پہلی چار آنچ۔ دوسری چار آنچ، تیسری چار آنچ اور چوتھی چار آنچ کی کھرل کی جانے والی اشیاء یکساں ہیں۔

(۳) سولہ آنچ میں سم الفار سفید، ہڑتال ورقیہ مصفیٰ، گندھک آملہ سار مصفیٰ۔ پارہ مصفیٰ ہر چہار اشیاء چار چار تولہ اور کافور دو تولہ خرچ ہوتا ہے۔ اور اسی لیے اجزائے ترکیب میں یہ اشیاء یکمشت اسی نسبت سے درج کر دی گئی ہیں۔

(۴) اگرچہ سولہ آنچ دینے سے فولاد کا نہایت اعلیٰ و بہترین کشتہ تیار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے پاسنگ کا کشتہ ملنا کوئی آسان نہیں ہے۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اگر اس تیار شدہ کشتہ کے اندر ذیل کے عمل سے بیر بہوٹیوں کا اثر جذب کر دیا جائے۔ تو نور اعلیٰ نور کے مصداق ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کے افعال و خواص میں عجیب اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھانے کے لیے تو خاص کر اکسیر الاثر ہو جاتا ہے۔ تاہم جن لوگوں کو بیر بہوٹی کے استعمال سے پرہیز ہو وہ بیر بہوٹی ملائے بغیر یونہی بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کی آمیزش کے بغیر بھی یہ کشتہ بے نظیر فوائد کا حامل ہے۔ کوئی معمولی کشتہ نہیں ہے۔ بیر بہوٹی ملانے کا عمل ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

سولہ آنچ سے تیار شدہ کشتہ فولاد کو مع ہموزن بیر بہوٹیوں کے ایک آہنی کڑاہی میں ڈال کر چولھے پر سوار کریں۔ اور نیچے آنچ دیں۔ کشتہ فولاد اور بیر بہوٹیوں کو کسی سیخ آہنی وغیرہ سے خوب رگڑتے جائیں، تاکہ فولاد کے کشتہ میں بیر بہوٹیوں کا اثر جذب ہو جائے۔ جب تمام بیر بہوٹیاں جل کر

Oureshi

خاکستری ہو جائیں، تو کڑاہی کو نیچے اتار لیں۔ اور سرد ہونے پر فولاد کو کھرل میں ڈال کر خوب زوردار ہاتھوں سے رگڑ کر بہ احتیاط شیشی میں ڈال کر محفوظ رکھیں۔

کچھ تجربہ کی باتیں

(۱) شری پنڈت کرشن کنور دت جی شرما مرحوم ایڈیٹر "آب حیات" ماہ دسمبر ۱۹۳۷ئہ کے پرچہ میں رقمطراز ہیں۔

"جب میں نے پہلے پہل یہ کشتہ حکیم غلام محمد صاحب ناظم لاہوری کے قلم سے جناب حکیم محمد یوسف صاحب حضروی کی ایک تصنیف اسرارِ باہ کے پہلے ایڈیشن میں (جو ۱۳۴۶ھ میں یعنی آج سے دس سال پیشتر شائع ہوا تھا) دیکھا تو مجھے اس کے تیار کرنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔------------------------------

----

صاحب نسخہ جناب حکیم غلام محمد صاحب ناظم نے مجھے بتایا کہ اس کشتہ کی تیاری میں ایک راز کی بات ہے۔ جو میں نے صفحۂ قرطاس پر ظاہر نہیں کی کہ اسے جو پانچ سیر اُپلوں کے انگاروں کی آنچ دی جاتی ہے۔ وہ وزن انگریزی نہیں ہے۔ بلکہ طبّی ہے۔ یہاں سیر ۸۰ تولہ کا نہیں بلکہ ۲۳ تولہ ۹ ماشہ کا چاہیئے"

ہم نے اپلوں کو انگریزی سیر کی بجائے طبّی سیر کے مطابق شمار کر کے یہ کشتہ تیار کر کے دیکھا ہے کہ جس سے تجربہ معلوم ہوا ہے کہ یہ قطعاً کوئی راز کی بات نہیں ہے۔ البتہ مبالغہ آمیز بات ضرور ہے۔ اس طریق سے کشتہ تیار کرنے پر آگ کا وزن مطلوبہ وزن سے بہت کم رہتا ہے۔ کہ جس سے معیار کے مطابق کا کشتہ تیار نہیں ہونے پاتا۔ اس لیے ہمیشہ انگریزی تول کے پانچ سیر اُپلوں کی آگ دینی چاہیئے۔ قطعاً کوئی کمی بیشی نہ کریں۔

(۲) چکتسا چندرا ودے میں اس کی ترکیب تیاری کی وضاحت کرتے ہوئے "آخری کام" کے عنوان کے تحت لکھا ہے۔

"اس بھسم کو ایک لوہے کی کڑاہی میں ڈال دو۔ جتنی یہ بھسم ہو اتنی ہی خشک بیر بہوٹیوں کو لے کر کڑاہی میں رکھی بھسم کے اوپر ڈال دو۔ کڑاہی کے نیچے آگ جلاؤ۔ جب ساری بیر بہوٹیاں جل جائیں انہیں اڑا دو۔ بیر بہوٹیاں اڑ جائیں گی۔ پھر اُن کی ٹانگیں رہ جائیں گی ٹانگوں کو ہوشیاری

Qureshi

سے نکال دو۔ بس بھسم تیار ہے"

پھر آگے "ساودھان" یعنی انتباہ کے عنوان کے تحت لکھا ہے۔

"بیر بہوٹیوں کی ٹانگیں بھسم سے نکال لینے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ بڑی پتے ماری (ہمت محنت) سے ٹانگیں نکلتی ہیں۔ ہمیں تو ایک بار بھسم کو ایک پیالے میں رکھ کر اوپر سے پانی بھر دینا پڑا۔ تب ساری ٹانگیں پانی پر آگئیں۔ بھسم نیچے رہ گئی۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ مذکور الصدر دونوں پنڈت جی بیر بہوٹیوں کی ٹانگیں کس طرح بینتے (علیحدہ کرتے) ہیں۔ ساری ٹانگیں بین بین کر نکال دینا آکاش (آسمان) کے تارے گننا۔ ہماری رائے میں کیسی بھی زبردست بنائی ہو۔ کچھ نہ کچھ ٹانگیں بھسم میں ضرور رہ جاویں گی۔"

ہم نے بیسوں مرتبہ اس کشتہ کو تیار کیا ہے۔ لیکن بیر بہوٹیوں کی ٹانگوں کو چن چن کر الگ کرنے کی نہ تو کوئی نوبت پیش آئی ہے۔ اور نہ کبھی یہ تکلیف در پیش آئی ہے جب کبھی یہ کشتہ تیار کرتا ہوں تو چکتسا چندر اودے کے مصنف کی تحریر کردہ مذکور الصدر سطور ہمیشہ یاد آکر حیران کر دیتی ہیں نامعلوم بیر بہوٹیوں کی ٹانگیں کس خاص مصالحہ کی بنی ہوئی ہیں۔ کہ بیر بہوٹیوں کا بقیہ تمام حصہ آگ کی نذر ہو جاتا ہے۔ لیکن ان کی ٹانگیں جوں کی توں باقی رہ جاتی ہیں۔ جل کر خاکستر نہیں ہونے پاتیں۔

(۳) تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر سولہ آنچ سے تیار شدہ کشتہ فولاد کو بیر بہوٹیوں کے ہمراہ ملا کر نرم آنچ دے کر پکایا جائے تو کشتہ فولاد سیاہی مائل رنگ کا تیار ہوتا ہے۔ جو کہ فوائد میں بے نظیر ہونے کے باوجود بھی خوشنما نہ ہونے سے اکثر پسند نہیں کیا جاتا ہے۔ چونکہ معمولی سے معمولی کشتہ فولاد بھی سرخی مائل رنگ کا ہی پسند کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر اس سیاہی مائل کشتہ فولاد کو آب گھیکوار کے ہمراہ تین چار گھنٹے کھرل کر کے پانچ سیر اپلوں کی ایک اور آنچ دے دی جائے تو کشتہ سیاہی مائل نہ رہ کر خوشنما سرخی مائل رنگ کا تیار ہو جاتا ہے۔

(۴) نرم نرم آنچ نہ دے کر اگر خوب تیز آنچ دی جائے تو کشتہ سیاہی مائل رنگ کا تیار نہ ہو کر سرخی مائل رنگ کا تیار ہوتا ہے اور پھر آب گھیکوار سے کھرل کر کے آگ دینے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہوتی اگر دے دی جائے۔ تو زیادہ لطیف اور خوش نما ہو جاتا ہے۔

مقدار و ترکیب استعمال۔ نصف تا ایک رتی صبح و شام ایک چھٹانک بھر مکھن یا بالائی میں رکھ کر کھلائیں۔ اوپر سے مصری ملا ہوا دودھ پلائیں۔

غذا۔ انار، سیب، انگور شیریں۔ اور دیگر تقویت دینے والے پھل کھلائیں۔ نیز عام غذا روٹی۔ پوری

Oureshi

دال، چاول اور سبزیاں استعمال کریں۔ اس کے دوران استعمال میں دودھ، گھی زیادہ استعمال کرنا چاہیئے۔
پرہیز۔ سُرخ مرچ۔ ترشی۔ تیل کی پکی ہوئی اشیاء۔ قابض۔ ثقیل۔ گرم خشک چیزوں اور جماع سے پرہیز لازمی ہے۔

فوائد۔ فولاد کا یہ ایک عجیب و غریب اور نادر و نایاب کشتہ ہے۔ جس کے افعال میں خواص تعریف و توصیف سے بالاتر ہیں۔ جو بھی اسے استعمال کرتا ہے۔ وہ اس کے معجزہ کار اثرات کی وجہ سے اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ یہ معدہ و جگر کو طاقت دیتا ہے۔ کہ جس سے قوت ہاضمہ حیرت انگیز طور پر تیز ہو جاتی ہے۔ دودھ، مکھن، گھی۔ ملائی اور مقوی غذائیں خوب ہضم ہو کر جزوِ بدن بنتی ہیں۔ بالکل کمزور و ناتواں مریضوں کے جسم میں بھی تازہ و صالح خون کثیر مقدار میں پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور ڈیڑھ دو ماہ کے استعمال سے چہرہ کا رنگ شنگرف کی طرح سُرخ اور قندھاری انار کی طرح دلفریب بن جاتا ہے۔ قوت باہ میں خوب ہیجان پیدا کرتا ہے۔ جس سے قوت مردمی کے اکثر مایوس مریض بھی از سرِ نو جوانی کے لطف و لذت سے بہرہ اندوز ہونے لگتے ہیں۔ غرضیکہ اس کایا پلٹ اکسیر کی بدولت کثرت عیاشی یا بچپن کی بے ہودہ کارگزاریوں وغیرہ سے برباد شدہ طاقت از سرِ نو واپس آجاتی ہے۔ چنانچہ جو اپنی جوانی چوراہے میں لٹا کر بیسیوں عوارض کا شکار بن چکے ہوں، عورت کا نام سنتے ہی گھبرا جاتے ہوں۔ اس کا ماہ ڈیڑھ ماہ کا استعمال ان کی تمام جسمانی کمزوریوں کو نیست و نابود کر کے ان کے قوت مردمی کے سوئے ہوئے جذبات کو بیدار کر دیتا ہے۔ غرضیکہ نئی طاقت اور جوانی پیدا کرنا اس کا فعل خواص ہے۔

امرِ حقیقی

اس بات کے ماننے میں تو انکار نہیں، کہ یہ ایک نہایت موثر مفید اور بے نظیر فوائد کا حامل کشتہ فولاد ہے لیکن اس کی کہانی میں جن فوائد کا یہ دعویدار بیان کیا گیا ہے۔ ان میں سراسر مبالغہ آمیزی سے کام لیا گیا ہے اور تجربہ کی کسوٹی پر یہ اس معیار پر پورا نہیں اُتر سکا۔ دیگر چونکہ اس کی داستان میں شری پنڈت ٹھاکردت جی شرما موجد امرت دھارا کا بھی امتیازی طور پر ذکر آیا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ حقیقتاً آپ کو ہی اس کے افشا کرنے کا فخر حاصل ہے۔ اور آپ کے نام کی ہی بدولت اس کو خاص ناموری و شہرت حاصل ہوئی ہے۔ اس لیے یہ نہایت موزوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اس نسخے کے متعلق جو ذاتی خیالات ہیں، وہ بھی ناظرین کے پیش خدمت کر دیئے جائیں۔ تا کہ آپ کسی مغالطہ میں نہ رہ کر امر حقیقی سے آگاہ ہو جائیں۔ چنانچہ آپ "دھنونتری" (دیجے گڑھ ضلع علی گڑھ) کے "پرش انک" میں

Qureshi

تحریر فرماتے ہیں:۔

ہم نے اپنے اخبار "دیس اپکارک" میں ایک بار ایک حکیم کا فولاد کا نسخہ لکھا تھا۔ اس کی تعریف یہاں تک لکھی تھی۔ کہ کسی کو سادھو نے اس کی چار پانچ خوراک دیں۔ اس نے ایک ہی ساتھ کھا لیں تو اسی دن نامردی دُور ہو کر یہ حالت ہوئی جس کا بیان مناسب نہیں۔ اس نسخہ کو ویسے ہی لکھ کر میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ عمدہ کشتہ ہے۔ لیکن جو اوصاف لکھے تھے وہ نہیں آئے۔ ہمارے نسخہ کو کچھ اشتہار باز اشتہاروں میں چھاپ کر یہ بھی لکھ رہے ہیں، کہ ہماری رائے میں اس سے بڑھ کر کوئی بھی طاقت دینے والا مقوی نسخہ نہیں دیکھا گیا، یہ مبالغہ آمیزی اور جھوٹ ہے۔ اور ہمارے نام کو اپنے فائدہ کی خاطر استعمال کرنا ہے۔ چاہے اس سے ہماری بدگوئی ہی ہو۔ ہم نے بیسروں بنایا اور برتا۔ دو ماہ کھانے سے اچھا فائدہ ہوتا ہے۔ لاثانی نسخہ کہنا تو ٹھیک نہیں ویسے بہت نسخوں کے ساتھ عمدہ کی بجائے لاثانی بھی لکھا جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں، ہو تا کہ دوسرا کوئی نسخہ اس جیسا نہیں ہو سکتا۔

اس کشتہ فولاد کو ٹھیک بیس تولہ عمدہ فولاد کو ریتی سے گھسا کر ہم نے بنوایا۔ جب آنچیں ختم ہوئیں۔ تو عمدہ رنگ کا کشتہ فولاد تیار ہوا۔ لیکن جب بیر بہوٹیوں کے ساتھ آگ پر رکھا تو رنگ سیاہ ہو گیا۔ ہم نے چاروں ادویہ میں ایک ایک آگ اور دی اور تب یہ عنابی رنگ کا بہت عمدہ کشتہ تیار ہوا۔ ہم نے یہ کشتہ کئی بیماروں کو دیا ہے۔ فائدہ کرتا ہے۔ اور اگر کوئی اس کو دو ماہ تک استعمال کرے۔ تو لازمی طور پر جسم کو گانٹھ دے گا۔ چہرہ کو لال کرے گا لیکن جو اوصاف اس کے لکھے گئے ہیں، وہ ہم نے نہیں دیکھے۔

ایک دیگر عالمانہ رائے

شری پنڈت کرشن کنور دت جی شرما مرحوم ایڈیٹر رسالہ آب حیات ٹوہانہ ماہ دسمبر ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں اس کشتہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

ان اجتہادات کے بعد جو کشتہ تیار ہوا۔ وہ ایسا لاجواب تھا۔ کہ اس کے مقابلہ کا کشتہ فولاد میں نے کسی بھی دوا خانہ میں نہیں دیکھا۔ بعض دوا خانے سو سو اور دو دو سو روپیہ

Qureshi

تولہ کا کشتہ فولاد فروخت کر رہے ہیں۔ لیکن اگر آپ میری اس لائن کی واقفیت اور تجربہ کو اس اشتہار سے اور اس اشتہار سے متاثر ہو جانے والے اپنے اندھا دھند اعتقاد سے زیادہ قابل اعتبار سمجھیں تو میں آپ کو صاف لفظوں میں بتا دوں کہ دو دو سو روپیہ تولہ کے حساب سے بکنے والے کشتے اس کشتہ کے پاسنگ بھی نہیں ہیں اور اگر یہ کشتہ کوئی ایسی بے خطا اکسیر نہیں ہے جس سے سو فی صدی فائدہ کی توقع رکھی جا سکے تو یاد رکھیے کہ وہ دو دو سو روپیہ تولہ کے حساب سے بکنے والے کشتے بھی آب حیات کے گھونٹ نہیں ہیں کہ ان سے مردے زندہ ہو سکیں۔ جہاں تک فن کا تعلق ہے۔ میں مختلف دواخانوں کے ذاتی مشاہدہ کی بنا پر بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ دو دو سو روپیہ تولہ کے حساب سے بکنے والوں کشتوں (فولاد کے کشتے) کی ترکیب تیاری میں کوئی ایسی خاص بات میں نے نہیں دیکھی جو انہیں اس کشتہ سے ممتاز کرتی ہو۔ بلکہ میں یہ کہنے کی بلا خوف تردید جرأت کرتا ہوں کہ ان میں سے بیشتر کشتہ جات اس کے پاسنگ بھی نہیں ہیں۔ دو دو سو تولہ قیمت کی وجہ سے وہ زیادہ مفید و مؤثر معلوم ہوتے ہیں۔ ورنہ ان کی ترکیب تیاری میں کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ لیکن خیال رہے کہ یہ ذکر موجودہ وقت کے مشہور و معروف دواخانوں کے کشتہ فولاد کا ہے۔ ورنہ فنی نقطۂ نگاہ سے متذکرہ بالا کشتہ فولاد سے بہتر کشتہ جات فولاد بھی ہو سکتے ہیں۔ اور ہیں۔ لیکن ان کے ذکر کا یہ موقعہ نہیں ہے۔

مقدار و ترکیب استعمال آدرش رسائن

ایک گولی صبح سویرے گرم دودھ کے ہمراہ۔ ایک دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد ہمراہ آب نیم گرم اور ایک گولی رات کو سوتے وقت دودھ سے دیں۔ اگرچہ میں اس کی تین گولیاں ہی روزانہ استعمال کراتا ہوں۔ لیکن کئی مریضوں کو تین گولیاں کچھ گرمی کرتی ہیں۔ ایسی صورت میں دو گولیوں ہی کا استعمال کافی رہتا ہے یعنی ایک گولی صبح اور ایک گولی شام ہمراہ شیر گرم دودھ دیں۔ لیکن جس وقت ان کا استعمال موافق آ جائے تو اول الذکر طریق کے مطابق ان کا استعمال جاری کر دیں یعنی ہر روز تین گولیاں کھلانی شروع کر دیں۔ نیز ان کے دوران استعمال میں دودھ مکھن۔ بالائی وغیرہ بہترین و مقوی غذا کا استعمال حسب ہضم زیادہ ہونا چاہیے۔

Qureshi

افعال ومنافع آدرش رسائن

یہ عجیب الفعل دوا دل و دماغ۔ معدہ و جگر اور گردہ و مثانہ کو تقویت دے کر باہ کو بنیادی طور پر مضبوط بنا دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے پیدا ہونے والی قوت باہ بہت دیرپا اور مستقل ہوتی ہے۔ یہ معدہ و جگر کو غیر معمولی تقویت دیتی ہے۔ کہ جس سے بھوک خوب چمک اٹھتی ہے۔ اور دودھ، گھی، مکھن، ملائی اور دیگر مقوی غذائیں بلا کسی تکلیف کے ہضم ہو کر جزو بدن بننے لگتی ہیں۔ صاف صالح خون اس قدر کثیر مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ کہ جلد ہی چہرہ پر سرخی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ نیا گوشت و پوست پیدا ہو کر جسم مضبوط و توانا ہو جاتا ہے۔ المختصر جسم انسانی کی تمام کھوئی ہوئی طاقتیں دوبارہ حاصل ہو جاتی ہیں۔ اس طرح بنیادی طور پر باہ کو تقویت دینے کے علاوہ یہ براہِ راست بھی عضو مخصوص میں تحریک و ہیجان پیدا کرتی ہے۔ بچپن کی بے اعتدالیوں اور کثرت مباشرت کی وجہ سے پیدا ہوئی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے یہ دوا خصوصیت سے عجیب الاثر ہے۔ واضح رہے کہ جریان و احتلام کے مریضوں کو اسے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ ورنہ ان کی شکایات اس سے بڑھ جائیں گی۔ اس لیے اس کے استعمال سے پیشتر دوسری دوائیں (مثلاً چندر پربھاوٹی۔ چندر کلاوٹی۔ برہت بنگیشور رس۔ چندر کانتا گولیاں اور نشاط زندگی وغیرہ) سے جریان وغیرہ کو دور کر لینے کے بعد اسے استعمال کرنا چاہیے۔ اور پھر اس سے اس قدر قوت باہ پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی جوانی کی ولولہ انگیز امنگوں کو بخوبی پورا کر سکتا ہے۔ غرضیکہ ضعف باہ اور نامردگی دور کرنے کے لیے ہر لحاظ سے یہ دوا جامع ہے۔

۲۔ جریان کی شرطیہ گولیاں

گپتا اینڈ کمپنی کے چندر گپت اور شدھالیہ ٹوہانہ کی یہ مشہور و معروف پیٹنٹ گولیاں ہیں جو ان کے ہاں کثرت سے بنتی اور فروخت ہوتی ہیں۔ اور اپنے فوائد کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ صاحب نسخہ کا ان کے خواص و فوائد کے متعلق ارشاد ہے۔ کہ ان کے استعمال سے پیشاب کے ساتھ آگے یا پیچھے یا درمیان میں دھات کا بہنا قطعی طور پر بند ہو جاتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ جریان سے پیدا ہونے والی اکثر کمزوریاں بھی دور ہو جاتی ہیں۔ نئی اور تازہ منی کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ پتلی منی گاڑھی ہو جاتی ہے۔ دل اور دماغ کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ نیا خون

Qureshi

پیدا ہو کر چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ جسم کی کمزوری دور ہو کر کافی قوت پیدا ہو جاتی ہے غرضیکہ جریان یا جریان سے پیدا ہونے والی تمام بیماریوں کو دور کرنے کے لیے یہ دوا اکسیر ہے فی الواقع جریان و احتلام کے لیے یہ گولیاں میرے تجربہ میں بھی مفید و مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ اسی لیے ناظرین کی خاطر یہ بے بہا تحفہ حاضر کیا جاتا ہے۔

اجزائے نسخہ شدہ شلاجیت آفتابی، آملہ منقی، برگ بھانگ مصفیٰ، ہلدی، رسونت مصفیٰ ہر ایک تین تولہ۔ جائفل، ایلوا مصفیٰ، کافور، ہر ایک دو تولہ۔ بچ، کشتہ چاندی بہترین ہر دو ایک ایک تولہ۔ کشتہ سہ دھاتہ بہترین ایک چھٹانک۔ افیون دو ماشہ۔

ترکیب تیاری۔ ایک عمدہ و صاف کھرل میں شلاجیت، رسونت، ایلوا مصفیٰ اور کافور کو باریک پیس کر پانی کی مدد سے اس قدر کھرل کریں کہ یہ جملہ اشیاء ملائی کی مانند یکجان و ملائم ہو جائیں بعد ازاں ان میں دیگر بقیہ نباتاتی اشیاء کے باریک کپڑچھان سفوف کو شامل کر کے خوب کھرل کریں پھر بعد میں کشتہ جات آمیز کریں۔ اور تمام مرکب کو پانی ملا کر دو تین گھنٹے زور دار ہاتھوں سے کھرل کر کے دو۔ دو رتی کی گولیاں بنائیں۔

نکات

(۱) میرے مرحوم دوست جناب پنڈت کرشن کنور دت صاحب شرما ایڈیٹر رسالہ آب حیات (ڈوہانہ) ہی نے پہلی مرتبہ ان گولیوں کے پوشیدہ نسخہ کی نقاب کشائی کی تھی چنانچہ آپ نے اس نسخہ میں کافور بھیم سینی خانہ ساز کے ڈالنے کا ارشاد کیا تھا۔ لیکن ہم جب بھی ان گولیوں کو بنواتے ہیں ان میں ہمیشہ بازار میں عام دستیاب ہونے والا خالص کافور ہی شامل کرتے ہیں کیونکہ مختلف دوا خانوں کی یہ ادویہ کے ذاتی مشاہدہ کی بنا پر بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ کئی مشہور نسخہ جات میں کافور بھیم سینی کے ڈالنے کو تحریر تو کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ صرف دوسروں کو مغالطہ میں رکھنے کے لیے ہی ہوتا ہے۔ اگر ان کے وہی تیار شدہ نسخہ جات ملاحظہ فرمائے جائیں۔ تو بس ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور والا معاملہ ہوتا ہے۔ نیز علمی نقطہ نگاہ سے بھی جریان و احتلام کی ادویہ میں کافور بھیم سینی کا ڈالنا موزوں نہیں ہے۔ کیونکہ یہ محرک ہوتا ہے اور محرک ادویہ جریان و احتلام کے مریضوں کے لیے غیر مفید ہوتی ہیں۔ البتہ مقوی باہ ادویہ میں اس کا شامل کرنا موزوں ہوتا ہے۔

(۲) کشتہ چاندی بہترین طریقہ کا تیار کردہ ہونا چاہیے۔ معمولی کشتہ کو شامل نسخہ کرکے پورے فائدہ کی امید نہ رکھیں۔ چنانچہ آیورویدک فارما کوپیا میں کشتہ چاندی کی بہترین تراکیب درج ہیں

Qureshi

اس لیے اس کتاب کا مطالعہ ناظرین کے لیے بے حد مفید رہے گا۔

(۳) یوں تو کشتہ سہ دھاتا کی کئی بہترین تراکیب ہیں لیکن پوست کوکنار سے تیار ہونے والا کشتہ سہ دھاتا اپنی قسم کا بالکل لاثانی اکسیر الاثر کشتہ ہے کیونکہ سالہا سال کے تجربات کے بعد یہ تراکیب بہترین ثابت ہو چکی ہے۔ اس لیے ہم دیگر تمام طریقہ جات سے تیار کردہ کشتہ جات پر اسے سب سے زیادہ فوقیت دیتے ہیں، اور حقیقتاً یہ ہے بھی اسی قابل۔

ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح نہار منہ اور ایک گولی رات کو سوتے وقت تازہ پانی کے دو چار گھونٹ کے ہمراہ نگلوا دیا کریں۔

فوائد۔ جریان و احتلام کے لیے یہ گولیاں واقعی بہت مفید و موثر ہیں۔

ترکیب تیاری کشتہ سہ دھاتا پوست کوکنار والا

ایک چولھے میں خوب تیز آنچ روشن کر کے اس کے اوپر ایک صاف آہنی کڑاہی سوار کر دیں جب کڑاہی کا پیندا لال سرخ ہو جائے تو اس میں تین پاؤ سہ دھاتا مصفیٰ کو ڈال دیں۔ اور تین چھٹانک جو کوب کردہ پوست کوکنار کو اپنے پاس رکھ لیں۔ جب تمام سہ دھاتا بالکل پگل جائے۔ تو اس میں پوست کوکنار کی ایک چٹکی ڈال دیں۔ اور آہنی رگڑا سے خوب رگڑتے جائیں۔ جب پوست کوکنار جل کر بالکل راکھ ہو جائے۔ تو ایک دیگر چٹکی ڈال کر بدستور آہنی رگڑا سے رگڑتے جائیں، غرضیکہ اس طرح پوست کوکنار کی ایک ایک چٹکی ڈالتے جائیں اور آہنی رگڑا سے رگڑتے جائیں حتیٰ کہ تمام پوست کوکنار ختم ہو کر سہ دھاتا کی عمدہ خاکستر تیار ہو جائے گی، پھر اس تمام خاکستر کو کڑاہی کے پیندے میں اکٹھا کر لیں، اور بغیر ہلائے جلائے مزید ایک گھنٹہ بدستور خوب تیز آگ دیں۔ بعد ازاں کڑاہی کو چولھے سے اتار کر سرد ہونے کے لیے رکھ دیں، سرد ہونے پر تمام دوا کو کڑاہی میں سے نکال لیں۔

اب اسے کسی صاف نہ گھسنے والے پتھر کی کھرل میں ڈال کر گھیکوار کے گودہ کے ہمراہ تین چار گھنٹے خوب زور دار ہاتھوں سے کھرل کر کے ٹکیاں بنا کر خشک کر لیں۔ بعد ازاں ان ٹکیوں کو دو سکوروں میں گل حکمت کر کے کسی محفوظ الہوا جگہ میں دس سیر اوپلوں کی آنچ میں پھونک دیں۔ آگ کے سرد ہونے پر سکوروں کو راکھ سے نکال کر بہ احتیاط کھول کر ٹکیوں کو نکال لیں۔ اور پھر ان کو گھیکوار کے گودہ سے تین چار گھنٹے زور دار ہاتھوں سے کھرل کر کے بطریق مذکورۂ صدر آنچ دے دیں، غرضیکہ اسی طرح گھیکوار کے گودہ میں کھرل کر کے دو تین آنچ دینے سے بسنتی رنگ کا نہایت خوش نما اور لطیف کشتہ تیار ہو جاتا ہے۔

(باقی صفحہ ۹۸ پر)

Oureshi

۳۔ حب نزلہ

اجزائے نسخہ ۔ شدھ میٹھا تیلیہ ۔ جائفل ہر ایک یکتولہ ۔ جاوتری ۔ شدھ شلاجیت آفتابی ہر ایک نصف تولہ ۔ افیون ۔ زعفران کشمیری ہر ایک تین ماشہ ۔

ترکیب تیاری ۔ ایک عمدہ اور پختہ نہ گھسنے والی کھرل میں شدھ میٹھے تیلیہ کے باریک کپڑچھان سفوف کو خالص عرق گلاب خانہ ساز کے ہمراہ خوب زوردار ہاتھوں سے اڑھائی تین گھنٹے کھرل کریں اور بعدازاں اس میں زعفران کشمیری کو ڈال کر مضبوط ہاتھوں سے اس قدر کھرل کریں کہ ہر دو ادویہ یکجان ہو جائیں اور زعفران کا کوئی معمولی سے معمولی ذرہ بھی نظر نہ آسکے ۔ اب اس میں شلاجیت و افیون کو ملا کر کھرل کریں اور جب یہ تمام ادویہ آپس میں بالکل یکجان ہو جائیں تو پھر بقیہ ادویہ کو ملا کر کامل ایک روز خالص عرق گلاب خانہ ساز کے ہمراہ کھرل کر کے نصف نصف رتی کی گولیاں بنالیں ۔

مقدار خوراک و ترکیب استعمال ۔ دن میں کل تین چار گولیاں چار چار گھنٹہ کے وقفہ کے بعد ایک ایک کر کے آب گرم یا عرق گاؤزبان وغیرہ کے ہمراہ دیں ۔

فوائد ۔ یہ گولیاں نزلہ و زکام کے دفع کرتے ہیں بہت ہی مفید و مجرب ہیں ۔ کیسا ہی نزلہ و زکام کیوں نہ ہو اکثر پہلے ہی دن آرام آنے لگ جاتا ہے ۔ علاوہ ازیں امساک کے لیے مفید ہیں اور سب سے بڑی لطف کی بات یہ ہے کہ یہ بالکل بے ضرر ہیں ۔

(بقیہ صفحہ ۹۷) (نوٹ ۱) ۔ کشتہ کو لازمی طور پر گودہ گھیکوار سے کھرل کریں ۔ اگر گھیکوار کو کاٹ کر اسکے ٹکڑے کر کے ڈالیں گے تو ہرگز خوشنما رنگ کا کشتہ تیار نہ ہوگا ۔ (نوٹ ۲) مجربات و کشتہ جات وغیرہ کی طبی کتب میں عموماً گج پٹ کی آنچ دینے کو لکھا رہتا ہے ۔ جو قطعاً غلط ہے ۔ اس قدر آنچ دے کر آپ بسنتی رنگ کے خوش نما کشتہ کے تیار ہونے کی ہرگز امید نہ رکھیں ، بلکہ ہر مرتبہ مایوسی ہوگی

مقدار و ترکیب استعمال ۔ ایک تا دو رتی صبح و شام مکھن یا دودھ کی بالائی میں رکھ کر دیں ۔

فوائد ۔ یہ مادہ تولید کو غلیظ کرنے کے لیے از حد مفید ثابت ہوا ہے ۔ مرض جریان کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ، اکثر پرانے سے پرانے جریان کو تین ہفتہ ہی میں نیست و نابود کر دیتا ہے ۔ علاوہ ازیں کثرت احتلام اور سرعت کو بھی نہائت درجہ فائیدہ مند ہے ۔۔ یہی نہیں بلکہ سیلان الرحم کو بھی مفید ہے ذیابیطس اور قرعہ کے لیے بھی نہائت مفید و مجرب ہے ۔

Qureshi

۴۔ اکسیر نمبر ۲۷۔ حبوب اقتدار

"بعد فراغت ایک دو گولیاں کھا لیجئے۔ اُداسی و درد، سستی چکنا چور، طاقت بحال۔ روزانہ صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں تو جریان اور سرعت کو نافع ہیں"

یہ ہیں وہ اوصاف جو "اکسیر ۲۷ حبوب اقتدار" کے متعلق شری کوی ونود ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما موجد امرت دھارا نے اپنی فہرست ادویات میں تحریر فرمائے ہیں۔ واقعی یہ ایک آزمودہ تحفہ ہے، اپنے مدعا کی بہترین دوا ہے۔ ضرور بنا کر فیض یاب ہوں۔ ذیل میں اصل نسخہ ملاحظہ فرمائیں۔ جو صرف ویدجی کی بخل شکن عادت کی بدولت ہی ہاتھ آیا ہے۔

اجزاء و ترکیب۔ الائچی سفید، جائفل، دارچینی، کشتہ ابرک سیاہ ہر چہار ادویہ اٹھارہ اٹھارہ ماشہ سپاری، گل گلاب ہر دو ایک ایک تولہ۔ سفید صندل، کستوری خالص ہر دو ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ۔ ورق طلاء اٹھارہ عدد، ورق چاندی بیس عدد۔ شلاجیت مصفیٰ اٹھارہ ماشہ۔ کشتہ فولاد اکیس ماشہ۔ جملہ ادویہ کو بطریق معروف ایک دن عرق گلاب میں کھرل کر کے نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار و ترکیب استعمال۔ بعد جماع ایک گولی صبح و شام ہمراہ دودھ دیں۔

فوائد۔ بعد جماع ان کے استعمال سے تمام تھکان و سستی کافور ہو کر جسم میں از سرِ نو تر و تازگی عود کر آتی ہے۔ اور جماع کی وجہ سے ہونے والی کمزوری بالکل لاحق نہیں ہونے پاتی۔ ہر شادی شدہ آدمی کے لیے واقعی یہ ایک کارآمد تحفہ ہے۔

۵۔ سفوف راحت

سوزاک جیسے نامراد مرض کے لیے ذیل کا خوردنی نسخہ ہمارے تجربہ میں نہایت مفید و مجرّب ثابت ہوا ہے۔ پیشاب میں جلن، سخت درد۔ بوند بوند ہو کر آنا۔ اور جاری شدہ پیپ کو فوراً بند کر دیتا ہے۔ اندرونی قرحہ کو صاف کر دیتا ہے۔ پندرہ بیس یوم کے متواتر استعمال سے ہر قسم کے سوزاک کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔ ضرور آزمائش کر کے کرشمہ قدرت دیکھیں۔

اجزائے نسخہ۔ شدھ شلاجیت آفتابی۔ ست بہروزہ خالص۔ ست گلو خانہ ساز۔ سفید رال دانہ الائچی خورد۔ کباب چینی۔ کتھ۔ ہر ایک کا سفوف ایک ایک چھٹانک۔ خالص روغن صندل بیسوری

ایک چھٹانک۔

ترکیب تیاری: کسی صاف کھرل میں تمام ادویہ کو ملاکر یکجان کر دیں، بس تیار ہے۔

مقدار و ترکیب استعمال: دو دو ماشہ کی مقدار میں دن میں تین چار مرتبہ شربت بزوری، دودھ کی لسی یا صرف سرد پانی کے ہمراہ بموجب موسم استعمال کرائیں۔

فوائد۔ نئے اور پرانے سوزاک کے لیے نہائت مفید و مجرب ہے۔

۶۔ شلاجتو آدی وٹی

بمبئی کے شری وئید یادو جی ترکم جی آچاریہ کی یہ ذیابیطس کی بار ہا کی مجرب و آزمودہ دوا ہے ہم نے خود اسے کئی مرتبہ بنا کر استعمال کیا ہے۔ واقعی ایک زود اثر دوا ہے۔ اس کے استعمال سے اکثر مایوسی نہیں ہوتی۔

اجزائے نسخہ۔ کشتہ سہ دھاتا تین تولہ، سایہ میں خشک شدہ برگ نیم، برگ گڑمار بوٹی ہر دو کا سفوف نصف نصف پاؤ۔ شدھ شلاجیت آفتابی تین چھٹانک۔

ترکیب تیاری۔ کسی صاف و عمدہ کھرل میں شلاجیت کو ہمراہ آب اس قدر کھرل کریں کہ مانند لئی ہو جائے۔ پھر اس میں کشتہ سہ دھاتا کو ملاکر رگڑیں۔ بعد ازاں بقیہ ادویہ کو ملاکر ایک دو گھنٹے کھرل کر کے چار، چار رتی کی گولیاں بنالیں۔

(نوٹ نمبرا) اگر اس نسخہ کو خاص طور پر زود اثر بنانا ہو تو اس میں کشتہ سونا چھ ماشہ یا گولڈ کلورائیڈ تین ماشہ ملاکر گولیاں بنائیں۔ اگرچہ بغیر کشتہ سونا کے بھی یہ گولیاں نہائت مفید و مجرب رہتی ہیں لیکن کشتہ سونا کی آمیزش ان کے اوصاف کو واقعی چار چاند لگا دیتی ہے۔

بہترین کشتہ سونا کی ترکیب تیاری کے لیے آیورویدک فارماکوپیا میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں کشتہ سونا کی دو بہترین آزمودہ تراکیب حوالہ قلم کی جا چکی ہیں۔

(نمبر۲) اس میں کشتہ سہ دھاتا وہی داخل کریں کہ جس کی ترکیب تیاری اس کتاب میں پیشتر ازیں باوضاحت بیان کی جا چکی ہیں۔

مقدار و ترکیب استعمال۔ چار چار گھنٹہ کے وقفہ کے بعد تین تین گولیاں کر کے دن میں چار مرتبہ دیں۔ یعنی کل بارہ گولیاں دیں۔

ہر خوراک میں خستہ جامن یا گولر پھل کا سفوف چار، چار رتی ملاکر چٹائیں۔ اور اوپر سے آب برگ

Qureshi

بیل یا آب برگ گلو تازہ بقدر ایک ایک تولہ پلائیں۔ اگر کسی وقت اس بدرقہ سے یہ دوا نہ دی جا سکے تو آب تازہ سے بھی دے سکتے ہیں۔

فوائد۔ ذیابیطس اور کثرت پیشاب کی آزمودہ دوا ہے۔

۷۔ مدھومیہا چورن

مدھومیہہ یعنی ذیابیطس کی یہ نہایت آزمودہ دوا ہے ہم اکثر اسے استعمال کرتے ہیں قابل بھروسہ دوا ہونے کی وجہ سے ہی اس کا نسخہ ناظرین کے پیش خدمت کیا جا رہا ہے۔ بوقت ضرورت اسے ضرور بنا کر آزمائیں اگرچہ معمولی اجزاء سے مرکب ہے لیکن اپنے اوصاف میں بالکل کامل و زود اثر ہے۔

اجزاء و ترکیب تیاری۔ برگ گڑمار بوٹی خستہ جامن۔ ہر دو آٹھ آٹھ تولہ۔ شدھ شلاجیت آفتابی چار تولہ۔ ست گلو خانہ ساز تین تولہ۔ کشتہ سکہ ایک تولہ۔ کسی صاف کھرل میں جملہ ادویہ کے باریک سفوف بموجب وزن لے کر باہم ملا کر یکجان کر لیں۔

یادداشت:۔ اس میں ہمیشہ نسل کے ہمراہ تیار ہوا ہوا کشتہ سکہ ملانا چاہیے ایسے کشتہ سکہ کی آزمائش شدہ ترکیب آیورویدک خاماکوپیا میں مندرج ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

مقدار و ترکیب استعمال۔ بقدر تین تین ماشہ صبح و شام شہد میں ملا کر چٹائیں اور اوپر سے آب برگ بیل سوا تولہ سے اڑھائی تولہ تک پلائیں۔ اگر آب برگ بیل مہیا نہ ہو سکے تو اس کی بجائے آب برگ نیم پلائیں۔

(نوٹ) اگر فی خوراک بسنت کسماکر رس ایک تا دو رتی ملایا جائے۔ تو یقین جانیں کہ واقعی سونے پر سہاگہ کا کام ہوتا ہے۔ پھر یہ ذیابیطس کے لیے کبھی خطا نہ کرنے والی دوا بن جاتی ہے مطلع رہیے کہ بسنت کسماکر رس ذیابیطس کے لیے طب آیورویدک کی ایک مشہور و معروف دوا ہے نسخہ کے لیے آیورویدک خاماکوپیا ملاحظہ فرمائیں۔

فوائد۔ ذیابیطس کی نہایت مفید و مؤثر دوا ہے۔

Facebook | کتب خانہ طبیب

ختم شد

Qureshi

مجربات حکمائے پاک و ہند

ابوالسنیاس حکیم
محمد اسمٰعیل امرتسری

برصغیر پاکستان و بھارت کے دو صد سے زائد اطبا کے دو ہزار سے زیادہ مجرب اور آزمودہ نسخہ جات اس کتاب میں درج ہیں اس کے علاوہ اسرار نبض و تشخیصی رموز پر بھی علیحدہ ابواب ہیں جن کے مطالعہ سے مریض کو دیکھ کر ہی مرض کی شناخت اور تشخیص کی جا سکتی ہے۔

یہ کتاب برصغیر کے دو مشہور طبی جریدوں آب حیات اور حامی الصحت کی فائلوں سے مرتب کی گئی ہے جو اب کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہیں ان کے علاوہ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب نے ۱۹۷۶ء تک اپنے آزمودہ نسخہ جات درج کتاب کر دیئے ہیں۔ پاکستان و ہندوستان کے معروف اور نامور حکماء کے بہترین نسخہ جات اس کتاب میں آپ کو یکجا ملیں گے۔

قیمت : ۴۸ روپے

ادارہ مطبوعات سلیمانی

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور ۲، فون : ۶۵۴۹۲

Qureshi

طبی کتب

استاذ الحکماء حکیم محمد عبد اللہ

● کنز المجربات سہ جلد ● کنز المرکبات ● کنز المفردات ● کنز الاطباء ● پاک ہند کی جڑی بوٹیاں
● مفت علاج ● پھلوں سے علاج ● پھولوں سے علاج ● گھر کا علاج ● کمزوری نامردی کا شرطیہ علاج
● علاج الاحتلام ● موسمی بخار ● معمولات شیرانی ● ازالۃ القبض ● علمیہ مجربات ● تحفہ گرما ● گنجینہ روزگار
● کتاب پرہیز و غذا ● نوجوانوں کی صحت گرنے کے اسباب ● طبیب کے اوصاف ● کشتہ جات کی پہلی کتاب

خواص

● خواص شہد ● خواص پیاز ● خواص نمک ● خواص دودھ ● خواص دہی
● خواص گھی ● خواص سیب ● خواص انار ● خواص مرچ ● خواص لہسن
● خواص سنگترہ ● خواص شہتوت ● خواص تربوز ● خواص لیموں ● خواص برگد ● خواص تمباکو
● خواص آک ● خواص آم ● خواص پھٹکڑی ● خواص دھنیا ● خواص مولی ● خواص ہلدی
● خواص گاجر ● خواص کیکر ● خواص پیپل ● خواص سرس ● خواص نیم ● خواص ارنڈ
● خواص دھتورہ ● خواص سونف ● خواص گھیکوار ● خواص کدو ● خواص اندرائن ● خواص ریٹھہ
● خواص مہندی ● خواص انگور ● خواص ستیاناسی ● خواص کوڑی ● خواص بادام ● خواص گھگرج
● خواص کافور ● خواص چونا قلعی ● خواص ادرک ● خواص الاشیاء (۱ تا ۴۰) ۳ جلدوں میں مکمل سیٹ

حکیم رحمت اللہ صحیفہ رحمت ۔ ارزاں چٹکلے **حکیم محمد اسمٰعیل امرتسری** مجربات حکمائے پاک و ہند ۔ روح الکیمیا ، کلید کیمیا ، ...

پنڈت کرشن کنور دت شرما جڑی بوٹیاں اور عجیب و غریب فوائد ۔ علم و عمل کشتہ جات ۔ انمول کشتہ جات ۔ اکسیری کشتہ جات

ہدایات کشتہ سازی ۔ کنز اکسیر ۔ نئی جوانی **وید جگن ناتھ** ایورویدک فارماکوپیا ۔ ترپھلہ ۔ ایورویدک جڑی بوٹیاں ۔ طبی جواہرات

حکیم محمد یاسین چاولہ بیکار رہنا چھوڑیئے ۔ بلڈ پریشر ۔ تبخیر معدہ ۔ رہبر علاج بالغذا ۔ علاوہ ازیں بیشمار طبی کتب کے لیے

ادارہ مطبوعات سلیمانی رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ **اردو بازار ◎ لاہور ۲**

Oureshi